عشق یا محبت؟

www.KitaboSunnat.com

تحریر

علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

الشیخ عبداللہ ناصر الرحمانی حفظہ اللہ

الشیخ محمد حسین ظاھری حفظہ اللہ

شیخ محمد امجد السلفی السندھی حفظہ اللہ

ریحان معظم قریشی ہاشمی حفظہ اللہ

حافظ مقصود احمد حفظہ اللہ

مولانا رفیق طاہر حفظہ اللہ

مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق یا محبت؟

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق اشاعت برائے مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ محفوظ ہیں۔
یہ کتاب یا اس کا کوئی حصہ کسی بھی شکل میں ادارے کی پیشگی اور تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جا سکتا۔ نیز اس کتاب سے مدد لے کر سمعی و بصری کیسٹس اور سی ڈی وغیرہ کی تیاری بھی غیر قانونی ہوگی۔

ناشر: مركز الدعوة الاسلامية، ١٤٣٥ھ
ص۔ب: ١٧٢، سيتلائت تاؤن، راولبندي۔الباكستان
تلفن: ٩٢-٥١-٤٤١٦٤٧٩
ويب سائت: www.ahlulhadeeth.net, www.ircpk.com
رئيس اعلى: الدكتور سيد طالب الرحمٰن شاه

نام کتاب : عشق یا محبت؟
مصنفین : مختلف جید علمائے کرام
اشاعت اول : ستمبر ۲۰۱۴ء
تعداد : ۱۰۰۰
ترتیب و تدوین : مدیر مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ
ضخامت : ۱۴۴ صفحات
ڈیزائننگ و کمپوزنگ : intact Printing & Packaging
ملنے کا پتہ : جامع مسجد صفا اہلحدیث، 817، ایف بلاک، سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی۔

مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
1	عرض ناشر	1
2	تقدیم	3
3	**علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی**	7
	* عشق کی حقیقت کے بارے میں چند اہم باتیں	10
4	**الشیخ عبداللہ ناصر الرحمانی**	14
	* قرآن مجید اور لفظِ عشق	20
	* حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور لفظِ عشق	26
	* ایک عظیم الشان حدیث	32
5	**الشیخ محمد حسین ظاھری**	35
	* عشق کیا ہے؟	36
	* علمائے کرام کے نزدیک عشق	38
	* عشق کا نشہ	40
	* اسبابِ عشق	43
	* قرآن مجید میں حُبّ فاسد میں گرفتار لوگوں کے تذکرے	77
	* عاشق کے نزدیک ترقی کا راز اور موثر ترین ذریعہ	84
6	**شیخ ابو محمد امجد سلفی السندھی**	100
	* جذبات محبت وعشق	101
	* عشق کا لغوی مفہوم/محبت کا لغوی مفہوم	102
	* عشق کی مذموم صورتیں	103

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	* عشق کی رسوائیاں	104
	* مذمت عشق	108
	* عشق و محبت میں فرق	109
7	**ریحان معظم قریشی ہاشمی**	113
	* حدیث قدسی میں پاکیزہ تعلق کے لئے لفظِ محبت کا استعمال	115
	* پاکیزہ تعلق کے لئے اللہ تعالیٰ، بندے اور فرشتے کا لفظِ محبت استعمال کرنا	116
	* ظاہرداری اور سچی محبت میں فرق	129
8	**حافظ مقصود احمد**	133
	* یہ بھی توہین رسالت ہے	134
	* رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار	135
9	**مولانا طاہر رفیق**	137
	* محبت کا معنی	138
	* محبت اور عشق میں فرق	139
	* عشق کی شرعی حیثیت	140
	* محب رسول یا عاشق رسول؟	141

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

یہ موضوع گو معاشرے میں اکثر زیر بحث رہتا ہے لیکن اس پر بہت کم لکھا گیا۔ ہم نے تشنگی محسوس کرتے ہوئے اس موضوع پر مختلف جید علماء کا موقف پیش کیا ہے۔ امید کرتے ہیں کہ یہ کاوش عوام الناس کی اس بارے میں صحیح راہنمائی کرے گی اور اس خلا کو بھی پر کرے گی جو اس موضوع پر ناپید کتب کی وجہ سے ظہور پذیر ہو گیا تھا۔

قارئین! ہم سب کا ایمان ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی آسمان سے اتاری ہوئی شریعت ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں کمی بیشی کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شریعت کا مکلف دونوں مرد وزن کو بنایا اور جزا وسزا کا قانون بھی دونوں کے لئے برابر رکھا۔ فرمایا:

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝

''جو ایمان والا ہو مرد یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے، یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔'' (النساء: ۱۲۴)

پھر انہی مرد وزن کو مومن مومنہ، محصنین محصنٰت، مسلم مسلمہ اور طیب طیبہ اور نافرمان مرد وزن کو مشرک مشرکہ اور الخبیثین الخبیثات کے ناموں سے یاد کیا۔ اس بات سے تو تمام مکتبۂ فکر کے لوگ متفق ہیں کہ اگر کسی اسم کا مذکر موجود ہے تو لامحالہ اس کا مؤنث بھی ہوگا۔ جیسے طفلٌ جاریۃٌ، رجلٌ اِمرأۃٌ، ذکر انثیٰ، ابن بنت، مصور مصورہ وغیرہ۔ اسی طرح ایک گروہ کی جانب سے کثرت استعمال میں آنے والا لفظ ''عاشق'' ہے اور یہ مذکر ہے۔ یعنی مرد حضرات تو ٹھہرے عاشق تو عورتیں کیا کہلائیں گی؟ اگر ہم انہی عشاق سے پوچھیں تو ''عاشقہ'' کے علاوہ کوئی جواب بن نہ پائے گا۔ تو کیا وجہ ہے کہ مرد تو اپنے آپ کو عاشق کہلوا کر ثواب کما لیتے ہیں اور اپنی عورتوں کو اس سے محروم رکھتے ہیں؟ اگر یہ لفظ اتنا ہی بابرکت اور طیب ہے تو کیا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی تعلیمات کے خلاف نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر تو مرد وزن کے لئے برابر ہے اور یہاں مساوات کے پہلو کو یکسر انداز کیا جا رہا ہے؟؟

حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان کا لفظ ہونے کے باوجود یہ لفظ نہ ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان میں اپنے فرمانبردار بندوں کے لئے استعمال کیا۔ قرآن وحدیث میں جا بجا جس لفظ کا استعمال کیا گیا اور جسے کرنے کا حکم دیا گیا وہ ہے ''محبت'' فرمایا:

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۞

''کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔'' (آل عمران: ۳۱)

اب اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ عشق اور محبت دونوں مترادف المعنی الفاظ ہیں تو اسے اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ اصلاح ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے اور کھلے دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ تمام علماء کرام کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اپنے علمی مضامین ارسال کئے اور اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ کتاب کے آغاز میں شیخ العرب والعجم حضرت علامہ سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی مرحوم کے رشحات قلم میں سے کچھ انتخاب اس کتاب کی مناسبت سے (سندھی زبان سے ترجمہ کرکے) شامل کیا گیا ہے جس سے قارئین بخوبی استفادہ کر سکیں گے۔

مدیر

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ

عشق کی بیماری میں شیطان دو طرح کے لوگوں کو مبتلا کرتا ہے، ایک بے دین طبقہ اور دوسرا دین دار طبقہ۔ بے دین طبقے میں لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد وغیرہ کے نام سننے کو ملتے ہیں۔ اور دین دار طبقے میں اس بیماری کا شکار صوفیاء ہوتے ہیں۔

محمد زکریا صاحب امیر جماعۃ التبلیغ ایک ایسے ہی صوفی کی داستان بیان کرتے ہیں جو عیسائی لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو کر اپنا دین تک قربان کر بیٹھتا ہے۔ محمد زکریا صاحب کی زبانی یہ داستان خود پڑھئے اور عشق جیسی مہلک بیماری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگئے۔ زکریا صاحب لکھتے ہیں:

> ''شیخ مرشد ابو عبداللہ اندلسی کی نظر ایک (عیسائی) لڑکی پر پڑی جو اپنے خداداد حسن و جمال میں ہمجولیوں سے ممتاز ہونے کے ساتھ زیور و لباس سے آراستہ تھی۔ شیخ کی اس سے آنکھیں چار ہوتے ہی حالت دگر گوں ہونے لگی۔۔۔ فرمایا پرسوں میں نے جس لڑکی کو دیکھا ہے، اس کی محبت مجھ پر اتنی غالب آچکی ہے کہ میرے تمام اعضاء جوارح پر اسی کا تسلط ہے۔ اب کسی طرح ممکن نہیں کہ اس سرزمین کو چھوڑ دوں۔ منگنی کر کے شیخ نے سوٗر (خنزیر) چَرانے منظور کئے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے بکریاں چَرانی منظور کی تھیں۔''

جب شیخ صاحب اس سرزمین کو چھوڑتے ہیں تو محبوبہ کا حال سنئے۔ غنودگی کی حالت میں محبوبہ لے جانے والے شخص سے سوال کرتی ہے:

لڑکی: تو اچھا میں شیخ کے پاس کس طرح پہنچ سکتی ہوں؟

شخص: ذرا آنکھیں بند کر لو اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو۔

لڑکی: بہت اچھا۔ (یہ کہا اور کھڑی ہوگئی اور ہاتھ اس شخص کے ہاتھ میں دے دیا)

شخص: (ہاتھ پکڑے ہوئے تھوڑی دور چل کر بولا) ''بس کھول دو''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے آنکھیں کھولیں اور اپنے آپ کو دجلہ (ایک نہر ہے جو بغداد کے نیچے بہتی ہے) کے کنارے پایا۔ اب میں (لڑکی) متحیر ہوں اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہوں کہ میں چند منٹوں میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ (اکابر کا سلوک واحسان،ص:۶۷)

شیخ: (لڑکی سے خطاب کرکے): تمہارا یہاں کیسے آنا ہوا۔ اور یہاں تک تمہیں کس نے پہنچایا؟

لڑکی: اے میرے سردار! جب آپ ہمارے گاؤں سے رخصت ہوئے اور مجھ کو خبر ملی تو میری بے چینی اور بے قراری جس حد کو پہنچی اس کو میرا دل ہی جانتا ہے۔ نہ بھوک رہی نہ پیاس، نیند تو کہاں آتی۔ میں رات بھر اسی اضطراب میں رہ کر صبح کے قریب ذرا لیٹ گئی اور اس وقت مجھ پر کچھ غنودگی سی غالب ہوئی، اور اسی غنودگی میں مَیں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ اگر تو مومنات میں داخل ہونا چاہتی ہے تو بتوں کی عبادت چھوڑ دے اور شیخ کا اتباع کر اور اپنے دین سے توبہ کرکے شیخ کے دین میں داخل ہو جا۔

لڑکی: (اسی عالم خواب میں اس شخص کو خطاب کرکے) شیخ کا دین کیا ہے؟

شخص: اس کا دین اسلام ہے۔

لڑکی: اسلام کیا چیز ہے؟

شخص: اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے برحق رسول اور پیغمبر ہیں۔

لڑکی نے اوپر بیان کردہ ماجرا سنا دیا۔

اس شخص نے آپ کے حجرے کی طرف اشارہ کرکے کہا یہ سامنے شیخ کا حجرہ ہے وہاں چلی جاؤ اور شیخ سے کہہ دو کہ آپ کا بھائی خضر (علیہ السلام) آپ کو سلام کہتا ہے۔ میں اس شخص کے اشارے کے موافق یہاں پہنچ گئی اور اب آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ مجھے مسلمان کر لیجیے۔ (اکابر کا سلوک واحسان،ص:۶۷۔ ام الامراض،ص:۲۸)

شیخ صاحب لڑکی کو عبادت کا حکم دیتے ہیں اور یہ محنت کرکے موت کی دہلیز تک جا پہنچتی ہے۔ آگے کے الفاظ زکریا صاحب سے سنیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ یہ سن کر فوراً تشریف لائے۔ جان بلب لڑکی حسرت بھری نگاہوں سے شیخ کی طرف دیکھنا چاہتی ہے مگر آنسوؤں میں ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں اسے ایک نظر بھر دیکھنے کی مہلت نہیں دیتیں۔ آنسوؤں کا ایک تار بندھا ہوا ہے، مگر ضعف سے بولنے کی اجازت نہیں۔ لیکن اس کی زبان بے زبانی یہ کہہ رہی ہے۔

دم آخر ہے ظالم دیکھ لینے دے نظر بھر کر
سدا پھر دیدہ تر کرتے رہنا اشک افشانی

آخر شیخ کو بلا بھیجا کہ موت سے پہلے ایک مرتبہ میرے پاس ہو جائیں۔ آخر لڑکھڑاتی ہوئی زبان اور بیٹھی ہوئی آواز سے اتنا لفظ کہا ''السلام وعلیکم''۔ شیخ (شفقت آمیز آواز سے) تم گھبراؤ نہیں (انشاء اللہ) عنقریب ہماری ملاقات جنت میں ہونے والی ہے۔ لڑکی شیخ کے ناصحانہ کلمات سے متاثر ہو کر خاموش ہوگئی۔ اور اب یہ خاموشی ممتد ہوئی کہ یہ مہر سکوت صبحِ قیامت سے پہلے نہ ٹوٹے گی۔ اس پر کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ مسافرِ آخرت نے اس دار فانی کو خیر باد کہا۔ شیخ اس کی وفات پر آبدیدہ ہیں مگر ان کی حیات بھی دنیا میں چند روز سے زائد نہیں رہی۔ حضرت شبلی کا بیان ہے کہ چند ہی روز کے بعد شیخ اس عالم فانی سے رخصت ہوئے۔ کچھ دنوں بعد شیخ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے ایک پُرفضا باغ میں مقیم ہیں اور ستر حوروں سے آپ کا نکاح ہوا ہے جن میں پہلی وہ عورت جس کے ساتھ نکاح ہوا، یہی لڑکی ہے۔ اور اب وہ دونوں ابدالآباد جنت کی بیش قیمت نعمتوں میں خوش و خرم ہیں۔ (اکابر کا سلوک واحسان، ص: ۷۷)

قارئین! دیکھا آپ نے یہ وعدہ کہ ہم عنقریب جنت میں ملیں گے، کیسے وفا کیا کہ اس کے مرتے ہی چند روز میں خود بھی اس کے پیچھے کوچ کر گئے۔ عنقریب کا جو وعدہ تھا۔ معلوم ایسے ہوتا ہے کہ ایک تو شیخ صاحب کو یہ علم تھا کہ میں بھی عنقریب مرنے والا ہوں اور دوسرا یہ علم تھا کہ ہم دونوں جنت میں بھی جانے والے ہیں اور شادی رچانے والے ہیں۔ ایک تیر میں دو شکار۔ پھر زکریا صاحب کا قلم اس واقعہ کے بعد پتہ ہے کیا لکھتا ہے؟

ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔"

یہ اس واقعہ کی سچائی پر مہر ہے زکریا صاحب کی طرف سے۔ جس واقعہ میں عالم الغیب اللہ کے بجائے غیر اللہ کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور شیخ صاحب آخر نامحرم ہونے کے باوجود اس لڑکی کو دیکھنے کیوں گئے؟ یہ کون سی شریعت میں جائز ہے؟ اور اس لڑکی نے آپ کو کیوں بلایا؟ یہ ہیں عشق و معشوقی کے چکر اور ولایت کے دعویدار، دین کے علمبردار، تبلیغ کے ٹھیکیدار، قرآن و حدیث سے متصادم واقعات کے پرستار۔

عشق کی بیماری مسلمان کی توحید تک کو چاٹ جاتی ہے۔ اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین رکھنے والے غیروں سے سب کچھ ہونے کا یقین کرنے لگ جاتے ہیں۔ نبی ﷺ کے طریقوں میں کامیابی اور غیروں کے طریقوں میں ناکامی کا درس دینے والے انبیاء کی اس طرح توہین کرتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام کے ذریعہ عاشق و معشوق کا ملاپ کرواتے ہیں۔

کسی نے سچ کہا: ؎ کہتے ہیں جس کو عشق، خلل ہے دماغ کا

ہمارے معاشرے میں اپنے آپ کو عاشقانِ رسول کہلوانے والے بکثرت ملیں گے جنہوں نے نبی ﷺ کے نقش نعل (۱) کو تو اپنی ٹوپی و پگڑی میں سجا رکھا ہے مگر نبی ﷺ کی اتباع میں غیروں کو شریک کر رکھا ہے۔ اور اگر یہ لوگ عاشق رسول کی بجائے نبی ﷺ سے محبت کرنے والے ہوتے تو ضرور نبی ﷺ کی اتباع کرتے، کیونکہ بقول شاعر: ؎

لو کان حبك صادقا لاطعته   لان المحب لمن یحب مطیع

"اگر تیری محبت سچی ہے تو اس کی اطاعت کرتا کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی محبت عطا فرمائے اور عشق کی بیماری سے نجات دے۔

آمین یارب العالمین

کتبہ: سید طالب الرحمن

---

(۱) یہ الگ لطیفہ ہے کہ نبی ﷺ کی ایک جوتی کا نشان بنا کر اسے نعل مبارک کی بجائے نعلین مبارک کہا جاتا ہے۔ یعنی جوتی بنائی ایک اور اسے کہا دو (۲)۔ ویسے بھی کیا سادگی کا درس دینے والے نبی ﷺ کی جوتی اتنی منقش اور سلمی ستاروں والی ہوگی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

سید بدیع الدین شاہ راشدی بن سید احسان اللہ شاہ راشدی ۱۰ جولائی 1925ء اپنے آبائی گاؤں نزد سعید آباد، ضلع حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔ والد سید احسان اللہ شاہ بھی جید عالم تھے، ابتدائی تعلیم انہی سے حاصل کی۔ اپنے عہد کے کبار علماء سے استفادہ کیا اور اجازہ حدیث حاصل کیا۔ 1974ء میں مکۃ المکرمہ چلے گئے اور 1978ء تک وہاں رہے۔ اس دوران حرم شریف میں حدیث وتفسیر کی تدریس کی۔ دنیا کے طول وعرض سے علماء وطلبہ نے آ کر استفادہ کیا اور جید و کبار علماء نے زانوئے تلمذ طے کیا۔ اسی بنا پر شیخ العرب والعجم کہلائے گئے۔ اپنے عہد میں دنیا کے چند بڑے علماء میں شمار کئے جاتے تھے۔ مطالعہ کے بے حد شوقین تھے اسی بنا پر ذاتی محنت وکاوش سے ہزاروں کتب پر مشتمل کتب خانہ بنایا۔ لائبریری میں کوئی بھی کتاب شامل کرنے سے پہلے اس کا مطالعہ فرماتے۔ عمر بھر توحید وسنت کی تبلیغ میں سرگرم رہے۔ عظیم الشان مقرر اور مناظر تھے، بہت سے مناظرے بھی کئے۔ آپ کی تبلیغ سے بڑی تعداد میں لوگوں نے شرک وبدعت سے تائب ہوکر توحید وسنت کو اپنایا۔ زندگی کا زیادہ تر حصہ توحید وسنت کی اشاعت وتبلیغ کے لئے سفر میں گزرا۔ اپنے خرچ پر دور دراز دیہات میں تبلیغ کے لئے جاتے، جہاں سواری کا انتظام نہ ہوتا، پیدل چل کر جاتے۔ دوران سفر بھی مطالعہ کے لئے کوئی نہ کوئی کتاب ساتھ ہوتی۔ سفر کے دوران نماز تہجد کا بھی اہتمام فرماتے۔ نہ صرف تقریر و تصنیف سے قرآن وسنت کی تبلیغ فرماتے بلکہ خود بھی عمل کرتے۔ اسی لئے جو شخص بھی آپ کو دیکھتا متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔

عربی، اردو اور سندھی میں سو (۱۰۰) سے زائد رسائل وکتب تحریر کیں۔ سب سے بڑی تصنیف سندھی زبان میں قرآن کریم کی تفسیر "بدیع التفاسیر" کے نام سے ہے جو کہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس تفسیر کی تکمیل سے پہلے ہی شاہ صاحب نے داعی اجل کو لبیک کہا اور 8 جنوری 1996ء کو اس عالم فانی سے رخصت ہوئے۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ واجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق: محبت کی وہ قسم ہے جس میں انتہائی غلو ہوتا ہے۔ عاشق اعتدال سے نکل جاتا ہے یہ جنون کی ایک قسم بھی ہے۔ لغت کی مشہور کتاب القاموس ص: ۲۳۳، جلد ۳ میں ہے۔ "العشق والمعشق لمقعد عجب المحب بمحبوبه اوافراط الحب ويكون في عفاف وفي دعارة اوعمى الحس عن ادراك عيوبه اومرض وسواسي يجلبه الى نفسه بتسليط فكره على استحسان بعض الصور۔"

یعنی عشق حد سے بڑھ جانے والی محبت کو کہا جاتا ہے۔ جس میں افراط اور حد سے بڑھی ہوئی زیادتی ہوتی ہے کبھی تو محبت کی حد تک اور کبھی معاملہ بداخلاقی تک پہنچ جاتا ہے یا پھر ایسی حالت ہوجاتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کے کسی عیب کو محسوس کرنے سے اندھا ہوجاتا ہے (یعنی اس کا عیب، عیب نظر نہیں آتا) یا پھر وہ ایک وہم اور وسوسے کا مرض ہے جو کسی خوبصورت شکل کو دیکھنے کی وجہ سے اس کی فکر اور ذہن پر غالب ہوجاتا ہے۔

لسان العرب ص: ۲۵۲ جلد ۱۰ میں ہے: وسئل ابو العباس احمد بن يحيىٰ عن الحب والعشق ايهما احمد فقال الحب لان العشق فيه افراط وسمى العاشق عاشقًا لانه يذبل من شهوة الهوى كما تذبل العشقة اذا قطعت۔

یعنی ابوالعباس احمد بن یحییٰ (ثعلب بغدادی اللغوی الامام المتوفی ۲۹۱ھ) سے پوچھا گیا کہ محبت اور عشق میں سے کون سا کام قابل تعریف ہے؟ فرمایا کہ محبت کیونکہ عشق میں حد سے بڑھ جانا ہے۔ عاشق کو عاشق اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اس طرح سوکھ سڑ جاتا ہے کہ جس طرح عشقہ (سبز ٹہنی) توڑنے کے بعد سوکھ جاتی ہے۔

مشہور طبیب محمد ارزانی بھی حدود الامراض ۴۴ میں عشق کو وہم کا مرض کہتے ہیں اور لکھتے ہیں:
وهو قريب من انواع الماليخوليا۔ عشق مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔

غیاث اللغات ص: ۳۴۵ میں ہے: ''ونزد بعض اطباء مرضیست از قسم جنون کہ از دیدن صورت حسین پیدا می شود۔ عبدالرزاق شارح ظہوری از شرح اسباب وفتوحات الحکم نقل کردہ است کہ عشق ماخوذ از عشقہ وآن نباتیست کہ آن رالب لاب گویند۔ چون بر درختے پیچد آن راخشک کند ہمیں حالت عشق است بر ہر دلے کہ طاری شود صاحبش راخشک وزرد کند۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی بعض طبیبوں کا کہنا ہے کہ عشق دیوانگی کی ایک قسم ہے جو کسی خوبصورت شکل کے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور ظہوریہ کے شارح حکیم عبدالرزاق نے فتوحات الحکم سے نقل کیا ہے کہ عشق دراصل لفظ عشقہ سے لیا گیا ہے جو کہ درخت پر چڑھنے والی ایک بیل ہے جسے ''لب لاب اور عشق پیچ'' وغیرہ بھی کہا جاتا ہے پس جیسے وہ درخت کو سکھا دیتی ہے اسی طرح عشق بھی عاشق کو سکھا کر جلا دیتا ہے۔ لغات الحدیث مصنفہ علامہ وحید الزمان ص: ۱۱۲ جلد ۲ میں ہے: ''عشق: محبت میں دیوانا ہونا۔''

ہندوستان کے مشہور شاعر داغ کا شعر ہے:

بلبل کی کارکردگی پہ ہے خندہائے گل کہتے ہیں جسے عشق خلل ہے دماغ کا

اس لئے قرآن و حدیث میں کہیں بھی عشق کا لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں ہے کہ عزیز مصر کی بیوی ان پر فریفتہ ہوگئی۔ لیکن اسے بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَأَةُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرٰهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۞

''اور شہر میں عورتوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ عزیز مصر کی بیوی اپنے غلام کو پھسلاتی ہے اور اس کی محبت میں بالکل فریفتہ ہوگئی ہے۔ ہمارے نزدیک تو یہ کام اس کا صریح جہالت ہے۔''

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے لفظ عشق استعمال نہیں فرمایا کسی بھی صحیح حدیث میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے البتہ اس لفظ کو شاعروں اور صوفیوں نے خوب استعمال کیا ہے۔ لیکن محدثین و مفسرین نے اس سے گریز کیا ہے۔ صوفی اسے (عشق کو) بڑی عبادت سمجھتے ہیں اور آخر کار اس حد تک جا پہنچتے ہیں کہ شرعی احکام کا انکار کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ چنانچہ ایک شاعر نے کہا ہے:

عاشقاں را با قیامت کار نیست کار عاشق جز تماشائے جمال یار نیست

یعنی عاشقوں کو قیامت سے کوئی سروکار نہیں۔ عاشق کا کام تو صرف اپنے یار کے حسن کا دیدار کرنا ہے۔ کبھی وہ اسے (عشق کو) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ کراماً کاتبین کے علم سے بھی بالا کہتے ہیں:

میان عاشق و معشوق رمزے است کراما کاتبین را ہم خبر نیست

یعنی عاشق و معشوق کے درمیان ایسی رمز ہوتی ہے کہ جس کی خبر کراماً کاتبین کو بھی نہیں ہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی سچا عاشق اسے کہا جاتا ہے جو معشوق کی محبت میں ادب کی حدود سے بھی بڑھ جائے۔ مثلاً ابلیس جسے قرآن مجید کی متعدد آیات میں کافر اور نافرمان کہا گیا ہے۔

...إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ (الکھف:۷)

''...مگر ابلیس نے انکار کیا وہ جنوں میں سے تھا پس وہ اپنے پروردگار کے حکم سے نافرمان ہوا۔''

اس ابلیس کے حق میں سندھ کا صوفی شاعر عبداللطیف بھٹائی کہتا ہے:

شعر کا ترجمہ: ''عاشق تو ابلیس کو ہی کہا جائے، باقی تو جھوٹی تمنا کرنے والے ہیں۔ اس جیسا لال (سچے عشق سے سرشار) بے انتہا محبت کی وجہ سے لعنت و پھٹکار کے لائق بنا۔''

(شاہ جو رسالو ص:۳۲، سر یمن کلیان داستان پنجو)

عشق کی حقیقت کے بارہ میں چند اہم باتیں:

قارئین! اس شعر سے متعلقہ چند باتیں قابل غور ہیں:۔

۱: عشق کی راہ کا قائد ابلیس ہے وہ اللہ کے در سے راندہ ہوا مردود و مطرود ہے اور دھتکارا ہوا ملعون ہے۔ پس عشق کی راہ مغضوب علیہم جماعت کی راہ کہی جائے گی نہ کہ انعام کردہ بندوں کی۔

۲۔ مذکورہ بالا آیت و شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ فسوق اور تابعداری سے نکلنا قرار دیتا ہے اسے یہ لوگ عشق کہتے ہیں یقیناً یہ طریقہ مغضوب علیہم کا ہی ہے۔ اس سے بڑھ کر ضلالت و گمراہی نہیں۔ عظیم نعمت تو یہ ہے کہ بندہ اس خطرناک وصف سے امن میں رہے۔ اس کے برعکس اسے محبت نصیب ہونی چاہئے کہ وہ اپنے محبوب کے مقام کو پہچانے تا کہ افراط و تفریط کا شکار نہ ہونے پائے۔

۳۔ اگر واقعی اس نے یہ (آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار) عشق و محبت کے غلبہ کی وجہ سے کیا تھا تو یہ بات مذکورہ بالا تفصیل کی تائید کرے گی کہ عشق ایک قسم کا جنون ہے جو انسان کو اعتدال میں نہیں رہنے دیتا اور عاشق لوگ صراط مستقیم پر نہیں رہ سکتے۔ پس اهدنا الصراط مستقيم میں یہ بات بھی داخل ہے کہ یا اللہ! ہمیں عشق جیسے مہلک مرض سے امن میں رکھ۔

۴۔ اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ عاشق صرف پکارنے یا محبت کے دعویٰ سے ہی نہیں بلکہ ابلیس کی طرح ڈھیٹ ہو کر نافرمانی کرتے ہوئے بھی اپنی محبت کا اظہار کرے۔ ثابت ہوا کہ عشق آیت إِيَّاكَ نَعْبُدُ (تیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی عبادت کرتے ہیں) کے خلاف ہے کیونکہ بندے کا یہ کام نہیں کہ اپنی پسند پر چلے بلکہ اسے چاہئے کہ حاکم کے حکم کی فوراً تعمیل کرے۔ یہی محبت کا کمال ہے۔ جو ایسے نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی صفت مالك يوم الدين پر پورا ایمان نہیں رکھتا۔

۵۔ اسے سک (پیار وچاہت) کہا جائے گا یا ضد وتکفیر؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ جو بھی حکم دے اس کی اطاعت بندے پر لازم ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ایاك نعبد ہم سب تیرے بندے ہیں تو بندہ ہر حکم کا تابع ہوتا ہے۔

۶۔ یہاں سک (پیار وچاہت) نہیں بلکہ اللہ کے حکم کے مقابلہ میں اس نے قیاس آرائی کی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکورہ ہے:

قَالَ لَمۡ اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ۞ (الحجر:۳)

''شیطان بولا میں تو ایسے آدمی کی تعظیم کبھی نہ کروں جس کو تو نے سڑی مٹی سے پیدا کیا۔''

قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ۚ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ۞ (الاعراف:۲)

''بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے بنایا۔''

اب قارئین خود انصاف کریں کہ یہ سک (پیار وچاہت) ہے یا حکم کے مقابلہ میں سرکشی؟

۷۔ اگر یہ بھی عشق ہے تو پھر واقعی عشق لعنت کے لائق ہے اور طبیبوں کا یہ کہنا صحیح ہے کہ یہ مالیخولیا (ایک قسم کا دماغی مرض) ہے۔

۸۔ ابلیس کو نہ محبت تھی نہ عشق بلکہ اس کا غرور وتکبر اسے سجدہ سے مانع ہوا۔ لیکن اگر یہ عشق ہے تو یہیں محبت اور عشق کا فرق معلوم ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ ملائکہ نے آدم علیہ السلام کی پیدائش کو اپنی سمجھ کے مطابق پسند نہ کیا وہ بھی اس لئے کہ کہیں انسان اللہ کی نافرمانی اور زمین میں خون خرابہ نہ کریں۔

قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَيَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ (البقرۃ:۴)

''وہ بولے کیا آپ ایسے شخص کو نائب بناتے ہیں جو اس (زمین) میں فساد کرے اور خون بہائے اور ہم تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تجھے پاکی سے یاد کرتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کے باوجود جب آدم علیہ السلام کی طرف سجدہ کا حکم ملا تو وہ فوراً سجدہ میں گر گئے اور حکم کی تعمیل میں دیر نہ کی کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ سے کمال درجہ کی محبت تھی اور وہ شیطان کی مانند (بقول بھٹائی کے) عشق میں گرفتار نہ تھے۔ لہٰذا انہوں نے کسی بحث، اعتراض یا انکار کے بجائے حکم کی تعمیل کر دی۔ یہ ہیں وہ بندے جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کئے گئے اور جو صراط مستقیم پر چلنے والے ہیں۔

۹۔ لعنت سے ''لال'' (سرخ رو) ہونا بھی عاشقوں کو ہی مبارک ہو بلکہ لعنت اللہ کے غضب کا نتیجہ ہے گویا کہ مغضوب علیھم کا سردار ابلیس ہے اور نعمتوں سے مالا مال ہونا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کا انعام ہے۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کے تمام کام اور احکام تعریف کے لائق ہیں۔ اسی لئے سکھایا گیا ہے کہ الحمد للہ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) اس لئے کہ وہ خود (لائق تعریف) اور اس کے تمام اقوال و افعال بھی لائق تعریف ہیں۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کی طرف منہ کر کے سجدہ کرنے کی بابت اللہ تعالیٰ کا حکم لائق تعریف ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو ابلیس نے کیوں انکار کیا اور اس حکم کو صحیح کیوں نہ سمجھا؟ گویا کہ (اس کا یہ عمل) آیت مبارکہ الحمد للہ رب العالمین کا انکار ہے اسی لئے اس پر لعنت برسائی گئی۔

اب جو ابلیس کے اس فعل (آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے) کو اچھا کہتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں وہ بھی اس لعنت میں شریک اور حصہ دار ہیں اور اگر نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم صحیح نہ تھا جیسا کہ ابلیس نے اعتراض کیا تو کہنا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ کام ایسے بھی ہیں جو تعریف کے لائق نہیں۔ پھر نعوذ باللہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے) غلط ثابت ہوئی۔ الغرض عشق کا یہ عقیدہ پوری سورۃ فاتحہ کے مضامین کے خلاف ہے۔

تنبیہ: عشق الٰہی کے نام پر بہتوں کا مال اور عزتیں لٹتی رہتی ہیں۔ عورتوں اور لڑکوں کی صحبت ان (صوفیوں) کے ہاں عام اور کثرت سے ہے اور کہتے ہیں کہ ان کا حسن اللہ تعالیٰ کے نور کا مظہر ہے۔ چنانچہ (مشہور دیوبندی بزرگ) حاجی امداد اللہ کا کہنا ہے کہ: عورت مظہر مرد کی ہے اور مرد مظہر حق کا ہے۔ عورت آئینہ مرد کی اور مرد آئینۂ حق کا۔ پس عورت مظہر و آئینہ حق تعالیٰ ہے اور اس میں جمال ایزدی نمایاں ہے۔ (ملاحظہ کرنا چاہئے۔ شمائم امدادیہ ص: ۷۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس کئی صوفی زناء اور لواطت جیسے موذی امراض میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں اور اپنی خرافات کو عبادت کا نام دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے یہ عشق مجازی ہے کیونکہ عشق مجازی، عشق حقیقی کے لئے سیڑھی کی حیثیت رکھتا ہے۔ عشق مجازی میں پختگی کے بعد ہی اللہ کے عشق کو پہنچا جا سکتا ہے۔ یہ سب ان کی خود ساختہ اصطلاحیں ہیں۔ پس عشق کی راہ جس سے کہ زنا اور لواطت جیسے کاموں کا جواز اور حیلہ نکلتا ہے، یقیناً صراط مستقیم سے کوسوں دور ہے۔ یہ گمراہوں کا راستہ ہے جن پر اللہ کا غضب اور قہر واجب ہو چکا ہے۔

أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ ۔ اللہ ہمیں اس سے بچائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشیخ عبداللہ ناصر الرحمانی

امیر جمعیت اہل حدیث۔سندھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک تعجب خیز اور حیرت انگیز بلکہ افسوس ناک حقیقت ہے کہ کچھ لوگوں کے پورے مذہب کے منہج کی بنیاد ایسے الفاظ یا اصطلاحات پر قائم ہے جو پورے ذخیرۂ کتاب وسنت میں کہیں وارد نہیں ہیں، مزید حیرت یہ کہ کتاب وسنت میں ان خودساختہ الفاظ واصطلاحات کی جگہ دوسرے الفاظ مستعمل ہیں، مگر ان سے صرفِ نظر برتتے ہوئے اپنی وضع کردہ اصطلاحات پر اصرار کیا جاتا ہے۔

مثلاً: امت کے ایک بڑے طبقے کا پورا اعتقادی وعملی نظام لفظ ''تصوف'' کے گرد گھومتا ہے، اور اس نظام کے حاملین اپنے آپ کو صوفیاء کہتے ہیں، جو صوفی کی جمع ہے، جبکہ شریعتِ مطہرہ میں ان کے مزعومہ مفہوم پر یہ لفظ کہیں موجود نہیں، کتاب وسنت میں دین وشریعت کی اصطلاحات ہیں اور حاملینِ دین کو مسلمین، مؤمنین، متقین، محسنین وغیرہ کے القاب سے نوازا گیا ہے، ان کے لئے کہیں صوفیاء کی اصطلاح استعمال نہیں ہوئی۔

اسی طرح لفظ ''تقلید'' ہے، جس پر امت کے بہت سے طبقات کے پورے دین کی بناء قائم ہے، حالانکہ یہ لفظ قرآن وحدیث میں کہیں بھی وارد نہیں، جانور کے گلے کے پٹے کے طور پر تو مستعمل ہے، مگر جس خودساختہ فکر وفہم پر اس لفظ کو لے کر باقاعدہ مذہب بنا دیا گیا، بلکہ مذاہب کھڑے کر دیئے گئے، اس فکر وفہم کے تحت یہ لفظ پورے کتاب وسنت میں کہیں موجود نہیں، قرآن وحدیث میں تو اتباع، اطاعت اور اقتداء جیسے مبارک الفاظ ومصطلحات مذکورہ ہیں، اور ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں مقامات پر، جبکہ لفظِ تقلید کا کہیں نام ونشان تک نہیں۔

انہی اصطلاحات میں ''عشق'' کی اصطلاح بھی ہے، جس کی وضاحت ہماری اس بحث کا موضوع ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات أعمالنا، من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضلل فلا ھادی لہ و أشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و أشھد أن محمداً عبدہ و رسولہ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۞ (آل عمران:۲:۱۰۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّ نِسَاءً ۚ وَ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۞ (النسآء: ۱)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۞ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۞ (الاحزاب: ۷۰-۷۱)

أما بعد:

فان أصدق الحديث كتاب الله، و أحسن الهدى هدى محمد ﷺ و شر الأمور محدثاتها و كل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة و كل ضلالة فی النار۔ نار

اس امت کا ایک گروہ لفظِ عشق کے استعمال پر مصر ہے، چنانچہ ان کی تقریروں، تحریروں اور نظم و نثر میں لفظِ عشق بکثرت وارد ہے، عام اشتہاروں اور بینروں وغیرہ میں بھی اس لفظ کا استعمالِ کثیر دیکھا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل تراکیب واصطلاحات بکثرت دیکھنے کو ملتی ہیں:

''عشقِ رسول''، ''عشقِ الٰہی''، عاشقانِ رسول''، ''عاشقانِ اولیاء'' وغیرہ وغیرہ

صوفیاء اپنے آپ کو جماعتِ عشاق قرار دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

شریعتِ مطہرہ میں اس کے مقابل محبت کی مبارک اور پاکیزہ اصطلاح موجود ہے اور سینکڑوں مقامات پر مذکور ہے، جبکہ لفظِ عشق کا ذکر دور دور تک کہیں دکھائی نہیں دیتا، تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے استعمال کردہ لفظ کی جگہ اپنے اختراع کردہ لفظ کے استعمال پر اتنا اصرار کیوں؟

جو لفظ پورے ذخیرۂ کتاب وسنت میں کہیں وارد نہیں اسے اپنی جماعت کا تمیز قرار دینے میں آخر کون سے مقاصد پنہاں ہیں؟

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے عشق ومحبت کے دعوے ہیں، تو اس تعلق سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جو لفظ استعمال فرمایا جو اصطلاح وضع فرمائی اسے ہی ہمیشہ اختیار کئے رکھنے میں کیا مضائقہ ہے؟ یا کیا رکاوٹ ہے؟

ہم اہل حدیث بحمد للہ، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو فرض قرار دیتے ہیں، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت کے بغیر ایمان حاصل نہیں ہوسکتا، ہماری اس محبت کے بہت سے مظاہر اور عملی ثبوت ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم محبت کے تعلق سے ہمیشہ وہی لفظ استعمال کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیشہ استعمال فرمایا، وللہ الحمد والمنۃ۔

ہمیں لفظِ محبت سے پیار ہے اور حقیقی لگاؤ بھی، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا اختیار کردہ اور استعمال کردہ لفظ ہے اور اس لئے بھی کہ محبت میں جس تعلق اور پیار کا اظہار ہے وہ انتہائی پاکیزہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس لفظِ عشق نہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا مختار و مستعمل ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے شایانِ شان ہے، کیونکہ یہ لفظ معنوی طور پر ہمیشہ پاکیزگی کی حدود میں نہیں رہتا، بلکہ اپنے بہت سے مفاہیم کے ساتھ پاکیزگی کی حدود سے خارج ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ لفظِ عشق کا استعمال کرنے والے خود بھی بعض مقامات پر اس کے استعمال میں گریزاں نظر آتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے ذہنوں کے کسی حصہ میں یہ بات موجود ہے کہ یہ لفظ اتنا پاکیزہ نہیں ہے۔

مثال کے طور پر ان لوگوں نے کبھی یوں نہیں کہا کہ ہم اپنی ماں، بہن یا بیٹی کے عاشق ہیں، اگر اس لفظ میں پاکیزگی ہے تو یہاں استعمال کرنے میں کون سی چیز مانع ہے؟

دوسری مثال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف عشق کا لفظ منسوب کرنے والے کبھی یہ کہنے کی جرأت نہیں کریں گے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے معشوق ہیں، اگر یہ لفظ واقعی پاکیزہ ہے تو یہاں اس کے استعمال میں کیا مانع ہے؟ جس طرح ہم کھلے دل سے آپ ﷺ کو اپنا محبوب قرار دیتے ہیں، آپ معشوق قرار کیوں نہیں دیتے؟

اس کا یہی مطلب ہوا کہ آپ خود بھی اس لفظ کی مکمل پاکیزگی کے معترف نہیں ہیں، بلکہ کچھ معانی ایسے ہیں جہاں یہ لفظ پاکیزگی کی حدود سے متجاوز ہوکر اخلاقی اقدار سے ساقط ہوجاتا ہے، اور کچھ مقامات پر اس کے استعمال کی ہمت یا جرأت پیدا نہیں ہوتی۔

بعض علماءِ لغت نے جس اسلوب سے لفظِ عشق کا ذکر کیا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ لفظِ عشق کو عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلق کے ساتھ مقید گردانتے تھے، چنانچہ دوسری صدی ہجری کے لغت کے عظیم امام خلیل بن احمد الفراہیدی (المتوفی ۱۷۵ھ) اپنی معروف کتاب، کتاب العین میں فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق: عشقها عشقا والاسم العزق و فلان عشيق فلانه و فلانة عشيقيه و هؤلاء عشاق و عشاشيق فلانة۔

یعنی: لفظ عشق (باب (علم یعلم) سے ہے جس کا مصدر عَشَق اور اسم عِشق ہے، فلاں مرد فلاں عورت کا عاشق ہے، فلاں عورت فلاں مرد کی معشوقہ ہے اور فلاں جماعت فلاں عورت کی عشاق ہے۔

ملاحظہ فرمالیجئے مذکورہ عبارت میں امام خلیل رحمہ اللہ نے لفظ عشق کے تمام استعمالات (فعل، فاعل، صفت مشبہ، مفعول، واحد اور جمع) عورتوں کے ذکر سے مقید فرمائے ہیں۔

صاحب المنجد فرماتے ہیں: العشق: (افراط الحب و یکون فی عفاف و فی عدارة) (المنجد ص:۵۰۷)

اس کا ترجمہ صاحب مصباح اللغات نے یوں کیا ہے:

محبت میں حد سے بڑھ جانا۔۔۔ پارسائی اور فسق دونوں طرح سے ہوتا ہے۔ (مصباح اللغات: ۵۵۴)

واضح ہوا کہ کسی بھی شئ میں افراط یعنی حد سے بڑھ جانے کا منہج شرعاً ناقابل قبول ہے، اس کی وضاحت آئندہ صفحات میں آئے گی۔ (ان شاء اللہ)

مشہور امام لغت علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب الفیر وزآبادی اپنی معرکۃ الآراء کتاب (القاموس المحیط) میں لفظ عشق کا مذکورہ معنی بیان کرنے کے بعد مزید فرماتے ہیں: أو مرض وسواسی یجلبه إلی نفسه بتسلیط فکره علی إستحسان بعض الصور۔ (القاموس المحیط: ۱۱۷۴)

یعنی: یہ عشق ایک وسواسی مرض ہے جو انسان بعض تصویروں کی خوبصورتی سے متاثر ہوکر اُنہی سوچوں میں گم سم اپنے اوپر طاری کر بیٹھا ہے۔

مزید فرماتے ہیں: لفظ عشق کا مآخذ (عشقہ) ہے، جس سے مراد ایک درخت ہے جو شروع میں ہرا بھرا ہوتا ہے اور پھر مرجھا کر زرد ہوجاتا ہے۔

عاشق کا انجام بھی یہی ہے، اچھا بھلا ہوتا ہے اور کسی کے عشق میں مبتلا ہوکر زرد پڑ جاتا ہے، اور بالآخر فنا کا شکار ہوکر بالکل ہی مرجھا جاتا ہے۔

لغت کے مشہور امام علامہ ابن منظور اپنی معروف تصنیف (لسان العرب) میں فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سئل ابو العباس احمد بن یحیی عن الحب و العشق أیهما أحمد؟ فقال: الحب؛ لأن العشق فیه إفراط، وسمی العاشق عاشقا لأنه یذبل من شدة الهوی کما تذبل العشقة إذا قطعت۔ (لسان العرب ۹/ ۲۲۴)

یعنی: ابو العباس احمد بن یحییٰ سے پوچھا گیا محبت اور عشق میں سے کون سا لفظ پاکیزہ اور قابل تعریف ہے؟ فرمایا: محبت، کیونکہ عشق میں حد سے تجاوز اختیار کر جانے کا معنی پایا جاتا ہے اور عاشق کو عاشق اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ فرط محبت سے کٹے ہوئے درخت کی مانند مرجھا جاتا ہے۔

دار العلوم دیو بند کے عربی ادب کے استاد مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی نے (القاموس الجدید) کے نام سے اردو۔ عربی لغت مرتب کی ہے، اس میں لفظ عشق کا بھی ذکر کیا ہے اور عربی لغت میں اس کے مترادفات بیان کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

عشق	:	غرام، هیام، هوی، وله، صبابة، غزل
عشق باز	:	مغازل
عشق بازی	:	مغازلة
عشق لڑانا	:	غازل النساء مغازله، تغزل بالمرأة
عشقیه	:	غرامی
عشقیه تعلق	:	علاقة غرامیة
عشقیه ناول	:	روایة غرامیة

آپ فیصلہ کیجئے کہیں لفظ عشق کا استعمال پاکیزگی کے پیرائے میں نظر آتا ہے؟

صاحب القاموس الجدید نے لفظِ عشق کے مترادفات میں لفظِ محبت کا ذکر نہیں فرمایا، بلکہ غزل یا غرام ذکر فرمایا، غزل کا معنی (عورتوں کے ساتھ کھیل کود) بیان کیا اور غرام کا معنی یہ بتلایا: ایسی محبت جو دل کو مبتلائے عذاب کر دے۔ (القاموس الجدید: ۵۹۸)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے عشق کو روح کی وہ شراب قرار دیا ہے جو اسے نشہ میں مبتلا رکھتی ہے، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی محبت سے روکتی ہے، اللہ تعالیٰ کی مناجات کی لذت میں رکاوٹ بنتی ہے، غیر اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلامی کا باعث بنتی ہے، چنانچہ عاشق کا دل ہمیشہ معشوق کا غلام رہتا ہے، بلکہ عشق غلامی کا لبِ لباب ہے۔
(الطب النبوی، ص: ۲۰۷)

ایک معاصر مؤلف اور عالم دین شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الجربوع اپنی کتاب (أثر الإیمان فی تحصین الأمة الإسلامیة ضد الأفکار الهدامة، ۱/ ۲۹۷) میں فرماتے ہیں: (اور اس سے بڑی عشق کی کوئی نحوست نہیں ہو سکتی)

(ترجمہ) عشق اور شرک آپس میں لازم وملزوم ہیں، اللہ تعالیٰ نے عشق کو بعض مشرک اقوام کے وطیرہ کے طور پر ذکر فرمایا ہے جیسا کہ قوم لوط کا عشق اور عزیز مصر کی بیوی کا عشق، چنانچہ بندے کا شرک جس قدر مضبوط ہوگا اسی قدر وہ تصویروں کے عشق کے فتنہ میں مبتلا ہوگا اور جس قدر اس کی توحید مضبوط ہوگی اسی قدر وہ تصویروں کے فتنہ سے محفوظ ومعصوم ہوگا۔ گناہوں میں یہ دو فحش چیزیں (شرک اور عشق) سب سے زیادہ دل اور دین کے بگاڑ کا سبب بنتی ہیں، دل کو اللہ تعالیٰ سے دور کرنے میں ان کا خصوصی کردار ہے، یہ دونوں چیزیں اعظم الخبائث ہیں۔ جب بندے کا دل ان دونوں کے ساتھ رنگا جاتا ہے تو وہ طیب یعنی پاکیزہ چیزوں سے دور ہو جاتا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ تک پاکیزہ چیزیں ہی پہنچتی ہیں اور دل خبائث میں جس قدر بڑھتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ کتاب اللہ میں زنا کو شرک کے قرین یعنی ساتھی کے طور پر ذکر کیا گیا ہے:

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ترجمہ: بدکار مرد تو بدکار یا مشرک عورت کے سوا نکاح نہیں کرتا اور بدکار عورت کو بھی بدکار یا مشرک مرد کے سوا اور کوئی نکاح میں نہیں لاتا اور یہ (یعنی بدکار عورت سے نکاح کرنا) مومنوں پر حرام ہے۔ (النور: ۳)

قرآن مجید اور لفظ عشق

قرآن مجید میں لفظِ عشق کا استعمال کہیں نہیں ملتا، نہ مقامِ مدح میں نہ مقامِ مذمت میں۔

لفظِ عشق میں جو محبت کا افراط (حد سے بڑھ جانا) پایا جاتا ہے، اگر یہ ممدوح یا قابلِ تعریف ہوتا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی ایسے مقام پر جہاں محبت کی شدت کا بیان مقصود ہو، ضرور لفظِ عشق کا استعمال ہوتا۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر مؤمنین کی اپنی ذات سے محبت کی شدت بلکہ اشدیت ذکر فرمائی ہے، وہاں لفظِ عشق مستعمل نہیں ہوا بلکہ محبت کے ساتھ (اشد) کا لفظ استعمال فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط

یعنی: اور کچھ لوگ اللہ کے سوا انداد مقرر کرتے ہیں (اس طرح کہ) ان سے اللہ تعالیٰ جیسی محبت کرتے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے وہ تو سب سے سخت محبت اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں شدتِ محبت کا اظہار مقصود تھا اس کے لئے لفظِ عشق کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ لفظِ (حُب) کے ساتھ اسم تفصیل (اشد) کا لفظ ملا کر محبت کی شدت کو بیان کیا گیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ لفظِ عشق پاکیزہ محبت کے اظہار کے لئے موزوں یا مناسب نہیں ہے خواہ کتنی ہی شدید محبت کا ذکر مطلوب ہو۔

ہم قرآن حکیم سے بعض آیاتِ کریمہ بطور شواہد نقل کرتے ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس اور پاکیزہ کلام میں لفظِ عشق کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہمیشہ لفظِ محبت ہی مختلف اشتقاقات کے ساتھ مذکور ہے:۔

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۞ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى لا ۞ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى لا ۞ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ط وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ج وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ وقف لازم ۞ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ط فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ج وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا قف فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ لا ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۞

ترجمہ: فرمایا موسیٰ تمہاری دعا قبول کی گئی اور ہم نے تم پر ایک بار اور بھی احسان کیا تھا جب ہم نے تمہاری والدہ کو الہام کیا تھا جو تمہیں بتایا جاتا ہے (وہ یہ تھا) کہ اسے (یعنی موسیٰ کو) صندوق میں رکھو پھر اس (صندوق) کو

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریا میں ڈال دو تو دریا اسے کنارے پر ڈال دے گا (اور) میرا اور اس کا دشمن اسے اٹھا لے گا۔ اور (موسیٰ) میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی ہے (اس لئے کہ تم پر مہربانی کی جائے) اور اس لئے تم میرے سامنے پرورش پاؤ جب تمہاری بہن (فرعون کے ہاں) گئی اور کہنے لگی کہ میں تمہیں ایسا شخص بتاؤں جو اس کو پالے۔ تو (اس طریق سے) ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنج نہ کریں۔ اور تم نے ایک شخص کو مار ڈالا تو ہم نے تم کو غم سے مخلصی دی اور ہم نے تمہاری (کئی بار) آزمائش کی۔ پھر تم کئی سال اہل مدین میں ٹھہرے رہے۔ پھر اے موسیٰ تم (قابلیت رسالت کے) اندازے پر آپہنچے۔

وَ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ ۚۖۛ وَ اَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿ (البقرۃ:۱۹۵)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَ الۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿ (آل عمران:۱۳۴،۱۳۳)

ترجمہ: اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

بَلٰی مَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ وَ اتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿ (آل عمران:۷۶)

ترجمہ: ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور (اللہ سے) ڈرے تو اللہ ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

کَیۡفَ یَکُوۡنُ لِلۡمُشۡرِکِیۡنَ عَہۡدٌ عِنۡدَ اللّٰہِ وَ عِنۡدَ رَسُوۡلِہٖۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ عٰہَدۡتُّمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ۚ فَمَا اسۡتَقَامُوۡا لَکُمۡ فَاسۡتَقِیۡمُوۡا لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿ (التوبہ:۷)

ترجمہ: بھلا مشرکوں کے لئے (جنہوں نے عہد توڑ ڈالا) اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک عہد کیونکر (قائم) رہ سکتا ہے ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد محترم (یعنی خانہ کعبہ) کے نزدیک عہد کیا ہے اگر وہ (اپنے عہد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر) قائم رہیں تو تم بھی اپنے قول وقرار (پر) قائم رہو۔ بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۞ (المائدہ: ۴۲)

ترجمہ: (یہ) جھوٹی باتیں بنانے کے جاسوسی کرنے والے اور (رشوت کا) حرام مال کھانے والے ہیں اگر یہ تمہارے پاس (کوئی مقدمہ فیصل کرانے کو) آئیں تو تم ان میں فیصلہ کر دینا یا اعراض کرنا اور اگر ان سے اعراض کرو گے تو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کا فیصلہ کرنا کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ۞ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۞ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۞ (الحجرات: ۷ تا ۹)

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بےزار کر دیا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں (یعنی) اللہ کے فضل اور احسان سے۔ اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو۔ کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۞ (الممتحنة:٨،٩)

ترجمہ: جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۞ (البقرة:٢٢٢)

ترجمہ: اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ وہ تو نجاست ہے۔ سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو۔ اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو۔ ہاں جب پاک ہو جائیں تو جس طریق سے اللہ نے ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًاۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۞ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۞ (التوبة:١٠٧،١٠٨)

ترجمہ: اور (ان میں ایسے بھی ہیں) جنہوں نے اس غرض سے مسجد بنوائی کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کریں اور مومنوں میں تفرقہ ڈالیں اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے پہلے جنگ کر چکے ہیں ان کے لئے گھات کی جگہ بنائیں۔ اور قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا مقصود تو صرف بھلائی تھی۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں تم اس (مسجد) میں کبھی (جا کر) کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس قابل ہے کہ اس میں جایا (اور نماز پڑھایا) کرو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو کہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ پاک رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۞ (آل عمران:۳۱،۳۲)

ترجمہ: (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو محبوب رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗٓ لا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۞ (المائدۃ:۵۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مؤمنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۞ (الصف:۱ تا ۴)

ترجمہ: جو چیز آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب اللہ کی تنزیہ کرتی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے مومنو! تم ایسی بات کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے اللہ اس بات سے سخت بے زار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں جو لوگ اللہ کی راہ میں (ایسے طور پر) پرے جما کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی دیوار ہیں وہ بے شک محبوب کردگار ہیں۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ لا مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ج فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (آل عمران: ۱۴۶ تا ۱۴۸)

ترجمہ: اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (اللہ کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہِ اللہ میں واقع ہوئیں ان سب کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور اللہ استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی ہے تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما، تو اللہ نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ (دے گا) اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

حدیث رسول ﷺ اور لفظِ عشق

ہمارے ناقص علم کے مطابق پورے ذخیرۂ حدیث میں معرضِ مدح میں کہیں لفظِ عشق وارد نہیں ہے، البتہ مسند احمد کی ایک حدیث میں یہ لفظ مذکور ہے لیکن انتہائی قابلِ مذمت اور قابلِ نفرت پیرائے میں۔

چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی مسند میں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک حدیث لائے ہیں جس کی سند میں ایک راوی مبہم ہے۔

عن ابی ذر قال: دخل علی رسول اللہ ﷺ رجل یقال له: عکاف بن بشر التمیمی فقال له النبی ﷺ: یا عکاف. هل لك من زوجة؟... الخ (مسند احمد: ۵/ ۱۶۴)

مکمل حدیث کا ترجمہ: ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص جس کا نام عکاف بن بشر التمیمی تھا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے عکاف کیا تمہاری بیوی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا کوئی لونڈی؟ اس نے کہا: لونڈی بھی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس مال تو بہت ہوگا؟ اس نے کہا: جی ہاں میں بہت مال دار ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو، اگر تم عیسائی ہوتے تو ان کے پادری ہوتے۔ نکاح ہماری سنت ہے تم میں سے بدترین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ وہ ہیں جو کنوارے ہوں حتی کہ کنوارہ فوت ہونے والا شخص بھی انتہائی رذیل ہے، صالحین کی جماعت میں شیطان کا سب سے مؤثر ہتھیار عورت ہے، البتہ شادی شدہ لوگ اس سے محفوظ ہیں، وہ پاکباز ہیں اور برائی سے دور ہیں۔۔۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرسف نامی ایک شخص کا کسی عورت کے تعلق سے ذکر فرمایا۔ صحابہ کرام نے جب تفصیل معلوم کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک عبادت گزار طویل العمر شخص تھا، جس نے کسی ساحلِ سمندر پر تین سو سال عبادت کی تھی، دن کو روزے رکھنا اور رات کو قیام کرنا اس کا معمول تھا (اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

(ثم إنه كفر بالله العظيم في سبب إمرأة عشقها و ترك ما كان عليه من عبادة الله عز وجل)

پھر وہ شخص (کرسف) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر بیٹھا، جس کا سبب یہ تھا کہ وہ ایک عورت کے ساتھ عشق کر بیٹھا، چنانچہ اس نے یکسر اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ نے بالآخر اسے توبہ کی توفیق دے دی اور معاف فرما دیا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عکاف! تم شادی کر لو ورنہ ہمیشہ تذبذب کا شکار رہنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ عکاف نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہیں میری شادی کرا دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کریمہ بنت کلثوم الحمیری سے آپ کا نکاح کر دیتے ہیں۔

اس حدیث میں (بشرطِ صحت) لفظِ عشق وارد ہے، ساتھ ہی اس کی تباہ کاریوں کا ذکر ہے۔ یہ تباہ کاریاں اس بات کی دلیل ہیں کہ لفظِ عشق انتہائی خطرناک ہے اور بڑے بڑے مفاسد کا حامل وعکاس ہے۔

ایک اور حدیث سے لفظِ عشق ثابت کرنے کی ناکام ونامراد کوشش کی جاتی ہے، الفاظ یوں ہیں:

(من عشق فعف فكتم فمات مات شهيدا)

یعنی جو شخص کسی کے عشق میں مبتلا ہو اور پاکدامن رہے اور اپنے عشق کو چھپائے رکھے اور اسی حالت میں مر جائے تو اس کی موت شہادت کی موت ہے۔

اس حدیث کو ابن حبان نے المجروحین (۱/۳۴۹) خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد (۵/۱۵۶) وغیرہ میں اور ابن عساکر نے (تاریخ دمشق ۱۲/۲۶۳) میں ذکر فرمایا ہے، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔(السلسلۃ احادیث الضعیفۃ والموضوعۃ: ۴۰۹)

اس حدیث کے ضعف ونکارت کا بڑا سبب اس کا راوی سوید بن سعید الحد ثانی ہے، حافظ ابن عدی، امام بیہقی اور علامہ ابن طاہر نے سوید بن سعید کی وجہ سے اسے معلل قرار دیا ہے، بلکہ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتے تو میں اس حدیث کے روایت کرنے والے کی وجہ سے سوید بن سعید سے لڑائی کرتا۔

ایک اور سند سے اس حدیث کو روایت کیا گیا ہے جس کا ظاہر صحت پر ہے، مگر حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بعض وضاع راویوں کی ترکیب سے ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ وضاعین کا ستیاناس کرے۔ مزید تفصیل کے لئے السلسلۃ احادیث الضعیفۃ: ۱/ ۵۸۷۔ ۵۹۴) کی طرف مراجعت کیجئے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے تفصیلی بحث کے بعد یہ خلاصہ کیا ہے: یہ حدیث باعتبارِ سند ضعیف اور باعتبارِ متن موضوع ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً ثابت نہیں، یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہو ہی نہیں سکتی، کیونکہ شہادت تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بہت اونچا درجہ ہے جو کہ مقامِ صدیقیت کے ساتھ متصل ہے جس کے حصول کے لئے کچھ احوال واعمال مشروط ہیں۔ شہادت کی دو قسمیں ہیں: ایک عامہ دوسری خاصہ۔

شہادتِ خاصہ تو میدانِ جہاد میں اللہ کی راہ میں قربانی کا نام ہے جبکہ شہادتِ عامہ پانچ امور سے عبارت ہے جن کا ذکر حدیثِ صحیح میں وارد ہے۔ ان امور میں عشق کا کوئی تذکرہ نہیں، بھلا عشق جو محبت میں شرک کا باعث ہے نیز دل کے، اللہ تعالیٰ کے نام سے خالی ہونے کا نام ہے، موجبِ شہادت کیسے ہو سکتا ہے؟ عاشق کے قلب وروح کا مالک تو غیر اللہ ہوتا ہے تو پھر عشق سے مرتبۂ شہادت کیسے حاصل ہو سکتا ہے (جو سبیل اللہ کے ساتھ مقید ومشروط ہوتی ہے۔) (الطب النبوی، ص: ۲۰۷)

آیئے احادیث مبارکہ کے وسیع اور پاکیزہ سمندر میں غوطہ زن ہوتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ امام الانبیاء والاصفیاء والاتقیاء، قدوۃ المجاھدین والمتقین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک اور پاکیزہ کلام میں لفظِ محبت ذکر فرمایا ہے یا عشق؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تریسٹھ سالہ حیات طیبہ میں کسی حوالے سے لفظِ عشق استعمال ہوا؟ اس تعلق سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ آپ کا اسلوبِ کلام کیا رہا؟ آپ ﷺ کی محبت کے دعوے کرنے والے اور قصیدے کہنے والے آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ و مطہرہ کے اس عظیم پہلو سے کیوں غافل یا متغافل ہیں؟

سب سے پہلے دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام جو سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے تھے، اپنی محبت کا اظہار کس لفظ سے کیا کرتے تھے؟ نیز رسول اللہ ﷺ کسی سے اپنی محبت کا کس طرح اظہار فرمایا کرتے تھے؟

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: أتى النبي ﷺ رجل ؛إني أحبك، فقال، استعد للفاقة ۔ (مجمع الزوائد للهيثمي: ١٠/ ٢٧٤)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: بے شک میں آپ سے محبت کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو پھر فاقہ برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

عن أنس بن مالك رضى الله عنه أن رجلا سئل النبي ﷺ ؛ متى الساعة يا رسول الله ﷺ؟ قال ما اعددت لها؟ ما اعددت لها مين كثير صلاة و لا صوم ولا صدقة ولكني أحب الله و رسوله۔ قال: أنت مع من أحببت۔ (صحيح بخاري: ٦١٧١، صحيح مسلم: ٢٦٣٩)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے جواب دیا: میں زیادہ نماز، روزے اور صدقہ کے ساتھ تیاری تو نہیں کر سکا لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم انہی کے ساتھ ہو گے جن کے ساتھ محبت کرو گے۔

عن عمرو بن العاص رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ إستعمله على جيش ذات السلاسل قال: فأتيته فقلت يا رسول الله أي الناس أحب إليك ؟ قال: عائشة. قال من الرجال ؟ قال أبوها ۔ (جامع ترمذی: ٣٨٨٥)

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہیں رسول اللہ ﷺ نے لشکرِ ذات السلاسل کا امیر مقرر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا)۔ انہوں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ فرمایا: عائشہ کے والد۔

عن صفوان بن عسال رضی الله عنه قال جاء أعرابی جهوری الصوت قال: یا محمد الرجل یحب ولما هلحق بهم، فوال رسول الله ﷺ المرء مع من أحب۔ (جامع ترمذی: ۲۳۷۸، یہ حدیث صحیح بخاری و مسلم میں بروایت عبداللہ بن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما موجود ہے مگر اس میں اعرابی کا لفظ نہیں ہے۔ دیکھئے صحیح بخاری: ۶۱۶۹، صحیح مسلم: ۲۶۴۰)

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک اعرابی جس کی آواز انتہائی بلند تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے: اے محمد! ایک شخص کو ایک قوم سے محبت ہے مگر ان سے مل نہیں پائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا سوال سمجھ گئے، فرمایا: انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے گا۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لئے کتب احادیث میں (حبِ رسول اللہ ﷺ) کا لقب وارد ہے۔ (صحیح بخاری: ۳۷۳۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: من أحبنی فلیحب أسامة (صحیح مسلم: ۲۹۴۲)

یعنی: جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اسامہ سے محبت کرے۔

ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: من أحب الحسن و الحسین فقد أحبنی (سنن ابن ماجہ، مقدمہ) یعنی جو حسن اور حسین سے محبت کرے گا اس نے مجھ سے محبت کی۔

عن أنس بن مالك رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ: لا یؤمن أحدکم حتی أکون أحب إلیه من والده و ولده والناس اجمعین۔ (صحیح بخاری: ۱۵، صحیح مسلم: ۴۴)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اس کی تمام اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اس حدیث میں غور طلب پہلو یہ ہے کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ مبالغہ اور شدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ محبت کا ذکر مقصود ہے، اگر لفظِ عشق سے شدتِ محبت یا مبالغۂ محبت حاصل ہوتا تو اس کا یہاں ذکر کر دیا جاتا لیکن رسول اللہ ﷺ نے محبت کے مبالغہ کو اسم تفصیل (أحب) کے صیغہ کے ساتھ ظاہر فرمایا، اسی سے ملتی جلتی وہ حدیث بھی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کو حلاوتِ ایمانی قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک چیز یہ ہے کہ (أن یکون اللہ و رسولہ أحب الیہ مما سواھما) (صحیح بخاری: ۱۰۴۱، صحیح مسلم: ۴۳)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (ما أحب رسول اللہ ﷺ إلا ذاتقی) (مجمع الزوائد: ۱۰/ ۲۷۴)

یعنی: رسول اللہ ﷺ صرف تقویٰ والوں سے محبت فرمایا کرتے تھے۔

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے فرطِ محبت اور شدتِ محبت کے اظہار کے لئے یوں فرمایا کرتے تھے: أوصانی خلیلی ﷺ أن أسمع و أطیع۔

مجھے میرے خلیل نے سمع واطاعت کی وصیت فرمائی۔ (سنن ابن ماجہ ۲۸۶۲)

کبھی یوں فرمایا کرتے تھے: أوصانی حبیبی ﷺ بثلاثۃ ... الخ) (سنن نسائی: ۲۴۰۶)

یعنی مجھے میرے حبیب نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے۔

مقامِ غور ہے آپ ﷺ کے لئے حبیب یا پھر اس سے بڑھ کر خلیل کا لفظ استعمال کیا لیکن عشیق یا معشوق کا لفظ پورے ذخیرۂ حدیث میں نہیں ملتا۔

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: أوصانی خلیلی ﷺ بثلاث لن أدعھن ماعشت ... الخ) (صحیح مسلم: ۱۶۷۵)

یعنی: مجھے میرے حبیب نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے، جنہیں میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا۔

سنن ابوداؤد میں ہے، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سر پہ مہندی کے خضاب کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: لا بأس بہ ولکنی أکرھہ، کان حبیبی ﷺ یکرہ ریحہ (سنن ابوداؤد: ۴۱۶۴)

یعنی: اس خضاب میں کوئی حرج نہیں لیکن مجھے ناپسند ہے کیونکہ میرے حبیب ﷺ اس کی بو کو ناپسند فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہار محبت کے لئے بعض اوقات ان الفاظ سے روایت فرمایا کرتے تھے: إني سمعت حبيبي و خليلي ﷺ ... (سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات) یعنی میں نے اپنے حبیب اور خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

ایک عظیم الشان حدیث

آج کے دور میں لفظِ عشق کی تکرار کرنے والے اور اپنے آپ کو عاشقان رسول کہنے والے حدیث ذیل پر غور کریں۔

عن ابي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: من أشد أمتي إلي حبا. يكونون بعدي، يود أحدهم لو رآني لأهله و ماله۔

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے مجھ سے سب سے شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کاش ہمیں ہمارے اہل و مال کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے۔ (صحیح مسلم: ۲۸۳۲)

اس حدیث میں محبت بلکہ محبت کی اشدیت کا اظہار کسی لفظِ عشق سے نہیں ہے، بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے اشد حبا کی اصطلاح کا اطلاق فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: آية الإيمان حب الأنصار و آية النفاق بغض الأنصار (صحیح بخاری: ۳۷۸۴، صحیح مسلم: ۷۴)

یعنی: ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے، اور نفاق کی نشانی انصار کا بغض۔

عن ابي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إن الله إذا أحب عبدا دعا جبريل فقال: إني أحب فلانا فأحبه، قال فيحبه جبريل، ثم ينادي في السماء فيقول: إن الله يحب فلانا فأحبوه فيحبه أهل السماء ... (الحديث)

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل امین کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں بندے سے محبت کرنے لگا ہوں تم بھی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آسمانوں میں نداء فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرنے لگا ہے، تم بھی سب کے سب اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمانوں کے تمام فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانوں کو پھاڑا اور مخلوقات کو پیدا فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف یہ عہد فرمایا تھا: لا یحبنی إلا مؤمن ولا یبغضی إلا منافق (صحیح مسلم: ۷۸)

یعنی: مجھ سے صرف مؤمن محبت کرے گا اور منافق میرے بغض میں مبتلا ہوگا۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: إن الله یقول یوم القیامة أین المتحابون بجلالی الیوم أظلهم فی ظلی یوم لا ظل إلا ظلی۔ (صحیح مسلم: ۲۵۶۶)

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں لے لوں گا، جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لا رہے تھے۔ احد پہاڑ سامنے آ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: هذا جبل یحبنا و نحبه (صحیح بخاری، کتاب الاعتصام)

یعنی: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کے بارہ میں فرمایا تھا: اللهم أحب عبدك هذا و أمه و أحببهما إلى عبادك الصالحين (صحیح مسلم)

یعنی: اے اللہ! اپنے اس بندے اور اس کی والدہ سے محبت فرما اور ان دونوں کو اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک پاکیزہ دعا: اللهم اجعل حبك أحب إلي من نفسي و أهلي و من الماء البارد (جامع ترمذی، کتاب الدعوات)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی: اے اللہ! اپنی محبت میرے لئے میری جان، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے زیادہ فرما دے۔

الغرض آپ پورے ذخیرۂ حدیث کو چھان ماریں، کہیں لفظِ عشق کا استعمال کسی بھی اشتقاق کی صورت میں نہیں ملے گا۔ ہر مقام پر لفظِ محبت یا خلت اپنی تمام تر پاکیزگی کے ساتھ موجود ہوگا، جو لوگ نبی ﷺ کی محبت کے دعویدار ہیں، انہیں ہمیشہ اس لفظ کے استعمال میں، کہ جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیشہ استعمال کیا، کیا امر مانع ہے؟

اللهم اهد قومي فإنهم لا يعلمون وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وأهل طاعته أجمعين.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد حسین ظاهری حفظہ اللہ

* خطیب جامع مسجد مبارک اہلحدیث، لالہ زار کالونی، اوکاڑہ
* رئیس معہد القرآن، محلہ علی پور، اوکاڑہ
* رئیس دارالافتاء و اسلامک ریسرچ سنٹر،
* چیئرمین تحریک ایسر النکاح، پاکستان
* سابق شیخ الحدیث جامع امام بخاری، سرگودھا

وجامعہ اسلامیہ سلفیہ، بورے والا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد!

عشق کیا ھے؟ لفظ عشق کی تحقیق

غزلیات، وابیات کے شیدا لفظ عشق کا استعمال اکثر کیا کرتے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث شریفہ کے ماہرین سے یہ امر مخفی نہیں ہے کہ ہر دو کلام مبارک میں لفظ عشق کا استعمال نہیں ہوا ہے۔ القاموس المحیط [لمجددین محمد بن یعقوب فیروز آبادی] (۱) میں ہے: الجنون فنون و العشق من فنه یستجلبه المرء علی نفسه باستحسان بعض الصور و الشمائل۔ ترجمہ: یعنی جنون کی بہت سی اقسام ہیں۔ عشق بھی جنون کی ایک قسم ہے۔ اس مرض کو انسان اپنے نفس پر بعض صورتوں یا خصلتوں کے اچھا سمجھ لینے سے خود وارد کر لیا کرتا ہے۔

پس جب عشق کے معنی قسم از جنون ہوئے تو ضروری تھا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک کلام میں اس لفظ کا استعمال نہ کیا جاتا اور اسے فضائل محمودہ یا محاسن جمیلہ سے شمار نہ کیا جاتا۔ بے شک قرآن حکیم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لفظ محبت کا استعمال ہوا ہے اور اس سے ثابت ہو گیا کہ محبت ہی صفت کمال انسانی ہے۔

محبت اور عشق میں یہ بھی فرق ہے کہ محبت روح کے میلان صحیحہ کا نام ہے اور عشق میں اس شرط کا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔ محبوب وہ ہے جو فی الواقع اپنے کمالات علیا کی وجہ سے محبت کئے جانے کا شایان ہو۔ معشوق وہ ہے جسے کسی نے اچھا سمجھ لیا ہو۔ محبوب محبوب ہی ہے خواہ کوئی محب پیدا نہ ہو، مگر معشوق معشوق نہیں جب تک کوئی اس کا عاشق موجود نہ ہو۔ (دیکھیں 'رحمۃ للعالمین' تصنیف قاضی محمد سلیمان منصور پوری: ص ۳۲۶، جلد ۲، باب ہفتم حب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

لفظ عشق کی خصوصیات: العشق اسماء محبت میں سب سے زیادہ کڑوا اور ناپسندیدہ لفظ ہے۔ عربوں نے اسے بہت کم استعمال کیا ہے گویا کہ وہ اس نام کو چھپاتے ہیں اور اس کی جگہ دوسرے اسماء کو ظاہر کرتے ہیں اور اس کو ظاہر نہیں کرتے۔ یہ لفظ قدیم شعراء کے کلام میں بھی نہیں پایا جاتا۔ یہ لفظ صرف متاخرین

---

(۱) یہی بات امام ابن قیم نے نقل کی ہے: قال بعض الحکماء الجنون فنون و العشق فن من فنونه [روضة المحبین: ص ۱۸۲]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعراء نے استعمال کیا ہے۔قرآن وحدیث میں بھی نہیں پایا جاتا سوائے سوید بن سعید کی روایت کے، وہ یہ ہے من عشق فعف فکتم فمات فھو شھید [یہ روایت قطعاً ثابت نہیں بلکہ باطل ومنکر ہے جیسا کہ آگے اس کی تفصیل آئے گی۔(ظاہری)... بعد میں عربوں نے اس کو استعمال کیا۔شاعر کہتا ہے:

ماذا عسی الواشون أن یتحدثوا　　سوی أن یقولوا إننی لك عاشق

نعم صدق الواشون أنت حبیبة　　إلی وإن لم تصف منك الخلائق

چغل خوری کرنے والے اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتے کہ میں تیرا عاشق ہوں۔

جی ہاں! چغل خور صحیح کہتے ہیں کہ تو میری محبوبہ ہے اگرچہ ساری مخلوق تیرے مشابہ نہیں ہوسکتی۔

امام فراء فرماتے ہیں العشق نبتٌ لزجٌ۔عشق بمعنی چپکنے والا لیس دار پودا ہے۔چونکہ عشق بھی انسان کے ساتھ چپک جاتا ہے اس لئے اسے عشق کہتے ہیں۔ابن الاعرابی فرماتے ہیں "العشقة" ایک بیل کو کہتے ہیں جو پہلے سبز اور پھر زرد ہو جاتی ہے اور جس چیز کو لگتی ہے ساتھ چمٹ جاتی ہے۔عاشق کو اسی سے مشتق کیا گیا ہے۔لوگوں کو اس بارے میں اختلاف ہے کہ لفظ عشق حق تعالیٰ شانہٗ کے بارے میں استعمال ہوسکتا ہے یا نہیں؟ صوفیا کی ایک جماعت اس کو جائز قرار دیتی ہے اور وہ اس بارے میں جو روایت پیش کرتے ہیں وہ ثابت شدہ نہیں، اس میں یہ الفاظ ہیں: فاذا فعل ذلك عشقنی و عشقته۔جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ لفظ عشق کا اطلاق حق تعالیٰ شانہٗ کے بارے میں صحیح نہیں۔یہ نہیں کہا جاسکتا "ان الله یعشق" اور نہ ہی یہ درست ہے "عشق الله عبده" اس عدم جواز میں تین دلائل پیش کئے گئے ہیں:۔

۱۔عدم توقیف کہ اس بارے میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی بخلاف لفظ محبت کے۔

۲۔عشق افراطِ محبت کا نام ہے جو حق تعالیٰ شانہٗ کے بارے میں درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی چیز میں افراط کے ساتھ موصوف نہیں کیا جاسکتا اور بندہ تو اللہ کی محبت کے قابل نہیں۔افراطِ محبت کے قابل کیسے ہوسکتا ہے؟

۳۔یہ تغیر وتبدیلی سے ماخوذ ہے جیسا کہ شجرہ مذکورہ کو عاشقہ کہتے ہیں اور اس کا طلاق حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے بارے میں صحیح نہیں۔(روضۃ الطالبین، امام ابن القیم، ص: ۳۳ تا ۳۵)

کیونکہ حق تعالیٰ کی ذات میں تغیر نہیں ہوسکتا، وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔

مخلوق والی صفات اس میں بیان نہیں کی جاسکتیں۔(ظاہری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمائے زمانہ کے اقوال

- افلاطون کہتا ہے کہ عشق بغیر فکر کے بے کار نفس کی ایک حرکت کا نام ہے۔
- ارسطو طالیس کہتا ہے عشق محبوب کے عیبوں کے ادراک سے حس کا اندھا ہونا ہے۔
- فیثاغورس: عشق ایک ایسا لالچ ہے جو دل میں پیدا ہوتا ہے، حرکت کرتا اور تمنا کرتا ہے پھر جب یہ بڑھ جاتا ہے تو اس میں حرص کا مواد جمع ہو جاتا ہے۔ پھر یہ جتنا بڑھتا جاتا ہے عاشق کا ہیجان اور منت وسماجت اور قوی ہو جاتی ہے، طمع بھی طویل ہو جاتی ہے۔ غلط خواہشات کی فکر میں ڈوب جاتا ہے، طلب کی حرص بڑھ جاتی ہے حتی کہ یہ تباہ کن غم تک پہنچا کر چھوڑتا ہے۔
- سقراط کا قول ہے: عشق دیوانگی یعنی جنون ہے، اس کی بھی کئی اقسام ہیں جس طرح سے جنون کی کئی اقسام ہیں۔
- بعض فلاسفہ کا قول: میں نے عشق سے زیادہ حق کو باطل کے مشابہ اور باطل کو حق کے مشابہ نہیں دیکھا۔ اس کی خرافات حقیقت ہیں اور اس کی حقیقتیں خرافات ہیں۔ اس کی ابتداء کھیل تماشہ سے شروع ہوتی ہے اور انتہا ہلاکت و بربادی ہے۔ [اس قول کو امام ابن القیم رحمہ اللہ نے بھی 'روضۃ المحبین' ص: ۱۴۱ پر ذکر کیا ہے]
- امام ابن الجوزی رحمہ اللہ (۱) نے مختلف حکماء کے اقوال نقل کرنے کے بعد اپنا فیصلہ یوں لکھا ہے: **قلت وقد ذهب بعضهم إلى أنه مرض وسواسي شبيه بالماليخوليا** "میں کہتا ہوں بعض حکماء کا یہ بھی فیصلہ ہے کہ یہ عشق وسواسی مرض مالیخولیا کے مشابہ ہے۔ [دیکھیں ذم الھویٰ، ص: ۲۸۹۔۲۹۰]
- بعینہ یہی بات امام ابن القیم رحمہ اللہ نے بعض اہل علم سے نقل کی ہے اور خود بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ [دیکھیں روضۃ المحبین، ص: ۱۴۰]

علمائے کرام کے نزدیک عشق

۱۔ عبداللہ بن جعفر مدینی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزھیر مدینی سے سوال کیا، عشق کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا

---

(۱) ابن الجوزی کے عقیدے میں اہل السنۃ سے اختلاف ہونے کی وجہ سے اضطراب پایا جاتا ہے، موصوف فروعی اعتبار سے حنبلی لیکن اصولی اعتبار سے اشعری العقیدہ تھے جس کی وجہ سے 'امام' ہونے کے اعزازی درجہ پر فائز نہیں کیے جا سکتے۔ لہٰذا یہ اور ان جیسے دیگر اہل علم کے لئے 'امام' جیسا لقب اختیار کرنے سے بچنا چاہئے۔ (أبو محمد السندی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجنون والذل و هو داء أهل الطرف۔ ''پاگل پن، دیوانگی اور ذلت ورسوائی اور انتہا پسند لوگوں کی بیماری۔ [ذم الھویٰ لابن الجوزی، ص:۲۹۲]

۲۔ابوالفضل مروزی کہتے ہیں کہ میں نے ایک أعرابی کو عشق کی صفت بیان کرتے ہوئے سنا۔اس نے کہا: إن لم یکن جنسا من الجنون إنه لعصارة من السحر اگر یہ جنون کی ایک قسم نہیں ہے تو جادو کا رس اور نچوڑ ضرور ہے۔[ذم الھویٰ لابن الجوزی، ص:۲۹۲]

۳۔امام اصمعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عشق کی تعریف میں بہت سے اقوال پیش کیے ہیں۔ میں نے ان میں سے مختصر اور جامع قول کسی کا نہیں سنا جو عرب کی ایک عورت نے کہا: وسئلت عن العشق فقالت ذُلٌّ و جنون۔اس سے سوال کیا گیا کہ عشق کیا ہے تو اس نے کہا ذلت اور پاگل پن (جنون) ہے۔

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ هذه صفة ثمرة العشق و مآله (یہ عشق کی تعریف نہیں بلکہ) عشق کا نتیجہ ثمرہ اور انجام ہے۔[ذم الھویٰ، ص:۲۹۲ لابن الجوزی]

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب ذم الھویٰ میں لکھتے ہیں:

فصل فی ذکر مراتب العشق، عشق کے درجات

۱۔سب سے پہلے انسان کے دل میں کسی کی خوبی واچھائی گھر کر جاتی ہے۔

۲۔پھر اس سے قرب کا ارادہ پیدا ہوتا ہے۔

۳۔پھر دوستی ہوتی ہے۔اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس دوستی پر کامیابی حاصل ہو جائے۔

۴۔پھر یہ دوستی قوت وطاقت کی بنا پر محبت میں تبدیل ہوتی ہے۔

۵۔پھر خُلّت میں تبدیل ہوتی ہے۔یعنی ایسی محبت جس سے یہ اپنی عادت وخصلت ظاہری کو پورا کر سکے۔

۶۔پھر ھویٰ یعنی انسانی خواہش میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

۷۔اور ھویٰ یہ ہے کہ آدمی بے اختیار محبوب کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

۸۔پھر عشق ہوتا ہے۔

۹۔پھر تتیُّم ہوتا ہے اور تتیُّم یہ ہے کہ معشوق عاشق کا مالک ہو جاتا ہے۔عاشق اپنے دل میں معشوق کے سوا کچھ نہیں پاتا۔(تتیم کا معنی صاحب مصباح اللغات اور المنجد نے عشق کی وجہ سے عقل کی خرابی لکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز مُتَیَّمٌ کا معنی فیروز اللغات نے اسیر عشق اور فاسد العقل لکھا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے۔(ظاہری))

۱۰۔ پھر اس میں مزید اضافہ وترقی ہوکر وَلَهٌ کے درجہ پر پہنچتا ہے۔ ولہ کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ عاشق اپنی حد ترتیب سے خارج ہوجائے اور کچھ بھی تمیز نہ رہے۔(ذم الھویٰ، لابن الجوزی، ص: ۲۹۳)

عشق کا نشہ

امام ابن القیم رحمہ اللہ اپنی عظیم الشان تصنیف روضۃ المحبین میں لکھتے ہیں: اس باب (عشق کا نشہ) کو سمجھنے سے پہلے سکر (نشہ) کی حقیقت و ماہیت اور اس کے سبب کا بیان ضروری ہے لہٰذا اس کو واضح کیا جاتا ہے۔

نشہ کیا ہے؟

نشہ ایک ایسی لذت ہے جس کی وجہ سے انسانی عقل نہ تو بات کو سمجھ سکتی ہے اور نہ ہی اشیاء میں تمیز کر سکتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ... [النساء: ۴/۴۳] ”اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ تم اس کو سمجھنے لگو جو کہتے ہو۔“ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قول کے سمجھنے کو نشہ کے زائل ہونے کا سبب قرار دیا ہے یعنی جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات کو نہیں سمجھتا وہ نشہ میں ہے اور جب سمجھنے لگا تو اب وہ ٹھیک ہوگیا۔ تمام علماء کے نزدیک نشہ کے ختم ہونے کی یہی حد ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا آدمی کے نشہ میں ہونے کی علامت کیا ہے؟ تو فرمایا کپڑا اور غیر کپڑا جوتی اور غیر جوتی میں فرق نہ کرسکے تو یہ نشہ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب بہکی بہکی باتیں کرے اور اپنے خفیہ رازوں کو ظاہر کردے تو وہ نشہ میں ہے۔

محمد بن داؤد اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب اس سے تفکرات دور ہوجائیں اور اس کے راز فاش ہورہے ہوں تو سمجھ لو کہ وہ نشہ میں ہے۔

گویا کہ نشہ میں دو معنی ہیں: نمبر ۱۔ لذت کا درجہ، نمبر ۲۔ عدم تمیز

جو آدمی نشہ کرنا چاہتا ہے وہ کبھی تو ان دونوں میں سے کسی ایک چیز کو پسند کرتا ہے اور اپناتا ہے اور کبھی دونوں چیزیں چاہتا اور اپناتا ہے۔ اس بات کی حقیقت یہ ہے کہ نفس انسانی کی بہت سی خواہشات ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ان میں کچھ نقصان اور مفاسد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان نقصانات وخرابیوں کے علم کی وجہ سے عقل ان کی انجام دہی سے نفس کو روکتی ہے۔ لیکن جب عقل نشہ سے زائل ہو جائے تو نفس ان خواہشات ولذت کو بے دھڑک ہو کر بجالاتا ہے اور نقصان کے خوف سے بے فکر ہو جاتا ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے نشہ کو ان دو چیزوں کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے، جنہیں اپنی کتاب (قرآن مجید) میں یوں بیان فرمایا ہے:۔ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ۞ [المائدة: ۹۱] ''شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جواء کے ذریعہ سے تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے، سو اب بھی باز آجاؤ۔''

یعنی نشہ ان خرابیوں کو پیدا کرتا ہے جو زوال عقل کے بعد نفس سے صادر ہوتی ہیں اور ان مصالح کے منافی ہے جو صرف عقل سے ہی تمام ہوتے ہیں۔ [روضة المحبين، ص: ۱۵۱-۱۵۲]

نشہ کے اسباب

عشق کا سبب جیسے لذت ہوتی ہے یونہی کبھی غم اور الم بھی اس بات کا باعث ہوتے ہیں۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۞ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۞ [الحج: ۱-۲]۔ ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے جس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تجھے لوگ مدہوش (حالت نشہ میں) نظر آئیں گے حالانکہ وہ مدہوش (نشہ میں) نہ ہوں گے لیکن حقیقت میں اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔''

جس طرح سے شدید اَلم وغم مدہوشی کا باعث ہوتا ہے اسی طرح شدید خوشی بھی مدھوشی کا سبب بن جاتی ہے۔ محبوب کی ملاقات سے حاصل ہونے والی انتہائی خوشی بھی بعض اوقات اس نشہ کا سبب ہوتی ہے کیونکہ عقل کے زوال کی وجہ سے اس کے کلام اور افعال میں تغیر اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور حد تو یہ ہے کہ بعض مرتبہ یہ شدید مسرت اور غایت خوشی نظام خون کی خرابی بن کر موت کا سبب بن جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ واقعہ امیر مصر احمد بن طولون کے ساتھ پیش آیا۔ ایک مرتبہ سخت سردی کے دن ایک شکاری کے پاس سے اس کا گزر ہوا جس کے ساتھ اس کا چھوٹا بیٹا بھی تھا۔ اس کو ان دونوں پر بہت رحم آیا اور اس نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ سارا سونا اس کو عطا کر دیا جائے۔ اس نے سونا اس کی گود میں ڈال دیا۔ اس سے اس شکاری کو شدید اور بے پناہ خوشی لاحق ہوئی اور وہ اس کو برداشت نہ کر سکا اور مر گیا۔ امیر پھر کسی کام سے واپس آیا تو اس شخص کو اس حالت میں دیکھا اور اس کا بچہ اس کے سرہانے بیٹھا رو رہا تھا، پوچھا اسے کس نے مارا ہے؟ بچے نے کہا ایک آدمی یہاں سے گزرا تھا اللہ اس کا ستیاناس کرے اس نے میرے باپ کی گود میں کوئی چیز ڈالی جس سے وہ مر گیا۔ امیر نے کہا افسوس صد افسوس بچہ ٹھیک کہتا ہے اسے ہم نے مارا ہے۔ دفعتاً اس کے پاس مالداری آ گئی تو وہ اس کو برداشت نہ کر سکا اور مر گیا۔ اگر ہم اس کو تھوڑا تھوڑا دیتے تو وہ ہرگز ہلاک نہ ہوتا۔ پھر بچے کو کہا تو سارا سونا رکھ لے۔ وہ کہنے لگا "میں ہرگز وہ چیز نہ لوں گا جس نے میرے باپ کو قتل کیا ہے۔"

مقصود بحث یہ ہے کہ نشہ عمل سے روکنے والا اور لذت کو پیدا کرنے والا ہے۔ نشہ کرنے والے کو بے انتہا لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی عقل جاتی رہتی ہے اور عقل کے زوال کی وجہ سے غم والم اور افکار و ہموم اس سے دور ہو جاتے ہیں لیکن اس میں نشہ باز کو یہ غلطی ہوتی ہے کہ یہ غم مجھ سے دور ہو گئے حالانکہ درحقیقت یہ دب جاتے ہیں اور نشہ کے ختم ہونے کے بعد پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور ان غموں کا لوٹ کر آنا اس کو دوبارہ اور زیادہ نشہ کرنے پر ابھارتا ہے۔

وکأس شربت علی لذۃ　　　وأخری تداویت منہا بہا

"شراب کا پہلا جام تو میں نے لذت کے لئے پیا اور دوسرا میں نے اس لذت کے علاج کے لئے پیا۔"

بعض لوگ نشہ کو نافع بدن خیال کرتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ اس کے نقصانات اس کے فائدے سے بہت زیادہ اور بڑے ہیں اور اللہ کے ذکر اور نماز وغیرہ سے حاصل ہونے والے فائدے ابتداء اور انتہا کے اعتبار سے زیادہ بھی ہیں اور بڑے بھی، باقی رہنے والے بھی ہیں اور ہموم و غموم کو دور کرنے والے بھی۔

نشہ کی لذت ابتداء اور انتہاء کے اعتبار سے بہت سے غموں اور پریشانیوں کا سبب ہے جبکہ اللہ کے ذکر اور نماز وغیرہ کی لذت بڑے بڑے فائدوں اور منافع کا باعث ہے جو ہر طرح کے نقصانات سے محفوظ ہیں۔ [روضۃ المحبین لابن القیم، ص: ۱۵۱ تا ۱۵۳]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشہ کا قوی ترین سبب: نشہ کے اسباب میں سے قوی ترین سبب دلکش، ترنم خیز اور دل سوز آوازوں کا سننا ہے اور اس کی دو جہتیں ہیں:۔

۱۔ یہ آوازیں دل میں ایسی قوی لذت کا سبب بنیں جو عقل کو ڈھانپ دے۔

۲۔ یہ آوازیں سننے والے کو اس کے محبوب کی طرف متوجہ کر دیں۔

اس توجہ کی وجہ سے محب کو محبوب کے تخیل کے ساتھ ساتھ اس سے ملاقات کا شوق اور طلب حاصل ہوگی اور یہ اس کی صورت کو دل کے قریب محسوس کرے گا اور وہ محبوب اس کی سوچ اور خیال وافکار پر چھا جائے گا۔ یہ ایسی زبردست لذت ہوگی جو عقل پر غالب آ جائے گی۔ اس صورت میں ساز ونغمہ اور دل پسند چیزوں کی لذت جمع ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے ان لذتوں میں مشغول رہنے والے لوگ محفل موسیقی میں اکثر شراب پیتے ہیں کیونکہ اس صورت میں ان کو شراب، عشق اور مترنم آوازوں کے نشہ کی لذت میسر ہو جاتی ہے اور وہ وصال محبوب کی لذت اور اس کے نشہ کو بیک وقت پا لیتے ہیں اور اس حالت کے علاوہ کہیں ان کو یہ لذت حاصل نہیں ہو سکتی۔ [روضۃ المحبین لابن القیم، ص: ۱۵۴۔۱۵۵]

اسباب عشق:

۱۔ عشق کے اسباب میں سے ایک سبب غزل اور گانا سننا بھی ہے۔ یہ نفس میں صورتوں کے نقوش کی تصویر کھینچتا ہے پھر صورت موصوف (معشوق) کا خمار و نشہ پیدا ہوتا ہے اور نظر کسی صورت کو مستحسن سمجھتی ہے اور اس طرح سے نفس اس کا طالب ہو جاتا ہے جس کو اس نے حالتِ وصف میں طلب کیا تھا۔

بعض حکماء یہ کہتے ہیں کہ عشق اپنے ہم جنس سے ہی ہوتا ہے (یعنی انسان کا انسان سے عشق ہوتا ہے حیوان یا جانور سے نہیں) [ذم الھوی لابن الجوزی، ص: ۲۹۶]

۲۔ نظر بازی: غیر محرم عورتوں کو دیکھنا، خوبصورت اَمرد/لڑکوں کو دیکھنا یہ عشق کے اہم ترین اسباب میں سے ہے۔ جیسا کہ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نگاہ عشق کی ابتداء ہے اور آزاد شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نگاہ خراب کر کے دائمی قید کا شکار نہ ہو۔ [دیکھیں روضۃ المحبین، ص: ۹۴]

۳۔ میں کہتا ہوں (ابوخزیمہ محمد حسین ظاہری) موجودہ دور میں یہ دونوں فتنے یکجا ہو کر تمام لوگوں کو (عورتوں، مردوں، بوڑھوں، نوجوانوں حتیٰ کہ بچوں کو بھی) برباد کر رہے ہیں۔ ایسے وقت یہ فتنہ کینسر سے بھی زیادہ اثر انداز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکا ہے، یعنی ٹی وی، فلمیں، ڈرامے، نیٹ اور موبائل فون کے ذریعہ تمام دنیا جہان کی برائیاں، مردوں عورتوں کا برملا ان چیزوں کو دیکھنا اور ایسے پروگراموں کو سننا۔ اہل مغرب (یورپ والوں) نے عورت کو ہر کام کے لئے اشتہار بنا دیا ہے اور اسے نیم عریاں پیش کیا جاتا ہے۔ کسی بھی چیز کا اشتہار ہو اس میں عورت کو دھکیل کر پوری دنیا کو عریانی، فحاشی کا دلدادہ بنا دیا ہے۔

اب ذرا قرآن مجید پڑھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۞ (الاسراء: ٣٦)... ترجمہ ''بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب سے سوال کیا جائے گا۔'' قرآن مجید کی اس ترتیب کو سامنے رکھیں اور غور کریں کہ ہمارے ذکر کردہ اسباب عشق اسی ترتیب سے انسان میں داخل ہوتے ہیں۔ جب انسان سماعت و بصارت کا غلط استعمال کرتا ہے اور اس کے غلط نتیجہ میں دل معشوق کا اسیر ہو جاتا ہے اور یہ لاعلاج مرض بن جاتا ہے جس کا حکماء یا اطباء کے پاس بھی کوئی علاج نہیں ہے۔ جیسا کہ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے روضۃ المحبین میں ذکر کیا ہے۔ (ص: ۹۴)

عاشقوں اور صوفیاء کا نظر بازی کے لئے جواز پیدا کرنا اور مختلف حیلے اختیار کرنا

ایک انتہائی خوبصورت عورت لوہار کے پاس چرخہ کا تکلا سیدھا کروانے گئی، وہ تکلا پکڑ کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔ جب کافی دیر تک ٹکٹکی باندھے چہرہ تکتا رہا تو عورت نے کہا اللہ سے ڈرو اور تکلا سیدھا کرو اور مجھے فارغ کرو۔ تو اس نے کہا اللہ کی قسم میں تو تیرے چہرے کی خوبصورتی اس سوچ اور فکر میں ڈوب کر دیکھ رہا تھا کہ جس نے تجھے اس قدر خوبصورت پیدا کیا ہے بذاتِ خود وہ کتنا خوبصورت، حسین وجمیل ہوگا۔

اسی طرح کا واقعہ محمد پناہ گیر (اڈا گیر) کا بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے عقیدت منداور مریدین بیان کرتے ہیں کہ جب لگا تار اور مسلسل ٹکٹکی باندھے حسن و جمال کی پیکر عورت کا چہرہ تکتے رہے تو اس نے توجہ دلائی کہ آپ گناہ گار ہو رہے ہیں تو صوفی محمد پناہ نے تکلا گرم کر کے اپنی آنکھوں میں پھیر لیا اور ان کی بینائی جاتی رہی۔ ان کے مریدین ان کو سچ ثابت کرنے کے لئے یہ واقعہ بیان کر کے استدلال کرتے ہیں کہ حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی خوبصورتی وحسن و جمال کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ عورت نے غلط سمجھا تو انہوں نے اس عمل سے ثابت کیا کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حاجی امداد اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ عورت خدا کی ذات کا زیادہ مظہر ہے لہٰذا ملاحظہ کرنا چاہئے (شمائم امدادیہ) تو وہ یہی چیز ملاحظہ کر رہا ہوگا جو عورت سمجھ نہ پائی۔ العیاذ باللہ

جس طرح بعض کرامیہ اور صوفیاء نے لوگوں کو نیکی کی ترغیب اور برائی کی ترہیب دلانے کے لئے جھوٹی روایات گھڑنے (موضوع روایات) کو جائز قرار دیا۔ [دیکھیں شرح نخبۃ الفکر للحافظ ابن حجر عسقلانی، ص: ۷۲۔۷۲] اس طرح عاشقوں نے بھی جھوٹی روایات گھڑیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کر کے اپنے عشق کو جائز قرار دینے کی بھرپور کوشش کی۔ ابوعبدالرحمن السلمی نے ایک کتاب موسوم بہ سنن الصوفیا تصنیف کی ہے۔ کتاب کے آخر میں یہ عنوان قائم کیا ہے: باب ان چیزوں کے بیان میں جن کے لئے صوفیاء کے نزدیک رخصت ہے۔ اس باب میں رقص، غنا اور اچھی صورت کا دیکھنا بیان کیا ہے۔ اور ایک حدیث لکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم خیر کو اچھی صورتوں کے پاس طلب کرو اور نیز فرمایا کہ تین چیزیں بینائی کو جلا بخشتی ہیں: (۱) سبزہ دیکھنا، (۲) پانی دیکھنا، (۳) اچھی صورت دیکھنا۔ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ یہ کلام نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ان دونوں احادیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی اصل ثابت نہیں ہے۔

پہلی حدیث کی اسناد کا آخری حصہ یوں ہے: عن یزید بن ھارون ثنا محمد بن عبدالرحمان بن المخیر عن نافع، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خیر کو اچھی صورتوں کے پاس ڈھونڈو۔

۱۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رواۃ حدیث میں محمد بن عبدالرحمن کوئی چیز نہیں۔

۲۔ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کئی اسانید سے روایت کی گئی ہے۔

۳۔ امام عقیلی فرماتے ہیں کی اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں اور باقی رہی دوسری حدیث اس کی اسانید یوں ہیں کہ ہم سے ابومنصور بن خیرون نے بیان کیا اور ان سے عبید یکانی نے بیان کیا کہ میں نے ابوالبختری وھب بن وھب سے سنا کہتے تھے کہ میں ہارون الرشید کے پاس جایا کرتا تھا اور اس کے سامنے اس کا بیٹا قاسم ہوتا تھا۔ میں اس کی طرف ٹکٹکی لگائے رہتا تھا۔ ایک دن ہارون رشید نے کہا میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو قاسم کی طرف نظر جمائے رکھتا ہے، کیا تیرا ارادہ ہے کہ قاسم تیرا ہی چور ہے۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ کی پناہ مجھے اس بات کی تہمت نہ لگائیں جو میرے دل میں نہیں اور میں جو قاسم کی طرف نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمائے رکھتا ہوں تو سنیئے مجھے امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے خبر دی کہ ان کے والد، ان کے دادا علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان کے والد نے اپنے دادا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے رویت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں کا دیکھنا بینائی کو بڑھا دیتا ہے اور قوت بخشتا ہے: ۱۔ سبزہ، ۲۔ بہتا ہوا پانی، ۳۔ اچھی صورت۔۔

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث موضوع (جھوٹی) ہے اور ابوالبختر ی کے بارے میں علماء کا کچھ اختلاف ہے کہ وہ کذاب اور وضاع (جھوٹی روایات گھڑنے والا) ہے۔ نیز ابوعبدالرحمن سلمی کے لئے ضروری تھا کہ جب اچھی چیز کو دیکھنے کا ذکر کیا تھا تو صرف بیوی اور لونڈی کو دیکھنے تک ہی موقوف رکھتا لیکن بالکل مطلق لکھنا تو ظاہر کرتا ہے کہ ان کو بدی اور برائی سے محبت ہے۔ محمد بن ناصر الحافظ ہمارے شیخ نے بیان کیا کہ ابن طاہر مقدسی نے ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ اس میں امردوں (نوجوان جس کی داڑھی نہ ہو) کو دیکھنے کا جواز لکھا ہے۔ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی شہوت اُمرد کی طرف دیکھنے میں حرکت کرے تو اس کو دیکھنا حرام ہے۔

اور جب انسان یہ دعویٰ کرے کہ خوبصورت مرد کو دیکھنے سے اس کی شہوت میں اضافہ و جوش پیدا نہیں ہوتا تو وہ جھوٹا ہے۔

رئیس التابعین امام سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب تم کسی کو دیکھو کہ اُمرد لڑکے کو نظر جما کر دیکھ رہا ہے تو اس کو تہمت لگا دو۔ [تلبیس ابلیس لابن الجوزیِ ص: ۲۹۹۔ ۳۰۰]۔ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں صوفیاء کے گروہ کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: چوتھی قسم کا وہ گروہ جو کہتے ہیں کہ ہم شہوت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ عبرت حاصل کرنے کی غرض سے نظر بازی کرتے ہیں اور ہمیں اس نظر بازی سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا حالانکہ ان کا یہ قول سراسر غلط ہے کیونکہ سب طبائع مساوی ہیں، پھر جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ طبیعت میں اپنے ہم جنسوں سے جدا ہے تو یہ ایک امر محال کا دعویٰ کرتا ہے۔

مزید لکھتے ہیں کہ ابوحمزہ صوفی نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر حنفی نے کہا کہ میں ابونصر غنوی کے پاس بیٹھا تھا اور وہ ایک جفاکش عابد تھے انہوں نے ایک حسین لڑکے کو دیکھا، ان کی دونوں آنکھیں اس لڑکے پر گڑ گئیں یہاں تک کہ اس کے قریب ہو گئے اور اس سے کہنے لگے کہ میں تجھ سے اللہ سمیع اور اس کی عزت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفیع، سلطان رفیع کے واسطے سوال کرتا ہوں کہ میرے سامنے کھڑا رہ تاکہ میں خوب جی بھر کر تجھے دیکھ لوں۔ لڑکا تھوڑی دیر کھڑا رہا جب چلنے لگا تو اس سے کہنے لگے کہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس حکیم و مجید اور کریم مبدی و معید کے واسطے کہ تو کھڑا رہ۔ وہ لڑکا گھڑی بھر پھر کھڑا رہا۔ وہ اس کو سر سے پاؤں تک دیکھنے لگے۔ پھر وہ چلنے لگا تو اس سے کہنے لگے کہ میں تجھ سے اس واحد واحد اور جبار وصمد کے واسطے سوال کرتا ہوں کہ جو لم یلد ولم یولد ہے کچھ دیر میرے سامنے کھڑا رہ۔ لڑکا کچھ دیر کھڑا رہا انہوں نے خوب دیکھا، جب چلنے لگا تو بولے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لطیف و خبیر اور سمیع و بصیر اور اللہ تعالیٰ بے مثل و شبیہ و نظیر کے واسطے سے ذرا تھوڑی دیر اور کھڑا رہ۔ لڑکا کھڑا ہو گیا، وہ اس کی طرف دیکھتے رہے پھر اپنا سر زمین کی طرف جھکایا اور وہ لڑکا چلا گیا۔ بہت دیر کے بعد سر اوپر اٹھایا تو وہ رو رہے تھے اور کہتے تھے کہ اس لڑکے کے چہرے کی طرف دیکھنے سے مجھے وہ ذات یاد آ گئی جو تشبیہ و تمثیل سے پاک و منزہ اور ہر قسم کے عیوب سے مبرا ہے، اللہ کی قسم میں اس کی رضا جوئی کے لئے اپنی جان کو اس کے دشمنوں سے جہاد کرنے میں قربان کر دوں گا اور اس کے دوستوں سے محبت رکھوں گا یہاں تک کہ میری مراد حاصل ہو جائے تاکہ اس کے بزرگ چہرہ اور عظیم محبت کا دیدار اور قرب حاصل ہو۔ (یعنی قیامت کے دن) اور میں تمنا کرتا ہوں کہ کاش وہ مجھے اپنا دیدار عطا کرے اور تا قیام زمین و آسمان مجھے آگ میں قید کر دے۔ یہ کہہ کر غش کھا کر گر پڑے۔

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن عبداللہ نے خبر دی کہ میں نے خیر نساج سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں مسجد خیف (منیٰ) میں احرام باندھے ہوئے صوفی مخارق بن حسان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اہل مغرب میں سے ایک خوبصورت لڑکا ہمارے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ تو میں نے مخارق کی طرف دیکھا کہ وہ اس لڑکے کی طرف اس انداز سے نظر بازی کرتا جس کو میں نے مکروہ سمجھا۔ جب وہ لڑکا چلا گیا تو میں نے ان سے کہا کہ تم حالت احرام میں ہو اور یہ مہینہ حرمت والا ہے اور یہ شہر مبارک بھی حرمت والا ہے اور مشعرِ حرام میں موجود ہو، اس حال میں میں نے تمہیں دیکھا کہ ایسی نگاہ سے دیکھتے ہو کہ سوائے فتنہ باز کوئی اس طرح نہیں دیکھتا۔

مخارق نے جواب دیا کہ اے شہوت بھرے دل اور آنکھ والے! کیا تو مجھے یوں کہتا ہے کہ تو نہیں جانتا کہ مجھ کو دام ابلیس میں پھنسنے سے تین چیزیں روکتی ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کیا چیزیں ہیں؟ کہا ایمان کا پردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسلام کی عفت اور سب سے بڑی چیز اللہ تعالیٰ سے حیا ہے کہ وہ اس امر پر مطلع نہ ہو کہ میں اس بری بات کی طرف راغب ہوں جس سے اس نے مجھے منع کیا ہے۔ یہ کہہ کر پشت کے بل گر پڑے یہاں تک کہ لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے۔

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اس صوفی جاہل مطلق کی جہالت کو دیکھنا چاہئے اور اس کی تشبیہہ پر غور کرنا چاہئے۔ اگر چہ تنزیہہ کا قائل ہے اور دوسرے کی حماقت پر بھی نظر کرنی چاہئے کہ فقط فحاشی کو ہی گناہ خیال کرتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ صرف شہوت سے نگاہ ڈالنا حرام ہے اور اپنی ذات سے طبیعت کا اثر اس دعوے سے زائل کر دیا جس سے اس کی نظر شہوت کو لذت حاصل تھی۔

بعض علماء نے مجھے بتایا کہ ایک اَمرد لڑکے نے بیان کیا کہ فلاں صوفی جو مجھ سے محبت رکھتا تھا کہنے لگا اے بیٹا تجھ پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت وتوجہ ہے کہ مجھے تیرا حاجت مند بنایا۔

نقل کرتے ہیں کہ صوفیاء کی ایک جماعت احمد غزالی کے پاس گئی تو ان کے پاس ایک لڑکا دیکھا وہ اس کے ساتھ خلوت میں بیٹھے تھے اور دونوں کے درمیان ایک گلاب کا پھول تھا۔ احمد کبھی گلاب کو دیکھتے تھے اور کبھی لڑکے کو۔ جب وہ صوفیاء آکر بیٹھے تو ان میں سے کسی نے کہا کہ غالباً ہم لوگوں نے آکر رنگ میں بھنگ ڈال دیا ہے۔ جواب دیا کہ ہاں ہاں بے شک اللہ کی قسم پھر سب نے مل کر وجد کے طور پر نعرے مارے۔

ابوالحسین بن یوسف نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے احمد غزالی کو ایک رقعہ لکھا کہ تم اپنے ترکی غلام سے محبت کرتے ہو تو انہوں نے رقعہ پڑھا اور غلام کو بلایا اور ساتھ لے کر منبر پر چڑھے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ماتھے کا بوسہ لے کر کہا کہ اس رقعہ کا جواب یہ ہے۔

مصنف نے کہا اس شخص (احمد غزالی) کہ یہ حرکت اور اپنے چہرہ سے پردۂ شرم وحیا اٹھا دینا تو کوئی تعجب کی بات نہیں، تعجب تو ان گدھوں پر ہے جو وہاں حاضر تھے کہ انکار واعتراض (نہی عن المنکر) کرنے سے کیوں خاموش رہے (۱) لیکن افسوس کہ شریعت کی گرمی وحمیت ان لوگوں کے دلوں میں سرد ہو گئی۔

---

(۱) میں کہتا ہوں کہ یہ وہ درمیانہ گروہ ہے جنہوں نے نہ مچھلیاں پکڑیں اور نہ پکڑنے والوں کو منع کیا۔ جہاں کوئی لگا ہے لگا رہنے دو کے فارمولے اور نعرے پر عمل کرنے والے تھے۔ انبیاء کا مشن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تھا، اس سے خاموش اور اعراض کرنے والے اس گروہ کا انجام بھی مچھلیاں پکڑنے والوں جیسا ہی ہوگا۔ اللہ المستعان (ابوخزیمہ محمد حسین ظاھری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالطیب طبری نے ہمیں خبر دی کہ اس قوم کی نسبت جو راگ سنتی ہے مجھے خبر ملی ہے کہ یہ لوگ سماع کے ساتھ اُمرد کی طرف نظر کرنے کو بھی ضروری خیال کرتے ہیں اور بسا اوقات اُمرد کو زیورات اور رنگین کپڑوں اور زریں لباس سے آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں (یعنی دلہن کی طرح سجاتے ہیں) اور گمان رکھتے ہیں کہ یہ حرکت عین ایمان ہے اور اُمرد کو دیکھنے سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ اور صنعت سے صانع پر استدلال لانا ہے۔ حالانکہ ان باتوں میں نہایت درجہ کی خواہش نفسانی کا بندہ ہونا، عقل کو فریب دینا اور علم کے خلاف عمل کرنا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ [الذاریات: ۲۱] (یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیاں تو) تمہاری ذاتوں میں موجود ہیں کیا تمہیں نظر نہیں آتا؟ اور فرمایا: اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ [الغاشیة: ۱۷] کہ اونٹ کی طرف نظر نہیں کرتے کہ کیسے (عجیب) پیدا کیا گیا ہے۔ اور فرمایا: اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ [الاعراف: ۱۸۵] کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں اور جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں ان پر نظر نہیں کی۔

جس چیز سے عبرت حاصل کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا اس کو چھوڑ کر یہ لوگ ان کاموں اور معاملات میں مشغول ہو گئے جن سے منع کیا گیا تھا۔ [تلبیس ابلیس، ص: ۳۰۱ تا ۳۰۳]

امام ابن القیم رحمہ اللہ اپنی کتاب میں فصل قائم کرتے ہیں:

مفاسد عشق الصور ۔صورتوں سے عشق کے مفاسد

جواب کے خاتمہ میں ایک خاص فصل میں عشق صور، وعشق خوباں کے مفاسد اور اس کی خرابیاں بیان کرتے ہیں جو ضبط دہر سے فزوں تر ہے۔ اس کے مفاسد اس قدر ہیں کہ بیان کرنے والا جس قدر بھی بیان کرے کم ہیں۔ عشق دل کو خراب اور تباہ کر دیتا ہے۔ دل کی خرابی و ویرانی، کردار و گفتار، عزم و ارادے کی تباہی کا موجب ہوتی ہے۔ نیز یہ عشق توحید میں بھی خلل انداز ہوتا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ صفحات میں معلوم ہو چکا ہے اور آئندہ بھی بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ غرض عشق اور صورت پرستی کے متعلق دو گروہوں کی حکایت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کی ہے:

۱۔ قوم لوط کا واقعہ ۲۔ عورتوں کا واقعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ قرآن مجید میں یوسف علیہ السلام اور عزیز مصر کی بیوی کے متعلق عشق و محبت اور اس کی عیاری، مکاری کا قصہ بیان فرمایا ہے اور وہ ہر حالت بیان کی ہے جو اس بارے میں یوسف علیہ السلام پر گزری اور ان کے صبر وثبات، عفت، پاک دامنی، تقویٰ و پرہیز گاری نے ان کو اس مقام پر پہنچایا، اس کی سرگزشت بیان کی۔ نیز وہ مصیبت بھی بیان فرمائی جس سے یوسف علیہ السلام کو دوچار ہونا پڑا۔ واقعہ یہ ہے کہ اس بارے میں یوسف علیہ السلام نے جس صبر وثبات اور تقویٰ و پرہیز گاری کا ثبوت دیا دوسرا کوئی شخص نہیں دے سکتا۔ سوائے اس شخص کے جسے پروردگار عالم صبر وثبات سے نوازے کیونکہ ہر یہ کام اپنے دواعی و اسباب کی قوت اور باز رکھنے والے اسباب کے زوال کے حسب حال ہوا کرتا ہے۔ یہاں دواعی جرم اور ارتکاب جرم کے اسباب کامل طور پر موجود تھے۔ [الداء و الدواء، ص: ٢٢٦]

ان اسباب کی تفصیل ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

غرض ہمہ قسم کے دواعی اور اسباب کے ہوتے ہوئے بھی یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی رضامندی، رضا جوئی اور اس کے خوف کو مقدم رکھتے ہیں اور محبت الٰہی ان کا دامن پکڑتی ہے اور زنا سے باز رکھتی ہے اور زنا کے مقابلے میں وہ جیل اور جیل کی اسیری و قید کو ترجیح دیتے ہیں چنانچہ قرآن حکیم آپ کے قول کو یوں نقل کرتا ہے: رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ج (الیوسف: ٣٣) ''اے میرے رب جس کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اس کی نسبت مجھے قید زیادہ پسند ہے۔''

یوسف علیہ السلام خوب سمجھ رہے تھے کہ یہ عورت اور مصیبت جیل گئے بغیر ٹلنے والی نہیں ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اگر پروردگار عالم آپ کی دستگیری نہ فرماتا تو مصر کی عورتوں نے جو کمند اور پھندے آپ کے لئے بچھائے تھے ان سے بچ نکلنا بہت دشوار تھا۔ یہ یوسف علیہ السلام کا کمال علم و معرفت تھا کہ آپ نے اپنے رب اور اپنے نفس اور اپنے مقام کو اچھی طرح سمجھ لیا اور صبر وثبات کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

عشاق و حسن پرستوں کا دوسرا گروہ

عشاق و حسن پرستوں کا دوسرا گروہ جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کیا ہے وہ قوم لوط کا گروہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ط وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۞

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[ھود: ۷۸] ''اور اس کی (لوط علیہ السلام کی) قوم دوڑتی ہوئی اس کے پاس آ پہنچی، وہ تو پہلے سے ہی بدکاریوں میں مبتلا تھی، (لوط علیہ السلام) نے کہا اے قوم کے لوگو! یہ ہیں میری بیٹیاں جو تمہارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں، ان سے نکاح کرو، اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو...''

عشق کی یہ دو صورتیں ہیں جو دو قسم کے گروہوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پیش کی ہیں جن کا قصہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کیا ہے، عشق اور حسن پرستی کی یہ دونوں قسمیں حرام ہیں۔ لیکن لوگوں نے اس کی پرواہ ہی نہیں کی اور اس عشق وحسن پرستی کی مضرتوں اور نقصانات کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ عشق اور حسن پرستی ایسا لاعلاج مرض ہے کہ بڑے بڑے اطباء اس کے علاج سے قاصر اور عاجز ہو چکے ہیں۔ مریضان عشق کی صحت وشفا ناممکن ہے۔ اللہ کی قسم یہ ایک مہلک مرض اور قاتل زہر ہے جس پر بھی اس نے وار کیا ختم کر کے چھوڑا اور اس کی قید وبند سے نجات دلانا ساری دنیا کے لئے دشوار اور ناممکن ہو گیا۔ جس جگہ بھی یہ آگ مشتعل ہوئی اس سے نکلنا اور نکالنا دشوار ہو گیا۔ اس عشق ومحبت اور حسن وصورت پرستی کی بہت سی اقسام ہیں۔ یہ عشق انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر انسان اپنے معشوق کو معبود بنا لے اور اس سے اسی قسم کی محبت کرنے لگے جیسی اللہ سے کی جاتی ہے تو یہ کفر ہے اور اگر یہ محبت ایسی ہو کہ اللہ کی محبت سے بھی زیادہ ہو تو یہ بڑی ہی خطرناک اور مہلک محبت ہے، یہ ایسا عشق اور ایسی محبت ہو گی جسے اللہ تعالیٰ کبھی نہیں بخشے گا کیونکہ یہ عظیم ترین شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ شرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ شرک کے سوا دوسرے گناہ معاف کر دے گا لیکن شرک ایک ایسا گناہ ہے کہ جس شخص کا خاتمہ شرک پر ہوا، اس کو اللہ تعالیٰ ہرگز معاف نہ کرے گا۔

اس عشق شرک اور عشق کفر کی علامت یہ ہے کہ عاشق اپنے معشوق کی رضامندی کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے مقابلے میں ترجیح دے۔ جب معشوق کا حق اور اللہ تعالیٰ کا حق معشوق کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت باہم ٹکرائیں تو وہ معشوق کے حق اور معشوق کی اطاعت کو مقدم سمجھے۔ معشوق کی رضامندی کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے مقابلہ میں ترجیح دے اور اپنے تمام اوقات معشوق کے لئے وقف کر دے اور اگر اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ وقت نکالے بھی تو وہی جو معشوق کے اوقات سے فاضل ہو۔ اب آپ عشاق وحسن پرست لوگوں کے حالات پر غور فرمائیں کیا یہ ٹھیک ٹھیک ان حالات پر منطبق نہیں ہوتے؟؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کے حالات، ایمان اور توحید کے بارہ میں ان کے تصور کا موازنہ قرآن وسنت اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہوئے دیکھنا چاہئے کہ یہ لوگ کس طرح صراط مستقیم سے بھٹک چکے ہیں۔ بعض عشاق تو وصل معشوق کو توحید رب العالمین سے بھی زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ جیسا کہ کسی خبیث عاشق نے کہا ہے:۔

یَتَرَشَّفْنَ من فمی رَشَفَات

هُنَّ أحلى فيه من التوحيد

'میرے لعاب دہن کے چند قطرے جو ان کے منہ میں جاتے ہیں، یہ ان کے منہ میں توحید سے بھی زیادہ شیریں ہوتے ہیں۔''

اور ایک دوسرا خبیث کہتا ہے:

وصلك أسهى إلى فؤادي

من رحمة الخالق الجليل

''تیرا وصل میرے دل کو خالق جلیل کی رحمت سے بھی زیادہ مرغوب ہے۔''

ان ہذیان سے اللہ کی پناہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قسم کا عشق ایک عظیم ترین شرک ہے چنانچہ بہت سے عشاق صاف لفظوں میں اس کی تصریح کر رہے ہیں کہ ان کے قلوب میں معشوق کے سوا کسی کی جگہ نہیں بلکہ معشوق ان کے پورے قلب کا مالک ہو جاتا ہے اور یہ لوگ اپنے معشوق کے خالص غلام اور بندے بن جاتے ہیں، اپنے پروردگار خالق جل جلالہ کی عبودیت وغلامی چھوڑ کر اپنے جیسی مخلوق کی عبودیت و غلامی پر راضی ہو جاتے ہیں کیونکہ عبودیت اس کمال محبت اور خضوع وانکساری ہی کا نام ہے اور ان لوگوں نے بھی اپنی محبت وخضوع اور خاکساری کو اپنے معشوق پر منحصر کر دیا ہے۔ اور اپنی عبودیت کو معشوق کے حیلوں اور طریقوں کا غلام بنا دیا ہے اور اپنے قلب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے موڑ کر معشوق کی طرف جھکا دیا ہے۔

عشق وحسن پرستی کے مفاسد اور علاج

اس فصل کے تحت امام ابن القیم رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:۔ عشق ایک مہلک مرض ہے اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے انسان اچھی طرح سمجھ لے کہ جس مرض اور بیماری میں یہ مبتلا ہوا ہے وہ سراسر توحید باری تعالیٰ کے خلاف اور متضاد ہے۔ اس کے بعد کچھ ایسی ظاہری وباطنی عبادات کرتا رہے جو اس کے قلب سے عشق کے افکار کا تسلسل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منقطع کردے، بارگاہ باری تعالیٰ میں انتہائی عاجزی وخاکساری کے ساتھ التجا اور تضرع بہت زیادہ کرے کہ وہ اس مرض کو دفع فرمادے اور اس کے قلب کو اپنی طرف مائل کردے۔

اس مرض کی دوا اس سے بہتر اور سودمند کوئی نہیں کہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے اور یہی وہ دوا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿[یوسف:۲۴] "اسی طرح ہم نے (یوسف کو) ثابت قدم رکھا تاکہ بدکاری اور بے حیائی سے ان کو دور رکھیں، بلاشبہ وہ ہمارے نیک بندوں میں سے ہے۔"

آیت میں اللہ تعالیٰ یہ خبر دیتا ہے کہ یوسف علیہ السلام کو ان کے اخلاص کی وجہ سے عشق کی مصیبت اور بدکاری سے بچالیا گیا۔ جب قلب کے اندر خلوص ہوتا ہے اور اخلاص کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے عمل ہوتا ہے تو عشق (۱) ایسے دل میں جاگزیں نہیں ہوسکتا، عشق حرام اسی قلب میں جگہ بناتا ہے جو خالی ہوتا ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

أتاني هواها قبل أن أعرف الهوى
فصادف قلباً خاليا فتمكنا

"میں لذت آشنائی سے ابھی آگاہ بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مجھے اس کی محبت نے آدبوچا، اس نے میرا دل خالی دیکھ کر اسے اپنا مکان بنالیا۔

عقلمند اور ذی ہوش کو سمجھنا چاہئے کہ عقل وشریعت تحصیل مصالح اور اس کی تکمیل اور مفاسد کی مدافعت کو واجب اور لازم قرار دیتی ہے جب کسی عقل مند کے سامنے کوئی ایسی چیز پیش آئے جس کے اندر مصلحت بھی ہے اور مفسدہ بھی، تو اس وقت اس پر دو باتیں لازم ہوجاتی ہیں ایک علمی دوسری عملی۔

علمی یہ ہے کہ انسان مصلحت ومفسدہ میں سے راجح پہلو پر غور کرے اور پوری کوشش سے راجح پہلو کو سمجھے اور جو پہلو اصلح ہو اسے اختیار کرے کیونکہ اصلح پر عمل کرنا انسان کے لئے واجب اور ضروری ہے۔

(۱) یہ صوفیاء کی بنائی ہوئی اصطلاحات ہیں۔ ورنہ عشق حرام ہی ہوتا ہے۔ عشق حلال نام کی کوئی چیز نہیں۔ جیسے مبتلاعیوں کے نزدیک بدعت حسنہ وسیئہ کا تصور ہے جبکہ حدیث میں ہے: "کل بدعة ضلالة" حسنہ نام کی کوئی چیز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات طے شدہ ہے کہ عشق اور صورت پرستی میں نہ کوئی دینی مصلحت ہے نہ دنیاوی۔ اگر اس میں کوئی مصلحت موجود بھی ہو تو اس سے کہیں زیادہ اس کے اندر دینی و دنیاوی مفاسد موجود ہوتے ہیں اور یہ کئی طریقوں پر ہے۔

ا۔ اول یہ کہ پروردگار عالم کی محبت و ذکر کے ساتھ مخلوق کی محبت و ذکر میں اسے مشغولیت ہو جاتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ دونوں چیزیں ایک قلب میں اور ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ اور اس لئے یہ ہر دو چیزیں باہم ایک دوسرے پر غالب ہونے کی کوشش کرتی رہتی ہیں اور بالآخر جو غالب آتا ہے اسی کی سلطنت و حکومت قائم ہو جاتی ہے اور وہ قلب اسی کا اسیر ہو کر رہ جاتا ہے۔

۲۔ دوم یہ کہ معشوق کے عشق و محبت میں اس کا قلب سخت ترین عذاب کا شکار ہو جاتا ہے جس سے اس کو کسی وقت بھی نجات نہیں ملتی اور جو آدمی اللہ کے سوا کسی اور سے ویسی ہی محبت کرتا ہے اس کے لئے یہ عذاب لازم اور ضروری ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا:۔

فما فی الارض اشقی من محب   وإن وجد الھوی حلو المذاق

محبت کرنے والے سے زیادہ اس زمین پر کوئی بد بخت نہیں، اگرچہ محبت کا مزہ اسے میٹھا معلوم ہوتا ہے۔

تراہ باکیا فی کل حین   مخافة فرقة أو الاشتیاق

تم دیکھو گے کہ ہر وقت وہ روتا ہی رہے گا، یا تو فراق کے خوف سے یا وصال کے شوق میں

فیبکی إن أو اشوقا إلیھم   و یبکی إن دنوا حذر الفراق

اگر معشوق دور ہوتا ہے تو شوق کے مارے روتا ہے، اور اگر قریب ہوتا ہے تو فراق کے خوف سے روتا ہے۔

فتسخن عینه عند الفراق   و تسخن عینه عند التلاقی

پس اس کی آنکھیں فراق کے وقت گرم آنسو ٹپکاتی ہیں، اور ملاقات کے وقت بھی روتی ہیں۔

غرض عشق وہ مصیبت ہے کہ جب عاشق لذت اندوز ہوتا ہے تب بھی اس کا قلب عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔

۳۔ سوم یہ کہ عاشق معشوق کا اسیر اور غلام بن جاتا ہے اور ایسا اسیر و غلام کہ وہ اسے ہر وقت ذلیل و خوار اور رسوا کرتا رہتا ہے لیکن عشق کا یہ نشہ اس پر کچھ اس طرح سوار رہتا ہے کہ اسے اس ذلت و رسوائی کی مصیبت کا شعور و احساس تک نہیں ہونے پاتا اور اس کے قلب کی حالت اس چڑیا کی سی ہو جاتی ہے جو کسی بچے کے ہاتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں گرفتار ہو جاتی ہے اور بچہ اسے ستاتا رہتا ہے اور اسے ایک کھیل تماشہ سمجھتا ہے لیکن چڑیا کی جان جاتی ہے۔
غرض! عاشق کی حالت ایک دست و پابستہ قیدی کی سی ہے بخلاف اس کے جو اس بیماری سے آزاد ہے وہ اس مصیبت سے بھی آزاد ہے۔

عاشق کی حالت کے بارے میں کسی نے کہا ہے:

طلیق برأی العین وھو أسیر   علیل علی قطب الھلاك یدور

''عاشق بظاہر تو آزاد نظر آتا ہے مگر وہ ایک قیدی ہے، وہ ایک بیمار ہے جو ہلاکت کے محور پر گھوم رہا ہے۔''

ومیت یری فی صورة الحی غادیا   و لیس له حتی النشور نشور

''وہ ایک مردہ ہے جو زندوں کی طرح چلتا پھرتا نظر آتا ہے، لیکن حشر کے دن تک بھی اس کا زندہ ہونا دشوار ہے۔''

أخو غمرات ضاع فیھن قلبه   فلیس له حتی الممات حضور

''وہ ایسے مصائب میں گھرا ہوا دل برداشتہ ہے، موت تک بدحواس اور مردہ دل رہے گا۔''

۴۔ چہارم یہ کہ عشق انسان کو دینی، دنیوی مصالح سے بالکل غافل اور بے خبر کر دیتا ہے اور اسے عشق کے مشاغل میں ہی مصروف رکھتا ہے۔ اس لئے عاشق و حسن پرست سے بڑھ کر مصالح دین و دنیا کو ضائع کرنے والی کوئی چیز نہیں کیونکہ دینی مصالح کا دارومدار جمعیت قلب، جمعیت خاطر اور توجہ الی اللہ پر ہے۔ اور عشق و صورت پرستی قلب و نظر کو کلیۃً متفرق و مُشتّت کر دیتی ہے اور مصالح دنیویہ حقیقتاً مصالح دین پر موقوف ہیں۔ پس جس کے مصالح دینی ضائع ہوں گے اس کے مصالح دنیوی یقیناً زیادہ ضائع ہوں گے۔

۵۔ پنجم یہ کہ عشق کے لئے دنیا و آخرت کی آفتیں اس قدر زیادہ اور تیز ہوتی ہیں گویا خشک لکڑی میں آگ رکھنے کی دیر ہے بلکہ خشک لکڑی میں آگ اس قدر شعلے نہیں پکڑتی جس قدر آتش عشق بھڑکتی اور شعلہ بلند ہوتی ہے۔

وجہ یہ ہے کہ عشق جس قدر قلب کے نزدیک ہوتا ہے اور عاشق سے جس قدر اس کا اتصال بڑھتا جاتا ہے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے اور اس لئے اللہ سے جس قدر عشاق کو بُعد و دوری ہوتی ہے کسی اور کو نہیں ہوتی اور جب انسان کا قلب اللہ سے دور ہو جاتا ہے تو ہر طرف سے آفات و مصائب گھیر لیتے ہیں کیونکہ شیطان کا اس پر غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے جس آدمی پر اس کا دشمن غالب آ جائے وہ مصائب ڈھانے میں کسی قسم کی کمی نہیں کرے گا۔ اور جس قدر بھی اس کے امکان میں ایذا رسانی اور تکلیف دینی ہو گی وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ضرور پہنچائے گا۔ اب سوچو! کہ اس قلب کا کیا حال ہوگا جس پر اس کا قوی ترین دشمن پوری طرح غلبہ پالے۔ اور اس پر حاوی ہو جائے اور ایسا دشمن کہ ساری مخلوق سے زیادہ اس کی عیب جوئی اور تخریب میں لگا ہوا ہو، اور اسے اپنے حقیقی دوست سے کہ جس کی دوستی اور نزدیکی کے بغیر اسے سعادت نصیب نہیں ہوسکتی، فلاح و نجات اور فرحت و مسرت میسر نہیں آسکتی، بھٹکانے پر تلا ہوا ہے۔

۶۔ ششم یہ کہ جب اس کا یہ دشمن اس کے قلب پر قابض ہو جاتا ہے اور اس پر اپنی سلطنت و فرمانروائی قائم کر لیتا ہے تو پھر وہ اس کے ذہن کو کلیۃً خراب کر دیتا ہے اور اس کے اندر خیالات و وسواس کی گندگیاں بھر دیتا ہے اور بسا اوقات اسے دیوانہ بنا کر رکھ دیتا ہے اور ایسا پاگل کر دیتا ہے کہ وہ اپنی عقل سے کسی قسم کا فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتا۔

عشاق کی یہ حالت ہر جگہ ہوتی ہے اور بعض اوقات مشاہدے سے بھی گزر رہے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ انسان کے اندر اہم ترین قوت عقل ہے۔ اس عقل کی وجہ سے انسان دیگر حیوانات کے مقابلہ میں ممتاز ہے۔ جب یہ عقل ہی ماری جائے تو وہ ایک جانور سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا بلکہ جانور بھی اس سے اچھا ہے اور یہ جانور سے بھی بدتر ہے۔

مجنوں کی عقل لیلیٰ نے اور اس کے ہم نواؤں کی عقل ان کے معشوقوں نے عشق ہی کے ذریعہ خراب کی ہے یا کسی اور چیز کے ذریعہ؟ عشاق کا جنون تو عجیب و غریب ہوا کرتا ہے۔ ہر ایک کا جنون دوسرے کے جنون کو مات کر دیتا ہے جیسا کہ شاعر نے کہا:

قالوا جُنِنتَ بمن تهوى فقلت لهم   العشق أعظم مما بالمجانين

''لوگوں نے کہا تو اپنے محبوب کی محبت میں دیوانہ ہوگیا، میں نے ان سے کہا عشق تو دیوانوں کے روگ سے بھی بڑا روگ ہے۔''

العشق لا يستفيق الدهر صاحبه   وإنما يصرع المجنون في الحين

''عشق کے مارے کو کبھی افاقہ نہیں ہوتا، اور دیوانوں پر تو کبھی کبھی دورہ پڑتا ہے۔''

۷۔ ہفتم یہ کہ عشق انسانی حواس بگاڑ دیتا ہے اور بالکل فاسد کر کے رکھ دیتا ہے اور یہ فساد معنوی بھی ہوتا ہے اور تصوری بھی۔ فساد معنوی، فساد قلب کے تابع ہے، جب انسان کا قلب فاسد اور خراب ہو جاتا ہے تو اس کی آنکھیں، کان، زبان تمام چیزیں فاسد اور خراب ہو جاتی ہیں اور پھر وہ اپنے معشوق کی قبیح ترین چیز کو بھی اچھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھنے لگ جاتا ہے جیسا کہ مسند امام احمد میں ایک مرفوع روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ آپ سے روایت ہے کہ:

حبك الشئ يعمي ويصم (۱)

''کسی شے کی محبت تمہیں اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔''

محبت (۲) قلب کو اندھا کر دیتی ہے جس کی وجہ سے اسے محبوب کی برائیاں دکھائی نہیں دیتیں۔ کان کو بہرہ کر دیتی ہے جس سے کان دنیا کی ملامت نہیں سن پاتے اور پھر ہر معشوق کی طرف اس کی رغبت معشوق کے عیوب کی پردہ پوشی کرتی رہتی ہے کیونکہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کے عیوب نہیں دیکھا کرتا۔ اور عیوب اس وقت نظر آنے لگتے ہیں جبکہ اس کی محبت کم ہو جاتی ہے۔ شدید ترین رغبت وشوق اور افراط محبت اس کی آنکھوں پر ایک زبردست پردہ بن کر چھا جاتی ہے اور چیز کو اس کی اصل حالت میں دیکھنے سے قاصر کر دیتی ہے۔ جیسا کہ ایک شاعر نے کہا:

هويت إذ عيني عليها غشاوة فلما انجلت قطعت نفسي ألومها

''میں نے تجھ سے محبت اس وقت ہی کی جبکہ میری آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا تھا
جبکہ یہ پردہ ہٹ گیا تو میرے نفس نے اس کی محبت کے رشتے توڑ دیئے۔''

انسان جس چیز میں گھس پڑتا ہے اسے اس چیز کے عیوب نظر نہیں آتے اور جو اس سے باہر ہوتا ہے اسے بھی اس کے عیوب نہیں دکھائی دیتے۔ اس کے عیوب تو اس وقت معلوم ہوتے ہیں جب اس میں گھس کر باہر آ جائے اور یہی وجہ ہے کہ جو صحابہ کفر وجاہلیت کے بعد اسلام لائے، ان کا درجہ ان مسلمانوں سے بڑھا ہوا ہے جو اسلام میں پیدا ہوئے تھے۔

چنانچہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: إنما تنقض عرى الاسلام عروة عروة إذا ولد في الاسلام من لم يعرف الجاهلية.

---

(۱) اس روایت کو امام ابوداؤد نے کتاب الطب، باب فی الھوی: رقم ۵۱۳۰۔ اور امام احمد نے مسند ص: ۱۹۴، جلد ۵ میں ابوالدرداء سے مرفوعا بیان کیا ہے۔ یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ شیخ البانی نے ضعیف الجامع میں ذکر کیا ہے۔)

(۲) یاد رہے کہ یہ تمام صوفیاء کی اصطلاحات ہیں۔ کبھی عشق کو محبت کا نام بھی دے دیتے ہیں لیکن غلو کا عنصر صرف لفظ ''محبت'' کے استعمال سے ناپید نہیں ہوتا بلکہ اپنی خاصیت کے ساتھ موجود رہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''زنجیرِ اسلام کی کڑی کڑی ٹوٹ جائے گی جبکہ اسلام میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جنہوں نے جاہلیت کو نہیں دیکھا۔''

حواس ظاہری کے فاسد وخراب ہونے کی صورت یہ ہے کہ عشق جسم کو بیمار اور لاغر کر دیتا ہے بلکہ بسا اوقات عاشق کو قبر میں پہنچا دیتا ہے۔ جیسا کہ بہت سے عشق کے ماروں کے قصے سنے جاتے ہیں۔

ایک مرتبہ عرفات کے میدان میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوجوان کو پیش کیا گیا جو بالکل حقیر اور لاغر ہو گیا تھا، ہڈیوں پر چمڑے کے سوا کچھ نہ تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ ایسا کیوں ہو گیا ہے؟ لوگوں نے کہا عشق نے اس کو ایسا کر دیا ہے چنانچہ اس دن سے ابن عباس رضی اللہ عنہ روزانہ عشق سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۸۔ ہشتم یہ کہ عشق افراط محبت کا نام ہے۔ محبت اس قدر غلبہ پا جائے کہ اس کے قلب پر معشوق کی حکومت قائم ہو جائے اور اس کے خیالات، تصورات، ذکر وفکر پر پورا پورا قابو پا لے اور کسی وقت بھی اس کا دل ودماغ معشوق کے تصور سے خالی نہ ہو۔ جب اس حد تک نوبت پہنچ جاتی ہے تو پھر اس کا نفس خواطر نفسانیہ ہی کے اندر الجھ کر رہ جاتا ہے اور اس طرح نفس کی تمام قوتیں معطل اور مختل ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور اس کے تعطل واختلال کی وجہ سے جسم وروح پر وہ وہ آفتیں ٹوٹ پڑتی ہیں کہ انسان کا جینا دشوار ہو جاتا ہے اور اس کا علاج ناممکن ہو جاتا ہے اور پھر اس کے تمام افعال وکردار، تمام مقصود ومطلوب، تمام اوصاف واطوار متغیر اور مختل ہو کر رہ جاتے ہیں اور انسان اپنی اصلاح وبہبود سے قطعاً قاصر ہو جاتا ہے جیسا کہ کسی شاعر کا قول ہے:

الحب اول ما یکون لجاجة　　　تأتی به و تسوقه الأقدار

محبت آغاز میں محض ایک لہر (موج) ہوتی ہے، اور پھر تقدیر اسے آگے بڑھاتی رہتی ہے۔

حتی إذا خاض الفتی لجج الهوی　　　جاءت أمور لا تطاق کبار

یہاں تک کہ کوئی جوان محبت کی لہروں میں پھنس جاتا ہے، تو پھر وہ حالات پیش آتے ہیں جو بڑے بڑوں کی طاقت سے باہر ہوتے ہیں۔

واقعی یہ ہے عشق کی ابتداء سہل وآسان ہے عشق کا وسط اور درمیانی حصہ ہم وغم، حزن وملال اور قلب کی بیماری ہے اور عشق کا انجام گر پروردگار عالم کی مہربانی نہ ہو اور اس کی عنایت ودستگیری نہ ہو تو پریشانی، تباہی، ہلاکت اور موت ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعش خاليا فالحب اوله عنى   وأوسطه سقم وآخره قتل

''خالی الذہن زندگی گزارو کیونکہ محبت کی ابتداء پریشانی ہے اور وسط بیماری اور انجام موت۔''

کسی اور شاعر نے کہا:

تولّه بالعشق حتى عشق   فلما استقل به لم يُطق

عشق کے خارزار میں اس نے گھسنے کی کوشش کی تا آنکہ عاشق ہو گیا، جب عشق نے اس کے اندر مستقل جگہ بنالی تو اس میں برداشت کی طاقت نہ رہی۔

رأى لُجّةً ظنها موجة   فلما تمكن منها غرق

''اس نے ایک لہر دیکھی، گمان کیا کہ ایک موج ہی تو ہے، لیکن جب اس نے قابو پالیا تو غرق ہو کر رہ گیا۔''

اور واقعہ یہ ہے کہ یہ خود اسی کا جرم ہے اور اسی کا گناہ ہے۔ اس نے خود اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور اس پر بالکل ٹھیک ٹھیک عربی کی یہ مثال صادق آتی ہے۔

يداك اوكتا وفوك نفخ ''تیرے ہاتھوں نے مشکیزہ کا منہ باندھا اور تیرے ہی منہ نے پھونک ماری۔'' [الداء والدواء: الجواب الكافی، ص: ۲۳۰ تا ۲۳۳]

اب ہم عشق کے مفاسد اور ان کا علاج امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کی مشہور و معروف کتاب ذم الھوی جس میں امام صاحب نے اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے، سے نقل کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

الباب التاسع والأربعون فی ذكر الأدوية العشق

باب ۴۹ ادویات عشق کے ذکر میں۔ اس باب کے تحت چند ایک فصول ہیں۔

فصل نمبر ۱۔ کوتاہی نمبر ۱ اور علاج: ایک خطرناک کوتاہی جو نفس کو خطرناک حادثات تک پہنچا دیتی ہے اجنبی عورتوں سے گفتگو کرنا اور ان کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا ہے۔ عرب کے بہت سے لوگوں کی یہ عادت تھی کہ وہ اسے عار نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس کے باوجود خود پر زنا سے محفوظ رہنے کا اعتماد کرتے تھے۔ یہ صرف انہیں دیکھنے اور بات چیت کرنے پر کفایت کرتے تھے حالانکہ یہ چیز اندر ہی اندر اپنا کام کرتی ہے جبکہ یہ لوگ غافل ہوتے ہیں یہاں تک کہ یہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔

لیلیٰ کے ساتھ مجنوں کا بھی یہی قصہ ہوا تھا حتی کہ یہ جنون اور ہلاکت میں جا گرا۔ ان لوگوں کی غلطی کے دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسباب ہیں:۔

ا۔شریعت کی مخالفت جس نے دیکھنے اوران کے ساتھ علیحدگی میں بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

۲۔اپنی فطرت کو اس کے سامنے پیش کیا جس کی طرف وہ میلان رکھتی ہے پھر اس پر اپنا ذاتی رجحان مزید ہے۔بہرحال طبیعت اور فطرت غالب آ کر رہتی ہے ورنہ کم ازکم انسان گناہوں میں تو مبتلا ہو ہی جاتا ہے اور اگر یہ اپنی خواہش کو دبا دے تو پیاسے کو پانی سے روک کر ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

چنانچہ اس عشق کے مرض کا ابتدائی علاج اس کے انتہائی علاج کی طرح نہیں ہے۔اس مرض میں علاج اس مریض کا کیا جاتا ہے جو عشق کی آخری حد کو نہ پہنچا ہو کیونکہ عاشق جب آخری حد تک پہنچتا ہے تو جنون اور ذھول پیدا ہوتا ہے۔ الخ

کوتاہی نمبر ۲ اور علاج: عشق کی ابتداء عام طور پر محاسن اور خوبصورت چہروں کو دیکھنے سے ہوتی ہے۔ یوں دیکھنا عشق کی علامت ہے جب نگاہ کسی حسین وجمیل پر پڑتی ہے تو دل اس کی طرف زبردستی مائل ہونا چاہتا ہے۔اگر انسان اپنی نگاہ کو پھیر لے تو دل بے چین ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ دوبارہ دیکھنا شروع کردے۔بس یہی عشق ہونے کی علامت ہے جو کبھی خطا نہیں جاتی۔حالانکہ بہت سی خواتین نقاب میں خوبصورت معلوم ہوتی ہیں لیکن جب پردہ ہٹا دیں تو ویسی نہیں ہوتیں جیسی پردہ میں دکھائی دیتی تھیں۔

حکایت: بصرہ کے ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد اور اس کی بیوی مقدمہ لے کر عراق کے ایک گورنر کے پاس گئے۔یہ عورت نقاب میں خوبصورت لگتی تھی اور کھلے چہرہ میں بدصورت،لیکن گفتگو بہت اچھے اور پرکشش دل لبھانے والے انداز میں کرتی تھی۔چنانچہ جب گورنر اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا اور مرد سے مخاطب ہو کر بولا کہ تم میں سے ہر انسان ایک عظیم المرتبہ عورت سے نکاح کرلیتا ہے پھر اس سے بدسلوکی و ظلم کرتا ہے۔تو وہ آدمی آگے بڑھا اور اس کے چہرہ سے نقاب اتار دیا۔(تو جب گورنر نے اس کا چہرہ دیکھا) تو (عورت سے) کہا تم پر اللہ کی لعنت ہو مظلومانہ کلام بولتی ہو حالانکہ تمہارا چہرہ ظالموں والا ہے۔

کوتاہی نمبر ۳ اور علاج: اگر خوب غور وخوض اور باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو اس طرح بار بار ایسے چہروں کو دیکھنا مرض میں اضافہ کرتا ہے اور اس سے خوفناک درجہ کا عشق پیدا ہو جاتا ہے۔ایسے شخص پر لازم ہے جب وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی خوبصورت چہرہ کو دیکھے اور اپنے دل میں اس کی نظر کی لذت محسوس کرے تو اپنی نگاہ کو پھیر لے اور جھکا لے اور اگر یہ نظر پختہ ہوگئی یا بار بار دیکھا تو یہ شخص شریعت اور عقل دونوں کے اعتبار سے قابل ملامت ہوگا۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اگر پہلی نظر میں ہی عشق ہو جائے تو دیکھنے والے پر کیا ملامت ہوسکتی ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ جب ایک لمحہ میں دیکھا تو اتنے وقت میں دیکھنے سے عشق نہیں ہوتا۔ عشق تو جب ہوتا ہے جب دیکھنے والا خوب نظر جما کر دیکھتا رہے اور یہ ممنوع ہے۔ (محض اتفاقی نظر پڑ جانا بے اختیاری ہے جس پر گناہ نہیں)۔ اس کا علاج یہ ہے کہ انسان نظر جھکا کر رکھے اور بری نگاہ سے بچے، اللہ کے عذاب سے خوف کھائے ایسا نہ ہو کہ اس کا عذاب جلد یا بدیر اسے آگھیرے۔ نیز بدنظری کے انجام بد سے اور اس کے خوفناک نتائج سے ڈرے اور نظر کی حفاظت کے لئے اس کو اسقدر جھکا کر رکھے جیسے کہ کسی کو مطلوب کے حاصل سے ناامیدی ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا کرے گا تو یہ دوا اس مرضِ عشق میں کافی، وافی وشافی ہوگی۔ نظر کی حفاظت کے لئے اس کی حفاظت کا ثواب بھی دیکھ لیا جائے جسے ہم کتاب کے ایک باب میں ذکر کر چکے ہیں۔

کوتاہی نمبر ۴ اور اس کا علاج: اگر بار بار دیکھنے سے محبوب کی صورت دل میں نقش ہو جائے جس کی علامت یہ ہے کہ دل میں محبوب سمایا رہے اور گویا کہ وہ اسے ہر وقت اپنے دل وسینہ میں موجود پاتا ہے اور نیند میں اس کے پاس ہوتا ہے اور خلوت میں اس سے مناجات کرتا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ محبوب سے دور رہنے کا پختہ عزم کر لے اور اس کو نہ دیکھنے کا مصمم عہد کر لے اور اپنی طمع کو اس سے الگ کر لے اور اپنے دل میں ناامیدی کو بسا لے اور ان باتوں پر نظر رکھے جن کو ہم خواہشات کی مذمت میں بیان کر چکے ہیں اور ان سے متنبہ کیا ہے۔

کوتاہی نمبر ۵ اور اس کا علاج: اگر بار بار دیکھنے سے محبوب کی صورت دل نشین ہوگئی ہے اور قوت فکر، شہوت کے اضافہ اور بے چینی کی شدت میں اثر انداز ہوگئی ہے تو اس کا سبب طمع کی زیادتی ہے۔ واضح رہے کہ غیر شرعی محبت ایک درخت کی طرح ہے اور دیدار اس پانی کی طرح ہے جو اس وقت درخت کی طرف بہتا ہے جب بھی اسے سینچا جاتا ہے، وہ سرکش ہوتا ہے اور نافرمانی کرتا ہے اور یہ تمام آفات نظر بد کی آزادی سے پیدا ہوتی ہیں جس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ اسی وجہ سے بری خواہشات دل پر غالب ہوگئیں اور فساد کا سیلاب بدن میں گھر کر گیا اور کتنے لوگ ایسے مریض ہوئے جن میں اس مرض نے ایسا اثر کیا پھر نہ تو کسی کی ملامت کا اثر ہوا اور نہ کسی کی مار پیٹ اور تشدد کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا علاج یہ ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ جب وادی کے ندی نالے بہنے بند ہو جائیں تو ہوا کے چلنے اور گزرنے سے وہ سب خشک ہو جاتے ہیں اور ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے کہ یہاں کوئی ندی نالے نہیں بہتے تھے۔ بالکل اسی طرح محبوب سے دائمی علیحدگی دل میں نقش شدہ صورت کو مٹانے کا عمل کرتی ہے جبکہ وقت گزرنے سے مصیبت کا اثر دل سے ختم ہو جاتا ہے اور اس کے نقوش ختم ہو جاتے ہیں۔

کوتاہی نمبر ۶ اور علاج: اگر کوئی یہ کہے کہ میرا جرم میرے حق میں بہت بڑا ہو گیا ہے، بار بار دیکھنے سے میرے دل میں محبوب کی صورت اتر گئی ہے، میں ہر وقت بے چین و بے سکون رہتا ہوں اور میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ میرا یہ مرض نظر کے تکرار سے اور محبوب کے دیدار سے شفایاب ہوتا ہے لیکن جب میں یہ عمل بار بار دہراتا ہوں تو میرا معاملہ اور زیادہ شدت اختیار کر جاتا ہے اور میرے اندر اتنی قوت نہیں رہتی کہ میں اپنے محبوب سے ایک لحہ بھر بھی صبر کر لوں، کیا اس کا بھی کوئی علاج ہے کہ میں خود کو ضائع ہونے سے پہلے اس کی تلافی کر سکوں؟؟

جواب: میں تمہیں کیسے چھوڑنے کا حکم کروں حالانکہ تو اس سے ایک لحہ بھر کے لئے بھی صبر نہیں کر سکتا۔ اور کیسے نہ منع کروں جبکہ تو ہلاکت کے کنارے پر کھڑا ہے اور اپنے بدن اور دین کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ اور دوا اُس کو بتائی جاتی ہے جو اسے قبول کرے اور جو اس کی پرواہ نہ کرے اس کو نصیحت کا کیا فائدہ۔ بہر حال اگر تم دوا کو استعمال کرنے کا پختہ ارادہ کرتے ہو تو سنو میں علاج بتائے دیتا ہوں۔ تمہیں یہ خیال آتا ہے کہ بار بار دیکھنا مرض کو کچھ کم اور ہلکا کرنے کا باعث ہے تو یہ خیال خام ہے۔ اگر تو یہ کہے کہ میں تو اس وقت سکون محسوس کرتا ہوں تو جواب یہ ہے کہ تم قرب حاصل ہونے کی وجہ سے حالتِ وجد میں سکون محسوس کرتے ہو پھر جب علیحدگی ہو جاتی ہے تو شوق کی آگ شعلے بھڑکاتی ہے۔

تمہاری مثال تو اس پیاسے جیسی ہے جس نے شراب پی لی، اس نے پیتے وقت تو سیرابی محسوس کی جب اس نے اپنے شعلے بھڑکائے تو پیاس اور تیز ہو گئی (یہ شراب کئی خرابیوں کی بنیاد بن گئی) چنانچہ اپنے معشوق سے عاشق کا قرب بھی اسی طرح کا ہے جو زخم پر زخم لگاتا ہے، لنگڑے کو مزید لنگڑا کرتا ہے۔ جب بھی ظاہری اسباب میں اضافہ ہوتا ہے اندرونی اعضاء میں محبت اور زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے اور وہ قتل گاہ میں زہر کا کام دیتی ہے جبکہ مقتول کو قاتل نظر نہیں آتا۔ پس جب تم شیطان کا دھوکہ سمجھ گئے کہ اس لحاظ سے محبوب کا قرب دوا ہے اور نظر میں شفاء ہے جیسا کہ میں نے واضح کیا اس کی یہ بات محال ہے بلکہ یہ تو بیماری میں مزید اضافہ کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اس گناہ کے ارتکاب کی جرأت دلاتا ہے جس کے عذاب سہنے کی طاقت نہیں اور اس کے عقاب برداشت کرنے کی قوت نہیں۔ اب تجھے معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس مرض کا علاج محبوب سے علیحدہ اور دور رہنے کے سوا کچھ نہیں۔[ذم الھوی، امام ابن الجوزی، ص: ۵۸۲ تا ۵۸۸]

عشق کا بہترین علاج ہم امام صاحب سے ہی نقل کرنا چاہتے ہیں۔

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ آگے چل کر مزید لکھتے ہیں:۔ تم عشق کی اور محبوب کے نظارہ کی لذت کے وقت موت کی کڑواہٹ کو یاد کر لیا کرو جس کا نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ھاذم اللذات'' لذتوں کو شکست دینے والی یا ختم کرنے والی رکھا ہے۔ اور حالت نزع کی سختی کو یاد کر لیا کرو اور ان مُردوں کے بارے میں غور کر لیا کرو جو اپنے کئے ہوئے بداعمال کی سزا بھگتنے کے لئے قید ہیں۔ ان میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے کسی گناہ کو مٹا سکے اور نہ کوئی ایسا ہے جو اپنی کسی نیکی میں اضافہ کر سکے۔ پس اے آزادی پسند! تو (بھی بیکار راستہ میں) سرگرداں نہ ہو۔[ذم الھوی، ص: ۵۹۶]

اس بیماری کا علاج شریعت کے مختلف احکامات اور خوف الٰہی وفکر آخرت سے کیا جا سکتا ہے۔ میں ذیل میں ایک سبق آموز اور باعث عبرت واقعہ نقل کر کے یہ بات سمجھانا چاہتا ہوں کہ جس طرح اس عورت کی اصلاح ہوئی اور اس نے آئندہ کے لئے گناہ کا تصور چھوڑ دیا، اگر عاشق لوگ اپنے گناہ پر غور کریں اور یہی انداز اپنائیں تو یقیناً عشق سے نجات حاصل کر لیں گے۔

امام عجلی (أبوالحسن أحمد بن عبداللہ بن صالح العجلی الکوفی رحمہ اللہ، ۲۶۱ھ) اپنی کتاب میں رقم طراز ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک جوان شادی شدہ عورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے غیر معمولی حسن سے نوازا تھا۔ یہ خاتون ایک دن آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ رہی تھی اپنے شوہر سے کہنے لگی کوئی شخص ایسا ہو سکتا ہے جو یہ چہرہ دیکھے اور اس پر فریفتہ نہ ہو۔ شوہر نے کہا ہاں، ایک شخص ہے۔ کہنے لگی کون؟ کہا عبید بن عمیر۔ اسے شرارت سوجھی کہنے لگی آپ مجھے اجازت دیں میں ابھی انہیں اسیر محبت بنائے دیتی ہوں۔ شوہر نے کہا اجازت ہے۔ وہ عبید بن عمیر رحمہ اللہ کے پاس آئی، کہا مجھے آپ سے تنہائی میں ایک ضروری مسئلہ پوچھنا ہے۔ چنانچہ عبید بن عمیر رحمہ اللہ مسجد الحرام (بیت اللہ) کے ایک گوشے میں اس کے ساتھ الگ کھڑے ہو گئے۔ اس نے اپنے چہرے سے حجاب سرکلیا اور اس کا چاند ایسا چہرہ قیامت ڈھانے لگا۔ عبید نے اسے بے پردہ دیکھ کے فرمایا اللہ کی بندی! اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ڈر۔ کہنے لگی میں آپ پر فریفتہ ہوگئی ہوں، آپ میرے متعلق غور کریں۔ دعوت گناہ کی طرف اشارہ تھا، عبید بن عمیر رحمہ اللہ اس کے جھانسے میں آنے والے کب تھے۔ عبید نے اس سے کہا میں تجھ سے چند سوالات پوچھتا ہوں اگر تو نے صحیح اور درست جوابات دیئے تو میں تیری دعوت پر غور کرسکتا ہوں۔ اس نے حامی بھری۔ فرمایا موت کا فرشتہ تیری روح قبض کرنے آجائے، اس وقت تجھے یہ گناہ اچھا لگے گا؟ کہنے لگی ہرگز نہیں۔ فرمایا جواب درست ہے۔ فرمایا لوگوں کو ان کے اعمال نامے دیئے جارہے ہوں اور تجھے اپنے اعمال نامہ کے متعلق معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں ہاتھ میں، اس وقت تجھے یہ گناہ اچھا لگے گا؟ کہنے لگی ہرگز نہیں، فرمایا جواب درست ہے۔ فرمایا پل صراط کو عبور کرتے وقت تجھے اس گناہ کی خواہش ہوگی؟ کہنے لگی ہرگز نہیں، فرمایا جواب درست ہے۔ فرمایا اللہ کے سامنے اپنے اعمال کے سوال و جواب کے لئے جس وقت تو کھڑی ہو، اس وقت اس گناہ میں تجھے رغبت ہوگی؟ کہنے لگی ہرگز نہیں، فرمایا جواب درست ہے۔ اس کے بعد اسے مخاطب کرکے کہا اللہ کی بندی اپنے اللہ سے ڈر۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر انعام واحسان کیا ہے اس کی نافرمانی نہ کر۔ چنانچہ وہ گھر لوٹی تو اس کے دل کی کائنات بدل چکی تھی۔ دنیاوی لذتیں اور شوخیاں اسے بے حقیقت معلوم ہونے لگیں۔ شوہر نے پوچھا کیا ہوا کہنے لگی مرد اگر عبادت کرسکتے ہیں تو ہم عورتیں کیوں نہیں کرسکتیں، ہم کیوں پیچھے رہیں اور اس کے بعد نماز، روزہ اور عبادت میں منہمک ہو کر ایک عابدہ اور پرہیزگار خاتون بن گئی۔ اس کا آزاد منش شوہر اس کی حالت دیکھ کر کہا کرتا تھا مجھے عبید بن عمیر کے پاس شرارت کے لئے بیوی کو بھیجنے کا کس نے مشورہ دیا تھا، اس نے میری بیوی بگاڑ کر رکھ دی ہے۔ پہلے ہماری ہر رات شب زفاف تھی، اب اس کی ہر شب عبادت بن گئی ہے۔ وہ راتوں کو عبادت میں مشغول ہو کر راہبہ بن چکی ہے۔ [تاریخ الثقات للعجلی، ص: ۳۲۱ تا ۳۲۳]

اس سے معلوم ہوا کہ اگر انسان ان باتوں کو ہمیشہ یاد اور اپنے پیش نظر رکھے تو اس بیماری کا بہترین طریقہ سے علاج کرکے اس سے چھٹکارا حاصل کرسکتا ہے۔

عاشق، معشوق کے لئے ذلت ورسوائی کا سبب اور ظالم ہے۔

مذکورہ بالا موضوع کے تحت امام ابن القیم رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:۔

عاشق کے تین مقام ہیں؛ ابتدائی مقام، درمیانی مقام، انتہائی مقام۔ عشق کا ابتدائی مقام ہی قابل غور ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کے لئے واجب ہے کہ وہ غور کرے اور سوچے کہ ازروئے قدر و شرع معشوق تک پہنچ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ نہیں پہنچ سکتا تو ہر ممکن طریقہ سے وہ اس کی مدافعت کرے اور کسی طرح بھی اس کی جانب توجہ نہ کرے۔ اگر پوری مدافعت کے بعد بھی وہ اس کی مدافعت نہ کر سکا اور معشوق کی طرف اقدام سفر جاری رکھا اور درمیانی اور انتہائی مقام سامنے آ گیا تو اب اس کا فرض ہے کہ عشق کو چھپائے اور لوگوں پر اسے ظاہر نہ کرے، معشوق کو رسوا اور ذلیل نہ کرے، لوگوں میں جگ ہنسائی نہ ہونے دے کیونکہ ایسا کرنے سے شرک کے ساتھ ظلم بھی شامل ہو جاتا ہے۔ اور اس بارے میں جو بھی ظلم ہوگا وہ بڑے سے بڑا ظلم ہوگا کیونکہ بسا اوقات یہ ظلم معشوق اور اس کے کنبے اور متعلقین کے حق میں مال و دولت کی تباہی و بربادی سے بڑھ کر ظلم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس عشق کی وجہ سے خواہ مخواہ معشوق کی ہتک و بے عزتی ہوتی ہے جا بجا چرچا ہوتا ہے۔ طرح طرح کی بے سروپا باتیں اس کے متعلق اڑائی جاتی ہیں اور پھر ایسی باتیں ماننے والے بہت کچھ مان لیتے ہیں اور جھٹلانے والے جھٹلا بھی دیتے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ شبہ کی بنا پر اس بات کی تصدیق کرنے والے زیادہ ہوتے ہیں، جب کبھی کہا جائے کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے ایسا کام کیا تو ایک ہزار میں نو سو ننانوے آدمی اس کو سچ مان لیں گے اور صرف ایک ہی آدمی اس کی تکذیب کرے گا، خصوصاً عاشق کی بات بے گناہ معشوق کے حق میں اور معشوق کی بات کے مقابلہ میں قطعی اور یقینی مانی جاتی ہے۔ اگر معشوق کے متعلق غلط، جھوٹا، بے سروپا افتراء اور بہتان باندھا جائے تو لوگ اسے مان لیتے ہیں اور اس پر یقین کر لیتے ہیں اور اس بات کو ایسی یقینی مان لیتے ہیں کہ جھوٹ کا احتمال تک نہیں سمجھا جاتا۔ اگر کہیں عاشق، معشوق اتفاق سے کسی جگہ مجتمع ہو گئے تو معشوق کی شامت ہی آ گئی تمام لوگ یہی کہتے ہیں کہ یہ کسی وعدے کی بنا پر یہاں جمع ہوئے ہیں اور پھر اس بارے میں طرح طرح کی بدگمانیاں اور شبہات و خیالات پیدا ہوتے ہیں اور جھوٹی، غلط، بے سروپا باتوں کا یقین کر لیا جاتا ہے اور اس طرح یقین کر لیا جاتا ہے کہ جس طرح محسوس و چشم دید امور کا یقین کر لیا جاتا ہے۔ اور یہی وہ چیز تھی جس کی بنا پر آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی محبوبہ طیبہ و مطیبہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ طاہرہ و مطہرہ رضی اللہ عنہا پر اہل افک نے تہمت لگائی تھی جس کی برأت اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے قرآن مجید میں نازل ہوئی اور یہ الزام اس شبہ کی بنا پر لگایا گیا تھا کہ صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ تنہا اسلامی فوج کے پیچھے آ رہے تھے۔ انہوں نے دور سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور فوراً اپنے اونٹ پر سے نیچے اتر گئے اور آپ کو اس پر بٹھالیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر آگے چلنے لگے۔ اس پر مردود لوگوں نے الزام لگا دیا (۱) (صحیح بخاری، حدیث نمبر ۲۶۶۱، صحیح مسلم، حدیث نمبر ۲۷۷۰) اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کی براءت وصفائی نہ فرماتا، پشت پناہی نہ کرتا اور تہمت لگانے والوں کی تکذیب نہ کرتا تو معاملہ کچھ اور ہی بن کر رہ جاتا (۲)۔ (آج بھی یہودیوں کی طرح ان کے پیروکار براءت کی آیات نازل ہو جانے کے باوجود اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہیں اور اس الزام کو حقیقت جانتے ہیں جیسا کہ یہودی مریم علیہا السلام کو آج بھی عفیفہ و پاک دامن نہیں جانتے باوجود نشانیاں دیکھ لینے کے۔ اور حقیقت آشکار ہو جانے کے باوجود اپنے گناہ پر مصر ہیں/ظاھری)، مقصد یہ ہے کہ حرام و ناجائز کے لئے عاشق کا اظہار عشق، معشوق کے حق میں زبردست ظلم ہے۔ اس پر اس کے خاندان اور قرابت داروں پر بلا وجہ ظلم و جور ہے، اپنا عشق ظاہر کر کے اسے بدگمانیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور لوگوں کی بدگمانیوں کی تصدیق کی جاتی ہے اور اگر وہ معشوق کو اپنی طرف مائل کرنے کی غرض سے کسی کو واسطہ اور ذریعہ بناتا ہے تو یہ ظلم بالائے ظلم ہے۔ اس سے بے گناہ معشوق کی خواہ مخواہ تشہیر اور رسوائی ہوتی ہے اور جو درمیانی واسطہ اور ذریعہ ہے وہ دیوث (بے غیرت) بنتا ہے جبکہ آپ ﷺ نے رشوت ستانی، رشوت دہانی کے درمیانی واسطہ پر لعنت بھیجی ہے تو پھر اس دیوث کے لئے کیا کچھ نہ کہا ہوگا جو عاشق و معشوق کی حرام ملاقات کا ذریعہ اور واسطہ ہے۔ اس صورت میں معشوق پر خود عاشق تو ظلم کرتا ہے اور ان سے بھی اس پر ظلم کروا رہا ہے اور اپنی ناپاک غرض پوری کرنے کے لئے معشوق کی جان و مال، آبرو عزت پر خود ظلم کرتا ہے، دوسروں سے بھی ظلم کرواتا ہے اور بسا اوقات اس کی یہ غرض اس وقت پوری ہوتی ہے جبکہ اس آدمی کو قتل کر دیا جائے جو اس کی غرض میں رکاوٹ بنے اور حائل ہو۔ افسوس ہے کہ عشق نے دنیا میں ہزاروں، لاکھوں خون کروا دیئے۔ کسی نے اپنے شوہر کو قتل کر دیا، کسی نے سید و آقا کو قتل کر دیا اور افسوس ہے کہ یہ خون بلا قصاص اور بغیر دیت وخون بہا کے ضائع ہو گئے اور کتنی ہی عورتیں اپنے شوہروں کے خلاف، کتنے ہی غلام ولونڈیاں اپنے سیدوں، آقاؤں کے خلاف خبیث بن کر رہ گئے اور ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے ان باتوں سے منع فرمایا ہے اور ایسا کرنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں (۱) اور اس قسم کے لوگوں سے اپنے آپ کو بری و بے زار

---

(۱) [سنن ابی داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ حدیث نمبر ۵۱۷۰۔ مسند احمد، ص: ۳۹۷/ جلد ۲۔ صحیح ابن حبان: ۵۶۸/۱ احسان، حدیث صحیح ہے/ظاھری]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتایا ہے اور اس گناہ کو اکبرالکبائر فرمایا ہے جبکہ آپ ﷺ نے اس امر کی ممانعت فرمادی ہے کہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ بھیجے۔(۱) اور جب ایک بھائی کسی چیز کا نرخ اور ریٹ طے کر رہا ہو تو اس پر سودا نہ کرے اور نہ ہی ریٹ لگائے، بڑھائے یا طے کرے۔ تو بتائیں اس آدمی کا کیا حال ہوگا جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف اور لونڈی کو سید و مالک کے خلاف ورغلائے اور ان میں باہم تفریق کرنے کی کوشش کرے۔ صورتوں کے عاشق اور حسن پرست لوگ اور ان کے معاونین و مددگار جو اس جرم کو جرم یا گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے دیوث ہیں کیونکہ معشوقہ کے وصل سے عاشق اس کے شوہر کا اور لونڈی کے مالک کا شریک بن جاتا ہے اور یہ دیوثی ہے (بے غیرتی ہے) اور دوسرے پر ظلم اور زیادتی ہے اور ایسا جرم ہے جو زنا سے کسی صورت بھی کم نہیں۔ اگر زنا سے بڑا گناہ نہیں تو اس سے کم بھی نہیں ہے یہ حقِ غیر ہے جو زنا سے توبہ کرنے پر بھی معاف نہیں ہو سکتا، توبہ سے اللہ تعالیٰ کا حق ساقط ہو سکتا ہے، بندے کا حق ساقط نہیں ہو سکتا۔ بندے کا حق، بندے کا مطالبہ قیامت تک باقی رہے گا۔ اگر بیٹے کو اس کے باپ کے خلاف ورغلایا جائے جو دنیا میں سب سے زیادہ عزیز، اس کے جگر کا ٹکڑا ہے تو یہ باپ پر انتہائی ظلم ہے اگر اپنی محبوبہ کو اس کے شوہر کے خلاف ورغلایا جائے اور شوہر کے بستر پر جرم کا ارتکاب کیا جائے یہ انتہائی ظلم ہے اور ایسا ظلم ہے کہ اس کا مال و متاع اور زندگی کا سارا اثاثہ اس سے چھین لیا جائے، تو ایسا ظلم نہ ہوگا۔ یہ ظلم ان تمام مظالم سے بڑھ کر ظلم ہے اور یہی وجہ ہے کہ شوہر کو اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس ظلم کے مساوی یہی ظلم ہو سکتا ہے کہ شوہر کو قتل کر دیا جائے پس عاشق کے لئے بدکاری و زنا سے بڑھ کر کوئی ظلم اور کوئی گناہ نہیں اور اگر یہ حق کسی نمازی مجاہد فی سبیل اللہ کا ہے جو جہاد کے لئے نکلا ہوا ہے تو یہ مجرم قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور اسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہوگا: ''خذ من حسناته ما شئت'' جتنا چاہو اس کی نیکیوں میں سے لے لو۔ اس حکم کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فما ظنکم؟'' اب تم کیا خیال کرتے ہو؟ یعنی اب تم سمجھ سکتے ہو کہ اس کے پاس اس کی کس قدر نیکیاں باقی رہ جائیں گی۔ (مسند احمد: ۲۲۹/۷، سندہ صحیح)

اور اگر یہ مظلوم اس کا پڑوسی ہے یا ذی رحم محرم ہے اور اس کی بیوی کے ساتھ اس نے ایسا فعل کیا

---

(۱) [صحیح بخاری، حدیث: ۵۱۴۴۔ صحیح مسلم، حدیث: ۱۴۰۸]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اس ظلم کے ساتھ دوسرے کئی مظالم شامل ہو جائیں گے، اس نے پڑوسی پر ظلم کیا، ذی رحم کی حرمت پامال کی اور یہ معلوم ہے کہ پڑوسی کی حرمت پامال کرنے والا اور قاطع رحم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(۱) اور اگر یہ عاشق معشوق کے وصل کے لئے شیاطین سے جادو کے ذریعہ یا کسی اور طریقہ پر امداد چاہتا ہے تو یہ ایک اور جرم اور ظلم ہے۔ یہ ظلم اسے شرک کی طرف کھینچ لے جائے گا اور یہ ظاہر ہے کہ جادو بجائے خود کفر ہے اور اگر یہ کام خود اس نے نہیں کیا اس کے لئے کسی دوسرے نے کیا ہے تو یہ بات یقینی ہے کہ یہ اس کفر پر راضی اور رضامند ہے اور ایسا کرنا بھی قریب بہ کفر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس بارے میں کسی قسم کا بھی تعاون اور امداد کی جائے تو وہ اثم (گناہ) وعدوان (زیادتی) ظلم وجور، جرم وگناہ میں تعاون اور اس کی امداد ہے۔

عاشق اپنی غرض ومطلب کے حصول کے لئے ظلم وتعدی ہوتا ہے اور اس کو ضرر ونقصان ہوتا ہے یہ بالکل واضح اور ظاہر ہے لیکن جب عاشق اپنے مقصد میں کامیاب ہو اور معشوق اس کا ہو جاتا ہے تو اس کے بعد معشوق کے مطالبات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اب عاشق کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ معشوق کے مطالبات پورے کرے۔ اب دونوں عاشق ومعشوق ایک دوسرے کے معین ومددگار بن جاتے ہیں، دونوں ہی ایک دوسرے کے مطالبات پورے کرنے کی خاطر اعانت کرتے ہوئے ظلم وعدوان پر اتر آتے ہیں۔ معشوق اپنے عاشق کے اہل وعیال اور قرابت داروں پر ظلم کرتا اور کراتا ہے۔

غرض عاشق ومعشوق دونوں اپنی اپنی اغراض کی خاطر اللہ کے بندوں پر ظلم کرتے اور کرواتے ہیں اور ظلم کرنے میں ایک دوسرے کی اعانت وامداد کرتے ہیں اور سارے مظالم دونوں کے اشتراک سے ہوتے ہیں اور تمام قباحتیں ایک دوسرے کے تعاون سے وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

اور یہ تو ایک عام عادت ہوگئی ہے کہ عاشق ایسے کاموں میں اپنے معشوق کی اعانت کرتا ہے جو سراسر ظلم ہے تاآنکہ بسا اوقات معشوق کے لئے ایسا منصب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کا وہ قطعی اہل نہیں ہوتا۔ نیز حرام وناجائز مال کی تحصیل میں وہ معشوق کی اعانت وامداد کرتا ہے اور اگر اس کا معشوق کسی سے مخاصمت اور جھگڑا کرتا ہے تو عاشق اپنے معشوق ہی کی طرف داری اور جانب داری کرتا ہے۔ معشوق خواہ حق پر

---

(۱) (میں کہتا ہوں کہ قرآن نے بھی اس سے منع کیا ہے جیسا کہ ارشاد بارہ تعالیٰ ہے: ولا تعاونوا علی الاثم و العدوان/مظاہری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو یا باطل پر، ظالم ہو یا مظلوم۔۔

یہ تمام مظالم عاشق اپنے معشوق کے حصول اور اسے راضی کرنے کی خاطر کر گزرتا ہے۔ اس کے حصول اور رضامندی کے لئے لوگوں پر نظر ڈالتا ہے اور مال کی تحصیل کے لئے طرح طرح کے حیلے اور فریب کرتا ہے۔ معشوق تک پہنچنے اور اسے راضی کرنے کے لئے طرح طرح کے حیلے اور فریب کرتا ہے۔ معشوق تک پہنچنے اور خوش کرنے کے لئے سرقہ، چوری، غصب، خیانت، ڈاکہ زنی، نقب زنی اور اس قسم کے بے شمار جرائم کا ارتکاب کرتا ہے تا آنکہ بعض اوقات یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ خونِ حرام، خونِ ناحق سے بھی اپنے دامن کو ملوث کر لیتا ہے۔

غرض یہ اور اس قسم کی بے شمار آفتیں عشق و حسن پرستی میں موجود ہیں۔ بعض اوقات یہ عشق کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ چنانچہ بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بعض لوگ اسلام میں پیدا ہوئے تھے عشق نے ان کو نصرانی وعیسائی بنا دیا۔ بعض مساجد کے مؤذن تک عشق کی خاطر نصرانی یا عیسائی بن گئے۔ ایک مؤذن کا واقعہ یہ ہے کہ اس نے مسجد کی چھت سے کسی خوبصورت عیسائی لڑکی کو دیکھ لیا اور اس پر فریفتہ ہو گیا۔ اسی وقت وہ مسجد کی چھت سے اترا اور اس لڑکی پاس پہنچا اور اس سے شادی کی درخواست کی۔ اس نے کہا میں عیسائی ہوں، اگر تم عیسائی دین قبول کر لو تو شادی ہو سکتی ہے۔ اس نے اسی وقت عیسائی دین قبول کر لیا اور اس سے شادی کر لی، لیکن اللہ کی شان کہ وہ ابھی اس سے خلوت بھی نہیں کرنے پایا تھا کہ اس دنیا سے چل بسا۔ وہ اس عیسائی کے مکان کی چھت پر چڑھا اور پاؤں پھسل گیا اور اسی وقت گر کر مر گیا۔ خسر الدنیا و الآخرۃ۔

یہ واقعہ علامہ عبدالحق نے اپنی کتاب العاقبہ میں نقل کیا ہے(۱)۔

www.KitaboSunnat.com

(۱)(اس قسم کے بیسیوں واقعات راقم کے مشاہدہ میں آچکے ہیں کہ عاشق حضرات نے اپنا دین، ایمان، اسلام، عزت وعصمت، عقیدہ ومنہج ہر چیز معشوق پر قربان کر دی۔ سندھو کلاں بھائی پھیرو کے قریب معروف گاؤں ہے، وہاں ایک قاریٔ قرآن بچوں کو قرآن مجید حفظ وناظرہ کی تعلیم دیتا تھا، ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا۔ اس کا خاندان مشرک تھا، لڑکی والوں سے شادی کی درخواست کی انہوں نے بھی مذکورہ واقعہ کی طرح عقیدہ شرک کو قبول کرنے کی شرط لگائی۔ لہٰذا اس نے یہ شرط قبول کر لی اور شرک وکفر میں مبتلا ہو کر شادی کر لی۔ اس کی رضامندی کے حصول اور اسے خوش رکھنے کے لئے کھلے عام شرک وکفر کا ارتکاب کرنے لگا۔ اسی طرح عارف والا کے قریب ایک گاؤں کا لڑکا ربوہ میں مرزائیوں کی ایک لڑکی کو دل دے بیٹھا۔ انہوں نے بھی سازش کے ذریعہ اسے پھانسا تھا لہٰذا مرزائی ہو گیا اور شادی کر کے پانچ سال سرگودھا میں رہا، تین بچے پیدا ہوئے۔ اس کے بعد عارف والا شہر میں واپس آکر دوبارہ اسلام قبول کر کے اپنا کاروبار کر رہا ہے اور اس کی بیوی بھی مسلمان ہو چکی ہے۔ یہ واقعات محدثین کے طریقہ کے مطابق سنداً ثابت ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک ابو خزیمہ محمد حسین ظاہری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کا عام دستور رہا ہے کہ جب کبھی مسلمان ان کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے اور اسیر وقیدی ہوکر ان کے ہاں پہنچتے، حسین وخوبصورت عورتیں ان کے پاس پہنچاتے اور ان عورتوں سے کہا جاتا کہ ہر ممکن طریقہ سے ان کو اپنی محبت کے جال میں پھنساؤ۔ جب وہ محبت کے جال میں پھنس جائیں ان سے کہو اگر تم ہمارا دین قبول کرلو تو ہم تمہارے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہیں۔ اس موقعہ پر وہی اللہ کا بندہ ثابت قدم رہ سکتا ہے جو ایمان کی حلاوت سے سرشار ہے اور جسے اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں حق اور قول پر ثابت اور قائم رکھے اور اللہ تعالیٰ ظالم کو تو گمراہ ہی کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے (راقم کہتا ہے کہ اس کی دلیل قرآن مجید میں موجود ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے (وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۞ [الجاثیه: ۲۲]۔ ''اور آسمانوں اور زمین کو اللہ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تا کہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا'' غرض! عشق کا معاملہ بڑا نازک ہے، عاشق معشوق دونوں ظلم کرتے ہیں۔ ظلم کرنے میں دونوں ایک دوسرے کی امداد کرتے ہیں۔ زنا، بدکاری میں دونوں شریک ہیں اور اپنی اپنی جانوں پر ظلم کرنے میں ایک دوسرے کی معاونت وامداد کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی جان پر اپنے ساتھی پر ظلم کرتا ہے اور ان کا یہ حکم دوسروں تک متعدی رہتا ہے۔ جیسا کہ تم پہلے معلوم کر چکے ہو اور سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ دونوں کے دونوں ہلاکت وبربادی اور تباہی کے لانے میں ایک دوسرے کے شریک ہوجاتے ہیں۔ غرض! عشق میں ہمہ قسم کی خرابیاں اور ہر قسم کے مظالم موجود ہیں اور اگر کہیں معشوق ناخدا ترس ہے تو اپنے عاشق کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے اور معشوقان عشوہ گر کا یہ تو ایک عام دستور ہے۔ کہ عشاق کو طرح طرح کے لالچ میں ڈال دیتے ہیں ہر گھڑی مختلف طریقوں سے اپنے کو مزین اور آراستہ کرکے عاشق کو اپنی طرف متوجہ اور مائل کرتے ہیں اور ہر امکانی طریقہ سے اس پر ڈورے ڈالتے اور اسے شیفتہ بناتے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ عاشق سے مال وزر کھینچے۔ بسا اوقات اس وقت تک وہ عاشق کو اپنے اوپر قابو نہیں پانے دیتے جب تک کہ وہ اپنی تمام اغراض پوری نہ کرلیں اور یہ اس لئے کرتے ہیں کہ عاشق اپنی حاجت برآوری کرکے کہیں اس سے بے پرواہ نہ ہوجائے۔ اس طرح معشوق اپنے عاشق پر ظلم کرتا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ عاشق کو قتل کر دیتا ہے۔ (ایسے بے شمار واقعات کتب میں محفوظ ہیں اور میں نے بذات خود اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں اخبارات میں پڑھتے اور آئے دن سنتے بھی رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ دھوڑ کوٹ پتو کی میں رونما ہوا، لڑکی نے اپنے عاشق کو قتل کر دیا۔ تا کہ ہمیشہ کے لئے اس سے نجات پا جائے خصوصاً اس وقت جبکہ معشوق کسی اور سے ملنے لگتا ہے۔ غرض! دنیا کے عاشق و معشوق بہت زیادہ ایک دوسرے کو قتل کر چکے ہیں اور بہت سے ایک دوسرے کو نعمتوں، عیش و آرام سے محروم کر چکے ہیں۔ بہت سے دولت مند گھرانے ان کے ہاتھوں تاراج و برباد ہو گئے بہت سے ارباب مدارج مناصب سے گرا دیئے گئے۔ بہت سے خاندان اور گھرانے ویران کر دیئے گئے اور ان کے اہل و عیال، بیٹے، بیٹیاں تباہ حال کر دی گئیں۔ اگر ایک عورت اپنے شوہر کو دیکھتی ہے کہ وہ کسی اور پر عاشق ہو گیا تو وہ بھی اپنے لئے ایک معشوق کھڑا کر لیتی ہے جس سے شوہر پر یہ مصیبت ٹوٹ پڑتی ہے کہ یا تو اسے طلاق دے کر گھر کو ویران کر دے یا اسے گھر میں رہنے دے، اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دے اور خود شب و روز مبتلائے مصیبت آگ میں جلتا رہے۔ اس صورت میں بعض آدمی پہلی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور بعض دوسری صورت۔ عقل مند، ہوش مند انسانوں کا فرض ہے کہ وہ پوری ہوشیاری اور مستعدی سے عشق کے دروازے اپنے اوپر بند کر لیں تا کہ وہ ان مصائب و تکالیف و اذیات کا شکار نہ بنیں کیونکہ عشق کا مارا بالآخر ہلاک و تباہ ہو جاتا ہے یا پھر ان مفاسد کا یا ان میں اکثر خرابیوں کا شکار تو ضرور ہوتا ہے اور کم و بیش کچھ نہ کچھ مصائب تو اسے جھیلنے ہی پڑتے ہیں اور جو آدمی بھی ایسا کرتا ہے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ عورت پر ظلم کرتا ہے کیونکہ اسے گمراہ کرتا ہے جس سے وہ ہلاک ہوتی ہے اور اس کی ہلاکت و تباہی کا سبب یہی شخص بنتا ہے اگر یہ شخص بار بار اپنے جدید معشوق کی طرف نگاہ نہ کرتا تو پسندیدگی پیدا نہ ہوتی اور اس سے وصل کی طمع اور تمنا نہ کرتا تو اس معشوق کی اس کے قلب میں جگہ نہ ہوتی کیونکہ عشق کا ابتدائی سبب یا تو نظر و نگاہ ہے یا کان۔ اگر اس کے بعد وصل معشوق کی تمنا نہ ہوتی اور کلیتاً ناامید ہو جاتا ہے تو اس کے اندر یہ عشق پیدا ہی نہیں ہو سکتا تھا اور اگر طمع و تمنا بھی پیدا ہو جاتی لیکن پھر وہ عقل و خرد سے کام لے کر اپنی توجہ کو اس طرف سے ہٹا لیتا اور دل کو ادھر مشغول نہ ہونے دیتا تو یہ عشق پیدا نہیں ہو سکتا تھا اور اگر وہ اپنی فکر و خیالات کی رو میں بہہ گیا اور معشوق کے محاسن ہی کی طرف دیکھتا رہا تو اس وقت بھی اس سے خوف اس بناء سے اس کو بچا لیتا جو بہت بڑا اور زبردست خوف ہے اور جو اس کے نزدیک لذت وصال کے مقابلہ میں بڑا ہی خطرناک ہے یہ خوف خواہ دینی ہو جیسا کہ جہنم کا خوف، جبار حقیقی کے غضب کا خوف، یہ خوف اس کی طمع و لالچ اور فکر و عشق پر غالب آ گیا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا تب بھی یہ عشق اس کے اندر پیدا نہ ہونے پاتا اور دینی خوف نہیں تو کوئی دنیاوی خوف اس کا دامن پکڑ لیتا مثلاً اپنی جان و مال عزت و آبرو کا خطرہ لوگوں میں رسوائی اور ذلت اگر یہ خوف داعیہ عشق پر غالب آجاتا تب بھی وہ اس عشق سے بچ جاتا۔ اسی طرح اگر وہ اس بات سے ڈرتا کہ اگر یہ عشق جاری رہا تو وہ اس معشوق کو کھو دے گا جو اس معشوق کے مقابلہ میں زیادہ محبوب اور زیادہ نافع ہے اور اس کی محبت کو معشوق کی محبت پر ترجیح دیتا تب بھی یہ عشق کی مصیبت اس سے ٹل جاتی اگر یہ تمام صورتیں مفقود ہو جاتیں اور یہ تمام موانعات اسے عشق سے باز رکھنے میں ناکام ثابت ہوتے ہیں تو اب اس کے قلب پر پوری طرح عشق مسلط ہو جاتا ہے اور اس کا قلب پوری طرح اس معشوق کی طرف جھک پڑتا ہے اور اب وہ ہمہ قسم کی مصیبتوں کا شکار بن کر رہ جاتا ہے۔ [الداء والدواء للامام ابن القیم الجوزیۃ ص ۲۳۴ تا ۲۳۸]

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی دوسری کتاب روضۃ المحبین میں اس بات پر مزید سیر حاصل گفتگو کی ہے اور زبردست دلائل سے مذکورہ بالا موقف کو ثابت کیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کی مکمل تحریر کو من وعن نقل کر دیا جائے تاکہ قارئین کو عشق کی صورت حال کا علم ہو جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مؤمنین کے متعلق خبر دیتے ہوئے ان کی دعا بیان کی:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۞ [البقرۃ:۲۸۶]

"اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہم سے مؤاخذہ نہ فرمانا اور ہم پر بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلوں پر ڈالا اور اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کو سہنے کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہمیں معاف فرما....."

اللہ رب العزت نے اس آیت میں مؤمنین کی اس دعا پر جس میں انہوں نے ایسی چیز سے پناہ مانگی ہے جس کی ان میں طاقت نہیں تعریف فرمائی ہے اور اس کی تفسیر بلا اختصاص عشق سے کی گئی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان عشق کی طاقت نہیں رکھتا (یعنی یہ آیت عشق کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عمومی گناہوں کا تذکرہ ہے جس میں عشق بھی شامل ہے)۔ مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں عشق شہوت کی شدت اور غلبہ کا نام ہے۔

عشق ذلت کا سبب ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو ذلیل کرے(۱)۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ خود کو کسی ایسی آزمائش کے لئے پیش نہ کرے جس کی اس میں طاقت نہ ہو اور یہ عاشق کا حال ہے کیونکہ وہ اپنے معشوق کے لئے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل اور تابع ہوتا ہے پھر بھی اس کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی اور محبت کی بنیاد محبوب کے سامنے ذلیل ہونے اور اس کا تابع فرمان ہونے پر ہے جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

أخضع و ذل لمن تحب فليس في شرع الهوى أنف يشال و يعقد

جس سے تو محبت کرتا ہے اس کے سامنے جھک جا اور اس کا تابع ہو جا کیونکہ محبت کے معاملہ میں کوئی عزت کوئی سرداری وتفاخر نہیں ہے۔

ایک اور شاعر کہتا ہے

مساكين اهل العشق حتى قبورهم عليها تراب الذل بين المقابر

مسکین عاشقوں کی قبروں پر دوسری قبروں کے درمیان ذلت کی مٹی پڑی ہوئی ہے۔

ایک شاعران الفاظ میں عشق کی مذمت کو بیان کرتا ہے۔

قالوا عهدناك ذا عز فقلت لهم لا يعجب الناس من ذل المحبينا

انہوں نے کہا ہم نے تجھ کو معزز ہونے کی حالت میں بھی دیکھا تھا میں نے ان سے کہا محبت کرنے والوں کی ذلت لوگوں کو تعجب میں نہ ڈالے۔

لا تنكروا ذلة العشاق أنهم مستعبدون برق الحب رضوانا

تم عاشقوں کی ذلت کا انکار نہ کرو کیونکہ وہ محبت کے غلام ہیں اور اس سے راضی اور خوش ہیں۔

عشق ہلاک کردیتا ہے:

جب انسان عشق کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے اور سمندر کی لہریں اس کے ساتھ کھیلتی ہیں تو اس کی ہلاکت کا امکان سلامتی سے زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ امام خرائطی نے ذکر کیا ہے کہ مدینہ میں ایک خوش طبع لونڈی

۱۔(الفاظ حدیث اس طرح ہیں لا ينبغي للمؤمن أن يذل نفسه رواه الترمذی (۲۲۵۴) وابن ماجه (۴۰۱۶) واحمد (ص ۴۰۵/۵) اسناده حسن وانظر تفصيله في الصحيحه للشيخ الألبانی رحمه الله (ص ۱۷۰ الی ۱۷۳ جلد ۲)(رقم ۶۱۳) امام ابن قیم نے للمؤمن کی جگہ للمرء کا لفظ نقل کیا ہے جو کہ درست نہیں۔ (ظاہری))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاکت کا امکان سلامتی سے زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ امام خرائطی نے ذکر کیا ہے کہ مدینہ میں ایک خوش طبع لونڈی تھی جو ایک قریشی مرد پر عاشق ہوگئی۔ وہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے تھے جس کی وجہ سے مرد کا دل تو اس لونڈی سے بھر گیا لیکن لونڈی کی محبت پہلے سے زیادہ ہوگئی۔ جس کی وجہ سے وہ بیمار ہوگئی اس کا آقا اس کی تکلیف کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا نہ اس سے کوئی ہمدردی کرتا تھا لہٰذا اس سوزش عشق میں اس نے اپنے چہرہ کو پیٹنا اور کپڑوں کو پھاڑنا شروع کر دیا اور اس غم کی انتہا کو پہنچ گئی۔ مالک نے اس کی اس حالت کو دیکھ کر اس کا علاج کروانا چاہا لیکن اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور وہ رات کو گلیوں میں چکر لگایا کرتی تھی اور کہتی تھی۔

الحب اول ما یکون لجاجة　　تأتی به و تسوقه الأقدار

حتی اذا اقتحم الفتی لجج الهوی　　جاءت امور لا تطاق کبار

من ذا یطیق کما نطیق من الهوی　　غلب العزاء و باحت الأسرار

محبت کی ابتداء ہلکے پھلکے گناہوں سے ہوتی ہے وہی اس کو لاتا ہے اور تقدیر اس کو آگے بڑھاتی ہے یہاں تک کہ جب آدمی عشق کی لہروں میں پھنس جاتا ہے تو اس پر ایسے امور آجاتے ہیں کہ بڑے بڑے ان کی طاقت نہیں رکھتے محبت کی جیسی طاقت ہم رکھتے ہیں ایسی طاقت کون رکھتا ہوگا کہ صبر غالب آگیا اور اسرار ظاہر ہو گئے۔

خرائطی کہتے ہیں مجھے میرے ایک ساتھی نے یہ اشعار سنائے:

الحب اول شئی یهیم به　　قلب المحب فیلقی الموت کاللعب

یکون بدءه من نظرة عرضت　　و مزحة أشعلت فی القلب کاللهب

کالنار مبدؤه من قدحة فاذا　　تضرمت أحرقت مستجمع الحطب

محبت ایک ایسی چیز ہے کہ شروع میں محب کا دل اس میں مشغول ہوتا اور پھر وہ موت کی جگہ کھلونے کی طرح گر جاتا ہے۔

اس کی ابتداء آنکھ سے ہوتی ہے جو معشوقہ پر نظر ڈالتی ہے اور اس چنگاری سے شروع ہوتی ہے جو دل میں شعلوں کی طرح جلادی گئی ہو۔

جیسا کہ آگ، اس کی ابتداء جلانے سے ہوتی ہے لیکن جب وہ بھڑک اٹھتی ہے تو تمام کی تمام لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق جنون کی ایک قسم ہے:

عشق کی مدح کیسے کی جاسکتی ہے جب کہ وہ چین کو ختم کر دیتا ہے نیند کو کھینچ لیتا ہے عقل کو دیوانہ کر دیتا ہے جنون کو پیدا کر دیتا ہے بلکہ وہ خود جنون ہے جیسا کہ ایک حکیم کا مقولہ ہے۔ جنون کی بہت سی اقسام ہیں جن میں سے ایک عشق ہے۔

ایک عاشق کہتا ہے:

قالو جننت بمن تھوی فقلت لھم　　العشق أعظم مما با لمجانین

العشق لا یفیق الدھر صاحبه　　وانما یصرع المجنون فی الحین

لوگ کہتے ہیں تو مجنون ہو گیا میں نے کہا عشق تو جنون سے بہت بڑھا ہوا ہے کیونکہ عاشق کبھی افاقہ نہیں پا سکتا جبکہ مجنون کبھی نہ کبھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

کتنے ہی عاشق ایسے ہیں جنہوں نے معشوق کے لئے جان، مال اور عزت کو قربان کر دیا اور اپنے اہل وعیال اور دین ودنیا کو برباد کر دیا۔

زبیر بن بکار رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک بدوی عورت اپنی بہن کے پاس آئی اور اسے کہا فلاں شخص کی محبت میں تیرا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگی اللہ کی قسم اس کی محبت نے ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر دیا۔ پھر اس نے شعر کہے۔

فلوأن مابی بالحصی فلق الحصی　　وبالریح لم یسمع لھن ھبوب

ولو أننی أستغفر الله کلما　　ذکرتك لم تکتب علی ذنوب

جو حالت میری ہے اگر پتھروں کے ساتھ ہو تو انہیں بھی پھاڑ دے اور اگر ہوا کے ساتھ ہو تو اس کی آواز بند ہو جائے۔ جب کبھی بھی میں تجھے یاد کروں پھر اللہ سے استغفار کروں تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں۔

اس کی بہن نے کہا اللہ کی قسم میں ضرور بہ ضرور اس سے پوچھوں گی کہ اس کا تیری محبت میں کیا حال ہے؟ وہ اس شخص کے پاس گئی اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا محبت ایک بوجھ ہے اور اسے وہی شخص پہچان سکتا ہے جو بلند جگہوں اور کھنڈرات سے گزرا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق ھلاکت ھے:

امام صاحب مزید لکھتے ہیں کہ عشق ایک ہلاکت خیز بیماری ہے جس کے ساتھ روحیں پگھل جاتی ہیں اور سکون ختم ہو جاتا ہے بلکہ وہ ایسا سمندر ہے جو اس میں داخل ہوا غرق ہو گیا کیونکہ نہ اس کا کوئی ساحل اور نہ اس سے نجات کا کوئی راستہ ہے اس بارے میں ایک شاعر کہتا ہے:۔

وما احد فی الناس یحمد امرہ　　فیوجد الا وھو فی الحب أحق

وما احد ماذاق بؤس معیشة　　فیعشق الا ذاقھا حین یعشق

لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں جس کی تعریف کی جائے اگر ایسا شخص مل بھی جائے تو وہ محبت میں بے وقوف قرار دیا جائے گا۔

جس شخص نے خراب زندگی کو نہ دیکھا ہو وہ عشق کرلے خود بخود اسے چکھ لے گا۔ (روضة المحبین۔ للامام ابن القیم الجوزیة ص ۱۸۱ تا ۱۸۴)

نیز امام ابن قیم رحمہ اللہ بحث نفیس فرماتے ہیں:۔

عشق کی تباھی:

عشق نے کتنے ہی سرداروں کو منہ کے بل جہنم میں پھینکوا دیا، انہیں دردناک عذاب کے حوالے کر دیا، ان کو جہنم میں گرم کھولتے پانی کے پیالے گھونٹ گھونٹ کر پلا دیئے اور کتنے ہی لوگوں کو علم اور دین سے ایسے نکال دیا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے اس نے کتنی ہی نعمتوں کو چھین کر مصیبتوں کو مقدر کر دیا کتنے ہی معزز اس کی وجہ سے ذلیل تر ہو گئے انتہائی اعلیٰ اور بلند مرتبہ اس کی وجہ سے اسفل السافلین میں جا گرے اس نے کتنے ہی پردوں کو چاک کر دیا اور خوف کو پیدا کر دیا دردناک انجام کا ذریعہ اور ندامت کا سبب بنا اس کی وجہ سے سینوں میں حسرت و افسوس کی آگ بھڑکتی رہی اور انسان کی عند اللہ اور عند الناس جو عزت تھی اسے خاک میں ملا دیا۔ اس کی وجہ سے سخت مصیبتیں، بدبختی، بدنصیبی اور کمینوں کی طرف سے گالی گلوچ کا سامنا کرنا پڑا۔ اور مصیبت تو یہ ہے کہ نعمت کا زائل ہونا، مصیبت کا آپڑنا، عافیت کا پھر جانا، غم والم کا لاحق ہونا بھی اس کو ختم نہیں کرتا۔ اگر آپ سوال کریں اے نعمت! تجھے کس نے زائل کیا، اے مصیبت تجھے کس نے راستہ دکھایا، اے غم والم کے طوفان تم میرے دروازے پر کیسے آ گئے؟ اے عافیت تو میرا در کیوں چھوڑ گئی؟ اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردے تجھے کس نے پھاڑ دیا؟ افسوس! چہرہ کو کس نے بے نوا و بے رونق کر دیا؟ زندگی کو کس نے ناخوشگوار کر دیا؟ ایمان کے سورج کو کس نے لپیٹ دیا؟ عزتِ نفس کو کس نے ذلیل کیا؟ اکرام واعزاز کو ذلت وندامت سے کس نے بدل دیا؟ تو یہ آپ کو بزبانِ حال جو جواب دیں گی وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ جواب اگرچہ زبان سے جاری نہ ہو لیکن وہ عشق ہی ہے جو ان مصیبتوں کا سبب ہے۔ عاشق کی یہ مصیبتیں اہل عقل حضرات کے لئے نصیحت وعبرت ہیں اگر وہ ان کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۞ [النمل: ۵۲] ''سو یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے ظلم کے سبب سے ویران پڑے ہیں بے شک اس میں دانشمندوں کے لئے عبرت ہے۔''

قرآن مجید میں حُبِ فاسد میں گرفتار لوگوں کے تذکرے:

اللہ رب العزت نے سورۂ اعراف کے اندر مذموم محبت کرنے والوں کے جو حالات بیان کئے ہیں وہ صاحب عقل اور ذی شعور انسان کے لئے بطور عبرت وموعظہ کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی ھوائے نفس سے واقعہ کو شروع کیا جس نے اسے تکبر پر ابھارا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرے۔ اس کی ھوائے نفس اور عجب وجود پسندی نے اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ابھارا اور اللہ کی اطاعت سے بہکایا پھر اس کے ساتھ جو ہونا تھا ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی چاہت اور محبت کا ذکر کیا کہ جب انہیں ہمیشہ جنت میں رہنے کی آرزو اور تمنا ہوئی اور اس تمنا نے منع کردہ درخت کے قریب جانے اور پھل کھانے پر مجبور کر دیا۔ اب اس پر ابھارنے والی چیز ھوائے نفس اور ہمیشہ رہنے کی محبت تھی۔ اب یہ دلی خواہش اور چاہت جنت سے نکلنے اور مصائب ومشقتوں کے گھر میں آنے کا باعث بن گئی۔ یہاں ایک قول یہ بھی ہے کہ انہوں نے درخت کا پھل حوا علیہا السلام کے کہنے پر کھایا تھا لہٰذا ان کی محبت نے انہیں حوا کی اطاعت پر ابھارا اور آدم علیہ السلام نے ان کی خواہش پوری کر دی کہ ان کا دشمن ان کی طرف ان کی بیوی کو ذریعہ اور راستہ بنا کر آیا تو گویا کہ اس کائنات میں سب سے پہلی بھول چوک اور غلطی عورت کی وجہ سے ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے فتنہ کا ذکر فرمایا جنہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا۔ دین میں اللہ کی مشروعیت کے بغیر نئی باتیں داخل کیں، اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ اور پاکیزہ رزق کو حرام کر دیا۔ فواحش و بے حیائیوں کے ذریعہ اللہ کی عبادت یہ گمان کرتے ہوئے کی کہ اس نے اس کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنا لیا۔ اس سب کچھ پر ابھارنے والی چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھوائے نفس اور حبِ فاسد تھی۔ اس کی وجہ سے انہوں نے رسولوں سے جھگڑا کیا، کتب سماوی کا انکار کیا اور اپنے مال وجان کو اللہ تعالیٰ کے غیر میں لگا کر خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن گئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کا قصہ بیان کیا اس رسوا کن ہلاکت اور عبرت ناک انجام کا ذکر کیا جو انہیں خواہشات نفسانیہ اور ہوائے نفس کی وجہ سے لاحق ہوئی اور اسی طرز پر قوم صالح کا ذکر بھی کیا ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے فساق کے ائمہ عشق کے رسیا عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے نکاح کرنے والوں کا ذکر کیا ان کی مستی میں ان پر عذاب کا کوڑا برسائے جانے کو بیان کیا۔ عشق میں ان کے مخمور اور مست ہونے کے دوران ان کی جڑ کاٹ دیئے جانے کو آشکار فرمایا اور اس بات پر تنبیہ کی کہ ان پر ایسا عذاب نازل ہوا جو کسی امت پر بھی نازل نہ ہوا اور انہیں اگلے پچھلے بدکاروں اور سیاہ کاروں کا پیشوا بنادیا گیا۔

قوم لوط کا انجام قرآنی آیات کی روشنی میں:

جب وہ اپنی سرکشی میں حد سے بڑھنے لگے اور بے باک ہوکر برائی میں لگ گئے اور ایک دوسرے کی اقتداء اور حوصلہ افزائی کرنے لگے تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں چیخ وپکار کی۔ زمین نے دربار الٰہی میں بآواز بلند دعا مانگی، فرشتے آسمانوں کی طرف لپکنے لگے اور ساری مخلوق اللہ تعالیٰ سے ان کی شکایت کرنے لگی لیکن اللہ کا فیصلہ یہ تھا کہ وہ ظالموں کو حجت قائم کئے بغیر اور وعدہ وعید نازل کئے بغیر نہیں پکڑتا لہٰذا اس نے ان کی طرف اپنے رسول کو بھیجا جو ان کو ان کے عمل کی خرابی اور دردناک عذاب سے ڈراتے پس اللہ کے رسول (حضرت لوط علیہ السلام) نے سرداروں اور بہت سے حاضرین کی موجودگی میں اعلان کیا اور انہیں پکار پکار کر نصیحت کی۔ ان عظیم ناصح نے کہا: أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَلَمِينَ ۞ [الأعراف ٨٠] ''کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو کہ تم سے پہلے جہانوں میں کسی نے نہیں کی۔'' جب وہ عشق کے نشہ میں بے عقل وانجان رہے تو وہ اپنی تنذیر ونصیحت کو دہراتا رہا۔ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَآءِ ط بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۞ [الأعراف ٨١] ''بے شک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو۔''

لیکن اس کی اُن نصیحتوں کا ردعمل ان کی طرف سے اس شخص کے جواب کی مانند سامنے آیا جو عشق و مستی کی گہرائیوں میں اوندھا پڑا ہوا اور اس کا دل عشق میں گرفتار ولاچار ہو۔ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ [النمل:۵۶] ''انہوں نے کہا لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے پاک بنتے ہیں۔'' لیکن جب معلوم اور یقینی فیصلہ کے نفاذ کا وقت آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے انعام اور امتحان کے اتمام کے لئے لوط علیہ السلام کے گھر میں فرشتوں کو انسانی صورت میں بھیجا اور انہیں انتہائی خوب صورت نین ونقش عطا فرمائے۔ ان کی آمد بطور مہمان تھی لیکن حالت لوط علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ [ھود:۷۷] ''ان کے آنے سے اس کا دل تنگ ہوا اور غمگین ہوا اور کہا آج کا دن بڑا سخت ہے۔''

جب یہ خبر بدکار لوگوں کو پہنچی کہ لوط علیہ السلام کے گھر میں ایسے حسین وجمیل نوجوان آئے ہیں کہ اُن جیسا کسی نے دیکھا نہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ چلو لوط (علیہ السلام) کے گھر چلیں وہاں شہوت پوری ہوگی اور بہت بڑی لذت حاصل ہوگی۔ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۝ [ھود:۷۸] ''اور اس کے پاس اس کی قوم بے اختیار دوڑتی ہوئی آئی اور یہ لوگ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے۔''

جب وہ ان کے ہاں پہنچ گئے اور رش لگا دیا تو لوط علیہ السلام نے ان سے کہا اس حال میں کہ وہ غم و پریشانی سے نڈھال تھے۔ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ [ھود:۷۸] ''اے میری قوم! یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے پاک ہیں (یعنی ان سے نکاح کرو) سو تم اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھے ذلیل نہ کرو، کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں۔''

جب قوم لوط نے اس بات کو سنا تو بدکار اور سرکش شخص کی طرح بولے۔ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝ [ھود:۷۹] ''البتہ تحقیق تو جانتا ہے کہ ہمیں تیری بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں اور تو خوب جانتا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔'' لوط علیہ السلام تنہا لرزاں شخص کی طرح فرمانے لگے: قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝ [ھود:۸۰] ''کاش کہ مجھے تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کی پناہ جالیتا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ کے قاصد فرشتوں نے لوط علیہ السلام کی یہ حالت دیکھی تو حقیقت کو بے نقاب کیا اور بولے پریشان مت ہوں کیونکہ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ [ھود: ۸۱] ''اے لوط (علیہ السلام) ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں، یہ تم تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے'' یہ سن کر لوط علیہ السلام ایسے خوش ہوئے جیسے کوئی محب محبوب کی طرف سے اچانک ملنے والے اکرام پر خوش ہوتا اور ان سے کہا گیا۔ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ [ھود: ۸۱] ''جب کچھ حصہ رات رہ جائے اپنے لوگوں کو لے کر نکل پڑو اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے، مگر تیری بیوی پر بھی وہی بلا آنے والی ہے جو ان پر آئے گی۔ ان کے وعدہ کا وقت صبح ہے، کیا صبح کا وقت قریب نہیں ہے؟''

جب ان سرکش لوگوں نے مہمانوں سے ہمدردی نہ کرنے اور پڑوسی کے حق کو ادا نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تو جبریل علیہ السلام نے ان کے چہروں پر اپنے بازو کو مارا جس سے ان کی آنکھیں دھنس گئیں اور وہ اندھے ہو گئے اور وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے اے مجنون تجھے معلوم ہو جائے گا کہ کل تیرے ساتھ کیا ہوگا۔

جب صبح کی روشنی پھوٹنے لگی تو رب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کا مقررہ وقت آن پہنچا۔ لہٰذا جبریل علیہ السلام نے ان کی بستیوں کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے ایک پَر سے اٹھایا اور فضا میں ایسا اچھالا کہ ان کے کتوں کے بھونکنے اور مرغوں کے بانگ کی آواز فرشتوں نے سنی۔ پھر انہیں زمین پر ایسا پٹخا کہ اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر کر دیا۔ اس کے بعد ان پر نوکیلے پتھروں کی بارش برسا کر ان کو نیست و نابود کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل میں ان کی پیروی کرنے والوں کو یہ وعید سنائی۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝ [ھود: ۸۲-۸۳]

''تو جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس (بستی) کو الٹ کر نیچے اوپر کر دیا اور ان پر پتھر کی تہ بہ تہ (یعنی پے در پے) کنکریاں برسائیں۔ جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کئے ہوئے تھے اور وہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور نہیں۔''

یہ انجام ہے ان لوطیوں کا جو صورتوں کے عاشق تھے یہ پیشوا تھے، اور ان کے متبعین کا بھی یہی انجام ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان لم یکونوا قوم لوط بعینهم فما قوم لوط منهم ببعید
وانهم فی الخسف ینتظر و نهم علی مورد من مهلة وصید
یقولون لا أهلا ومرحبا بکم الم یتقدم ربکم ببعید
فقالوا بلی لکنکم قد سننتم صراطا لنا فی العشق غیر حمید
أتینا به الذکران من عشقنا لهم فأوردنا زار العشق شر ورید
فانتم بتضعیف العذاب احق من متابعکم فی ذاك غیر رشید
فقالوا وانتم رسلکم أنذرتکم بما قد لقیناه بصدق وعید
فما لکم فضل علینا و کلنا نذوق عذاب الهون جد شدید
کما کلنا قد ذاق لذة وصلهم ومجمعنا فی النار غیر بعید

اگر قوم لوط ان کے سامنے نہیں تو ان سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں۔

اور قوم لوط اپنے متبعین کے دھنسائے جانے کے منتظر ہیں ایسے گھاٹ پر جو ہلاکت اور بربادی والا ہے۔ وہ کہیں گے کہ تمہارے لئے کوئی خوش آمدید نہیں اور کیا تمہارے رب نے پہلے وعید نہ بھیجی تھی۔

وہ جواب دیں گے کیوں نہیں لیکن تم نے ہمارے لئے عشق میں بہت برا راستہ چھوڑا تھا۔

ہم لڑکوں کے عشق کی وجہ سے ان سے شہوت پوری کرتے تھے لیکن اس عشق نے ہمیں انتہائی خطرناک جگہ دھکیل دیا ہے اور تم عذاب کے دوگنا ہونے کے اپنے بیوقوف متبعین سے زیادہ مستحق ہو۔

وہ کہیں گے تمہارے رسولوں نے اس مصیبت سے تمہیں ڈرایا تھا جو ہمیں ہمارے اعمال کی وجہ سے پہنچی لہٰذا تمہیں ہم پر کوئی فضلیت نہیں پس ہم سب جہنم کے ہولناک عذاب کو چکھیں گے جیسا کہ ہم سب نے ان سے ملاقات کی لذت کو چکھا اور آگ پر ہمارا جمع ہونا دور نہیں ہے۔ [روضة المحبین ص ۱۸۹ تا ۱۹۳]۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ اس مضمون کے آخر میں عبرتناک واقعہ اور اسلاف کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

دو یہودی عالموں پر فتنۂ عشق:

واصل مولی ابن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کیا تیری شادی ہوگئی؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ ان کے وجہ دریافت کرنے پر میں نے ناداری کی شکایت کی تو فرمانے لگے عبداللہ بن محمد بن سیرین نے جب شادی کی تو ان کے پاس کچھ نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے روزی عطا کردی۔ پھر فرمایا بنی اسرائیل کی ایک عورت میسونہ نامی دو یہودی علماء کے پاس کسی مقدمہ کے سلسلہ میں آئی تو وہ دونوں اس پر عاشق ہوگئے لیکن دونوں میں سے ہر ایک اپنے عشق کو دوسرے سے چھپا رہا تھا۔ انہیں معلوم ہوا کہ وہ ایک باغ میں غسل کرتی ہے لہٰذا وہ دونوں وہاں پہنچے اور دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوگئے۔ جب اس نے ان دونوں کو دیکھا تو خود کو پانی میں چھپا لیا وہ کہنے لگے کہ اگر تو نے ہماری خواہش پوری نہ کی تو ہم تیرے بدکار ہونے کی گواہی دیں گے۔ اس نے انکار کردیا جس پر ان دونوں نے اس کے خلاف گواہی دے دی۔ جب اس کو حد لگانے کے لئے لایا گیا تو دانیال علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی جس میں ان کی تکذیب کی گئی یہ بھی عشق کا ہی ایک فتنہ ہے۔

غیر محرم عورتوں سے تعلق عذاب کا باعث ہے:

حسن بن عرفہ رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا گزشتہ لوگوں اور آنے والوں کا کفر عورتوں کی وجہ سے ہے۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت کے مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ چیز اور کوئی نہیں۔

علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف عورت اور شراب کا ہے۔

علی بن حرب، سفیان بن عیینہ رحمہا اللہ علیہما کے حوالے سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ شیطان جب کسی سے مایوس ہوجاتا ہے تو عورت کی طرف سے اس پر حملہ کرتا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دربار الٰہی میں آدم علیہ السلا مسے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے ممنوعہ درخت کا پھل کھانے پر مجبور کیا تو فرمایا اے میرے رب اسے حواء نے میرے لئے مزین کیا۔ فرمایا اس کو یہ بدلہ ملے گا، اس کا حمل بھی مشقت کے ساتھ ہوگا اور وضع حمل بھی تکلیف دہ ہوگا اور یہ مہینہ میں ایک مرتبہ خون آلود ہوگی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق کی تباہی ونقصانات عاشقوں کے حالات جان لینے کے بعد عیاں اور روز روشن کی طرح واضح ہوجاتے ہیں یہ چیز ہر زمانہ میں موجود ہے۔اس کا مشاہدہ بخوبی ہوسکتا ہے۔[روضۃ المحبین ص ۱۹۵ تا ۱۹۷]

عاشقوں کے نزدیک عشق کا مقام کیا ہے؟ یہ لوگ عشق کو ترقی کا موثر ترین ذریعہ سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ جب بدعتی شخص کی طرح اسے گناہ ہی نہیں سمجھیں گے تو توبہ کیسے کریں گے کیونکہ بدعتی اپنے عمل کو نیک، باعث اجر وثواب سمجھ کر بدعت پر مضبوطی سے کاربند ہوتا ہے۔جبکہ گناہ گار جو کام کر رہا ہوتا ہے اسے گناہ ہی سمجھتا ہے لہٰذا وہ اس پر شرمندہ نادم ہوتا ہے جس کی وجہ سے آخر کار اسے توبہ کی توفیق مل جاتی ہے۔یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جان بوجھ کر گناہ کیا، جب تک گناہ کو گناہ تسلیم نہیں کیا اس وقت تک انہیں توبہ کی توفیق نہیں ہوئی یہی حال عاشق لوگوں کا ہے کہ وہ اسے کار ثواب اور ترقی درجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور باقاعدہ لوگوں کو اس کی ترغیب دیتے ہیں۔ایک پنجابی قوالی کے اشعار ملاحظہ فرمائیں:

اینویں پنج ویلے مسیت نوں پھیرے نہ تومار — اینویں رب نئیں اوں ملنا
کدی مکے جاندا کدی مدینہ جاندا — اینویں رب نئیں اوں ملنا
اینویں پنج ویلے مسیت نوں پھیرے نہ تومار — اینویں رب نئیں اوں ملنا

یعنی تو پانچ وقت مسجد میں جو نماز پڑھنے جاتا ہے اس طرح سے رب کا وصال وقرب حاصل نہیں ہوگا۔
اور کبھی مکہ جاتا ہے اور کبھی مدینہ جاتا ہے اس طرح سے رب کا وصال وقرب حاصل نہیں ہوگا۔
خواہ مخواہ پانچ وقت مسجد میں جاتا ہے اس طرح سے رب نہیں ملے گا۔

آخر میں عشق کی دعوت وتبلیغ اس طرح کی گئی ہے کہ:۔

بلھے شاہ وانگوں کنجری بن کے پیراں وچ پالے گھنگھرو۔

کہ بلھے شاہ نے یار کو منانے کے لئے جس طرح ناچ کر اسے منایا تھا تو بھی بلھے شاہ کی طرح کنجری بن کر پاؤں میں گھنگھرو باندھ کر ناچ۔اس طرح سے رب ملے گا اور اس کا قرب وصال حاصل ہو گا۔العیاذ باللہ۔

ان عاشقوں کی ایسی حالت زار کہ وہ کس قدر دلیری وجرأت کے ساتھ غلط بات کی دعوت دیتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاشقوں کے نزدیک ترقی کا راز اور مؤثر ترین ذریعہ:

امام قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بلیغ شخص نے عشق کے بارے میں کہا یہ بزدل کو بہادر اور بخیل کو سخی بنا دیتا ہے، کند ذہن کو تیز اور لکنت زدہ شخص کی زبان کو فصیح کرتا ہے۔ بولنے سے عاجز شخص کے عزم کو پختہ کرتا ہے، اسے بادشاہوں جیسی عزت اور بہادروں جیسی دلیری عطا کرتا ہے یہ ادب کا داعی ہے پہلا دروازہ ہے جس کے ذریعہ ذہنوں اور سوچوں کو نکھارا جائے۔ اس کے ذریعہ چال بازی اور حیلوں کو نکالا جاتا ہے ہمتوں کو اس سے راحت ملتی ہے اور اخلاق و عادات میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔ عاشق کا ہم نشین اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مانوس ہو جاتا ہے کیونکہ عشق میں ایسا سرور ہے جو دلوں میں سرایت کرتا ہے اور ایسی خوشی ہے جو دلوں کو اطمینان دلاتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک مسرور سے کہا گیا تیرا بیٹا عاشق ہو گیا اس نے جواباً کہا الحمد للہ اب اس کا دل نرم ہوگا اس کی باتیں عمدہ ہوں گی اس کے اشارات بامعنی ہوں گے اس کے اعمال و افعال جاذب ہوں گے اس کی عبارتیں خوبصورت ہوں گی اس کی عادتیں عمدہ اور اخلاق شیریں ہوں گے اب وہ اچھے کاموں پر قائم ودائم ہوگا اور برے کاموں سے بچے گا۔

ایک اور شخص سے یہی بات کی گئی تو اس نے کہا جب وہ عاشق ہو گیا تو اب وہ خوش طبع، باریک بین اور نرم ہو جائے گا۔ ایک اہل ادب سے پوچھا گیا آدمی بلیغ کب بنتا ہے اس نے کہا جب کوئی کتاب تصنیف کرے یا اپنے دوست یا محبوب کی تعریف بیان کرے۔

سعید بن اسلم سے کسی نے ان کے بیٹے کی شکایت کی کہ وہ بڑے باریک بین شعر کہتا ہے تو فرمایا اسے ایسا کرنے دو۔ اس سے وہ خوش طبع، لطیف اور باریک بین ہوگا۔

عباس بن احنف کا شعر ہے:

وما الناس الا العاشقون ذوو الهوى　　　　ولا خير فيمن لا يحب ولا يعشق

حقیقی انسان تو وہ عاشق ہے جو اہل محبت ہو اور جس میں محبت وعشق نہیں اس میں کوئی بھلائی و خیر نہیں۔

[روضة المحبين لابن القيم الجوزية: ص ۱۴۱۔۱۳۷]

مزید فرماتے ہیں: علی بن ابی کثیر نے ابن ابی الزرقاء سے کہا، کیا آپ نے کبھی ایسا عشق کیا جس میں خط وکتابت اور وعدہ وغیرہ ہو۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو کہنے لگے آپ سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا۔ایک بادشاہ کا بیٹا بڑا کم ہمت ست اور نکھٹو تھا۔ بادشاہ چاہتا تھا کہ وہ اسے بادشاہت کے لئے تیار کرے لہٰذا اس نے لڑکیوں اور گانا گانے والیوں کو اس کے آگے پیچھے پھیلا دیا تو ایسا کرنے سے شہزادہ ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا۔ بادشاہ اس بات کو جان کر بہت خوش ہوا اور اس کی معشوقہ سے کہا کہ وہ شادی پر شرط لگا دے اور اسے کہے میں تو صرف بادشاہ یا عالم سے شادی کروں گی یہ سن کر بادشاہ کا بیٹا علم وسلطنت کے امور سیکھنے میں مصروف ہو گیا اور بادشاہت کے قابل بن گیا۔

مرزبانی کہتے ہیں ابونوفل سے پوچھا گیا کیا کوئی شخص عشق سے بچ سکتا ہے؟ فرمایا ہاں ایسا بے وقوف، اجڈ اور خشک مزاج جو خوبی اور فہم ودانش سے خالی ہو۔ البتہ وہ شخص جس کی طبیعت میں تھوڑی سی بھی چاشنی اور خوشنمائی ہو یا اس میں اہل حجاز کی خوش بو اور اہل عراق کی خوش طبعی ہو وہ عشق ضرور کرے گا۔

علی بن عبدہ کہتے ہیں عشق ومحبت سے صرف وہ شخص محروم رہ سکتا ہے جو خشک مزاج ناقص ہمت والا یا بے ڈھنگا ہو۔

انسانی زندگی کا اصول ہے کہ انسان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک اہل کمال لوگوں کا عشق اور ان کی مشابہت اختیار نہ کرے عالم جس حد تک علم سے محبت کرے گا اتنا ہی علم میں آگے بڑھے گا یہی قانون ہر شعبہ وپیشہ سے تعلق رکھنے والے شخص کے لئے ہے۔

ممکن ہے کہ عاشق اعلیٰ اخلاق وعادات اور سیرت وکردار کو اختیار کرنے کی کوشش کرے تا کہ اس کے معشوق کے سامنے اس کی عادات کی تعریف کی جائے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

ویرتاح للمعروف فی طلب العلی   لتحمد یوما عند لیلی شمائله

وہ بلندی کی طلب میں نیکی کو اختیار کرتا ہے تا کہ لیلیٰ کے سامنے اس کی عادات کی تعریف کی جائے۔ (روضة المحبین ص ۱۷۶۔۱۷۷)

امام صاحب مزید فرماتے ہیں۔ ابوالخباب کہتے ہیں میں نے دوران طواف انتہائی لاغر اور کمزور بدن نوجوان کو دیکھا وہ اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

وددت بان الحب یجمع کله   فیقذف فی قلبی وینخلق الصدر

فلا ینقض ما فی فؤادی من الھوی   ومن فرحی بالحب أو ینقضی العمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں چاہتا ہوں کہ ساری محبت جمع کر کے میرے دل میں ڈال کر سینہ کو بند کر دیا جائے اور میرے دل کی محبت اور مجھ سے ملنے والی راحت کبھی ختم نہ ہو یہاں تک کہ زندگی ختم ہو جائے۔

میں نے کہا اے نوجوان اس کعبہ کی حرمت نے تجھے ایسی گفتگو سے نہیں روکا؟ کہنے لگا بخدا ایسا ہوا لیکن محبت نے میرے دل کو یاد کرنے کی لذت سے بھر دیا اور سوچ انتہائی تیزی کے ساتھ اس کی طرف لوٹ گئی جس سے میری پہچان دور نہیں کی جا سکتی لہٰذا میں نے مدت کی تمنا کی اللہ کی قسم میرے دل میں اس محبت کی اتنی لذت ہے جتنی بادشاہ کے دل میں اس کی بادشاہت کی بھی نہ ہوگی۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تا حیات اسے میرے دل میں جمائے رکھے اور اسے میری قبر کا ساتھی بنا دے، میں اسے پہچانوں یا نہ پہچانوں حج سے واپسی تک یہی میری دعا ہے۔ پھر وہ رونے لگا، میں نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا مجھے دعا کے قبول نہ ہونے کا خوف ہے مجھے دنیا کی تمام چیزوں میں صرف اس کی خواہش اور رغبت ہے۔

عشق کی انتہاء:

ماہرین کہتے ہیں کہ عشق کی انتہا یہ ہے کہ عاشق عشق کی تکلیف میں زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، فرمایا: ''جس شخص کو عشق لاحق ہو اور اس نے اسے چھپائے رکھا، پاکباز رہا اور صبر کیا پھر مر گیا تو وہ شہید ہے۔'' اسے ایک جماعت نے سوید سے روایت کیا ہے۔ [اس حدیث کی مکمل تخریج بذات خود آگے چل کر امام ابن القیم رحمہ اللہ نے کی ہے اور اس کے باطل ہونے کا حکم لگایا ہے نیز 'الداء والدواء' میں بھی اسے منکر، ضعیف اور باطل قرار دیا ہے۔]

ابو عبداللہ ابرہیم بن عرفہ نفطویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں محمد بن داؤد سے ان کے مرض الموت میں ملاقات کے لئے گیا۔ میں نے عرض کیا آپ کو یہ بیماری کیسے لاحق ہوئی؟ فرمایا اس ذات کی محبت نے جسے تو جانتا ہے مجھے اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے، میں نے کہا کہ آپ کو اس پر قدرت کے باوجود کس چیز نے فائدہ اٹھانے سے روکا؟ انہوں نے کہا نفع اٹھانے کی دو صورتیں ہیں ۔۱۔ نظر مباح ۲۔ لذت ممنوعہ۔ نظر مباح نے مجھے اس حالت میں پہنچایا ہے اور لذت ممنوعہ نے مجھے نفع سے روکا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ من عشق و کتم و عف و صبر غفر اللہ له وادخله الجنة امام ابو عبداللہ الحاکم فرماتے ہیں کہ میں اس روایت پر متعجب ہوں کہ اسے سوید کے سوا کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے روایت نہیں کیا۔امام ابن القیم رحمہ اللہ مختلف اسانید سوید کے واسطہ سے نقل کرنے کے بعد آخر میں فرماتے ہیں قلت و ھذا حدیث باطل علی رسول اللہ ﷺ قطعاً ولا یشبہ کلامہ یہ حدیث باطل ہے، رسول اللہ سے قطعاً ثابت نہیں اور نہ ہی آپ کے کلام سے اس کی مشابہت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح اسانید سے چھ قسم کے شہداء کا جو ذکر کیا گیا اس میں عشق کا مقتول شہید قرار نہیں دیا گیا اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ قتیل عشق شہید ہو۔ بلاشبہ عاشق عشق کرنے والا عقوبت و سزا کا مستحق ہے۔اس حدیث کو روایت کرنے کی وجہ سے حفاظ اسلام نے اس پر کلام کیا اور اس کا انکار کیا۔ [مختصر أروضة المحبین: ص ۱۷۷ تا ۱۷۹].. اس روایت کی تحقیق مزید کے لئے شیخ البانی رحمہ اللہ کی کتاب الضعیفۃ، رقم ۴۰۹ کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔شیخ البانی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ کا قول، اسلام کے حفاظ کا کلام اس انکار کے سلسلہ میں ترازو ہے۔اس قسم کے بارے میں ان کی جانب رجوع کیا جائے جب کہ اس روایت کو کسی ایسے شخص نے صحیح بلکہ حسن بھی قرار نہیں دیا ہے جس پر فن حدیث میں اعتماد کیا جا سکے اور صحت کے لحاظ سے اس کی جانب رجوع کیا جائے جب کہ اس کی عادت میں تسامح اور تساھل نہیں ہے۔اس نے خود کو اس وصف سے موصوف نہیں کیا نیز یہ حقیقت کافی ہے کہ ابن طاہر راوی جو تصوف کی احادیث میں سہل نگاری سے کام لیتا ہے اور چشم پوشی کرتا ہے وہ کمزور اور قوی سبھی احادیث کو ذکر کرتا ہے اس نے بھی اس کا انکار کیا ہے اور اس کے باطل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس نے اسے اپنی کتاب تذکرۃ الموضوعات ص۹۱ میں ذکر کیا ہے۔

ہاں البتہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا انکار ممکن نہیں ہے۔اس جانب اشارہ ہے کہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے جب کہ وہ سوید راوی کے طریق سے بھی ہے اس لئے زاد المعاد میں وارد ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہونے کے لحاظ سے اس کی صحت میں نظر ہے۔ (میں کہتا ہوں کہ ان کا کلام ہم اس سے قبل نقل کر چکے ہیں کہ یہ باطل ہے۔ (ظاہری))

امام ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ کے بارے میں ذکر ہے ان سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص عشق کے باعث موت سے ہم کنار ہو جاتا ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ امام ابن حزم رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ وہ تو شہوت کا قتیل ہے اس میں عقل نہیں ہے اور نہ طاقت و قوت ہے۔میدان عرفات میں ایک جواں سال شخص کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھا کر لایا گیا جو چوزے کی مانند نڈھال ہو چکا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا اس کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا عشق کے باعث بیمار ہے اس کے بعد وہ دن کے اکثر اوقات میں عشق سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ پس یہ وہ چیز ہے جوان سے اس کے بارے میں منقول ہے اور جو چیز اس کو نمایاں کرتی ہے وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں شہداء کا شمار کرتے ہوئے فرمایا جو شخص جہاد میں قتل ہو جاتا ہے، آگ میں جل جاتا ہے، پانی میں ڈوب جاتا ہے اور پیٹ کی بیماری (جلاب وغیرہ) میں فوت ہو جاتا ہے نفاس والی عورت کے ہاں تولد پذیر ہونے والے بچے کے سبب وہ موت سے ہم کنار ہو جاتی ہے، جو شخص نمونیہ کے مرض سے فوت ہو جاتا ہے لیکن ان میں اس شخص کا کچھ ذکر نہیں جس کو عشق موت سے ہم کنار کر دیتا ہے۔

عشق کے نقصانات:

اس عنوان کے تحت میں امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کی مشہور و معروف کتاب ذم الہوی سے نقل کرنا چاہتا ہوں۔ عاشق حضرات عام طور پر شہوت سے اپنے نفس کو نہ بچا سکنے میں جانوروں کی حد سے بھی بڑھ گئے ہیں جب ان کی شہوت جماع پر قادر نہ ہو سکنے کی وجہ سے ادھوری رہ جاتی ہے تو یہ شہوت میں اور بگڑ جاتے ہیں اور تیز ہو جاتے ہیں اور بدکاری کی ذلت میں پھنس کر مزید ذلیل ہو جاتے ہیں جبکہ جوان قضائے شہوت کے دفعیہ پر ہی کفایت کرتا ہے اور یہ عاشق اپنی شہوت کو پورا کرنے کے لئے عقل کی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔

دین کا نقصان:

عشق کی وجہ سے دنیا اور دین کا نقصان بہت ظاہر ہے۔ دین کا نقصان تو یہ ہے کہ عاشق کا دل شروع شروع میں اپنے خالق کی فکر سے غیر متوجہ ہو جاتا ہے معرفت الہیہ، اللہ کا خوف اور حصول قرب الٰہی کا فکر نہیں رہتا اس کے بعد حرام کا جتنا ارتکاب کیا اتنا ہی وہ آخرت کے نقصان میں مبتلا ہوا اور خود کو پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا۔ اس طرح سے وہ جتنا اپنی خواہشات و عشقیات کے قریب ہوتا گیا اتنا ہی اپنے رب سے دور ہوتا گیا اور عاشق اپنی حد حلال میں باقی نہیں رہتا بلکہ ترقی کر کے گناہ کی حدود تک پہنچ جاتا ہے۔

دنیا کا نقصان:

دنیا میں عشق کا نقصان یہ ہے کہ دائمی غم، لگاتار فکر، وسواس، بے خوابی، کم کھانے، زیادہ جاگنے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھنسا رہتا ہے پھر یہ اعصاب پر مسلط ہو کر بدن کو پیلا، اعضاء میں رعشہ، زبان میں تو تلا پن، بدن میں لاغری کو پیدا کر دیتا ہے اور رائے کو بیکار، دل کو تدبیر، مصلحت سے غائب، آنسوؤں کو لگاتار، حسرتوں کو مسلسل، چیخ و پکار کو جاری، سانس کو چھوٹا اور دل کو بجھا دیتا ہے، پھر جب دل کی کامل غشی چھا جائے تو دیوانگی ظاہر ہو جاتی ہے اور اس کو تلف ہونے کے دھانے پر لا کھڑا کرتی ہے۔اس طرح سے کتنے عاشق ایسے گزرے ہیں جنھوں نے اس دیوانگی میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا اور لوگوں میں اپنی قدر و منزلت کو تباہ کیا اور اکثر و بیشتر بدنی، اور حد کی سزا کو پہنچے۔[ذم الھوی ص ۳۱۳۔۳۱۴ ملخصاً]

اب میں امام ابن الجوزی رحمہ اللہ سے آفات عشق نقل کرنا چاہتا ہوں تا کہ اس فتنہ میں مبتلا لوگ اس سے عبرت حاصل کریں اور محفوظ لوگوں کے لئے اس شر سے بچنے کے لیے مدد معاون ہوں۔

آفات عشق:

۱۔مرتے دم تک گونگا رہا: کسریٰ بادشاہ کا ایک دربان ایک لونڈی پر عاشق ہو گیا۔بادشاہ نے ایک دن اس کو ڈانٹا تو اس کے اوسان خطا ہو گئے اور اس کی سمجھ میں نہ آیا کیا جواب دے، اس کو التباس ہو گیا۔جب جواب کے لئے حاضر ہوا تو اس کی زبان توتلی ہو گئی چنانچہ وہ اسی طرح گونگا ہی ہوتا چلا گیا آخر کار بولنا چاہتا تو بول نہیں سکتا تھا۔کسریٰ نے اس کے علاج کے لئے طبیب جمع کئے لیکن وہ اس کا علاج کرنے سے قاصر و عاجز آ گئے اور وہ اسی حالت میں مر گیا۔[ذم الھویٰ ص ۳۳۱]۔

۲۔عمرو بن مناۃ الخزاعی ایک مرتبہ لیلیٰ خزاعیہ کے پاس سے گزرا جب یہ اراکہ کی بیوی تھی اور اپنی قوم کی عورتوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔یہ عمرو، حسنِ گفتار اور نفیس اشعار کہنے میں مشہور و معروف تھا، اس سے عورتوں نے کہا ہمارے پاس بیٹھ کر باتیں کرو۔وہ ان سے باتیں کرنے کے لئے بیٹھ گیا۔اس نے لیلیٰ بنت عیینہ کو دیکھا اور اسے دل دے بیٹھا اور اس کا معاملہ عشق تک بڑھ گیا اور اس قدر بڑھ گیا کہ جب تک اس کا گھر نہ دیکھ لیتا نیند نہ آتی۔وہ وسوسہ میں مبتلا ہو گیا عقل ضائع ہو گئی اور اس کے ذکر میں رطب اللسان رہتا اور اس کے بارے میں بہت سے اشعار کہے۔[ذم الھویٰ ص ۳۳۲]

۳۔عبداللہ بن ہمام کہتا ہے کہ میں کسی کام کی خاطر شہر سے باہر نکلا تو میں نے ابن ابی مالک کو حیرہ اور کوفہ کے درمیان بیٹھے دیکھا میں نے سوال کیا تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا میں وہی کر رہا ہوں جو ہمارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھی کرتا تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا ساتھی کون ہے؟ جواب دیا لیلیٰ کا عاشق بنی عامر کا مجنون۔ عبداللہ بن ہمام کہتے ہیں اس کی طرف پتھر پڑا تھا اس نے مجھے مارنے کے لئے اٹھایا اور میرے پیچھے بھاگا اور اس قدر زوردار طریقے سے پھینکا کہ وہ مجھ سے بھی آگے جا گرا۔ [ذم الھوی ص: ۳۳۲]

۴۔ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے سرالعجم میں پڑھا ہے کہ جب اردشیر کی حکومت مستحکم ہوگئی اور چھوٹے چھوٹے حکمرانوں نے اس کے زیرنگوں رہنے کا اقرار کیا تو اس نے ''مَلِک سریانیہ'' کا محاصرہ کیا۔ مَلِک سریانیہ نے حضر نامی شہر میں پناہ لے رکھی تھی اور شہر کو باوجود محاصرہ کرنے کے فتح حاصل نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اس بادشاہ کی بیٹی قلعہ کے اوپر چڑھی اور اردشیر کو دیکھ کر اس کے عشق میں مبتلا ہوگئی پھر وہاں سے اتر کر ایک تیر اٹھایا اور اس پر لکھا ''اگر تم میری یہ شرط تسلیم کرو کہ مجھ سے شادی کرو گے تو وہ راستہ دکھاتی ہوں جس کے ذریعہ تم شہر کو معمولی حیلہ اور تھوڑی سی تکلیف کے ساتھ فتح کر سکتے ہو''، پھر اس تیر کو اردشیر کی طرف پھینکا۔ اس تیر کو اردشیر نے پڑھا تو اس نے ایک تیر اٹھا کر اس پر یہ کلمات لکھے ''جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے میں اسے پورا کروں گا''، پھر اسے شہزادی کی طرف پھینکا تو شہزادی نے اردشیر کو وہ خفیہ راستہ بتلا دیا۔ اردشیر نے اس شہر کو فتح کر لیا اور اس طرح شہر میں داخل ہوا کہ شہر والے بے خبر تھے۔ داخل ہونے کے بعد بادشاہ کو قتل کیا، عام لوگوں کا خون بہایا اور شہزادی سے شادی کر کے ساتھ لے گیا۔ شادی کے بعد وہ ایک

طرف دیکھنے سے بھی اجتناب کیا جائے۔ اسی طرح امام عطاء بن ابی رباح فرماتے کہ وہ لونڈیاں جو مکہ مکرمہ میں فروخت کے لئے لائی جاتی ہیں ان کو خریدنے کا ارادہ نہ ہو تو انہیں دیکھنا بھی حرام ہے۔ (بخاری مع الفتح: ص ۱۱/۷) اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ اس مسئلے میں کس قدر محتاط تھے، مگر آج ہم کتنے بے حجاب ثابت ہوئے ہیں۔ امام علاء بن زیاد بصری رحمہ اللہ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، نہایت عابد و زاہد تھے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے انہیں کان ربانیا تقیا قانتاً للہ بکل من خشیة اللہ کے القاب سے یاد کیا ہے۔ [السیر ص: ۲۰۲ جلد ۴]۔ امام عبداللہ بن احمد نے انہیں کا یہ قول ذکر کیا ہے لاتتبع بصرك رداء المرأة فان النظر يجعل شهوة في القلب [کتاب الزہد ص: ۲۵۵۔ حلیة الأولیاء ص: ۲۴۴ جلد ۲]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الھوی: ص ۳۴۷-۳۴۸]

عاشقوں اور معشوقوں کے بے شمار واقعات کتب میں موجود ہیں، میں اختصار کے پیش نظر انہیں نقل نہیں کر رہا۔ صرف قریب دَور کا ایک واقع نقل کرنے پر ہی اکتفا کر رہا ہوں۔

معشوق کے ہاتھوں قتل:

اکرام اللہ جان نیازی ایک معروف مسلم لیگی تھے، ۱۹۹۹ء کے آغاز میں انہیں گھر میں گھس کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ظاہری طور پر دیرینہ شاخسانہ لگتا تھا لیکن میانوالی کے عوام آج بھی نیازی صاحب کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایک لونڈے کے باعث نیازی صاحب جان سے چلے گئے۔ دراصل نیازی صاحب ایک خوبرو لڑکے کے گرویدہ تھے لیکن وہ کسی اور کی دسترس میں تھا۔ صرف اس کے حصول میں بات بڑھ گئی اور بالآخر نیازی صاحب کے قتل پر منتج ہوئی۔ (پارلیمنٹ سے بازارِ حسن تک: ص ۳۰۷)

آخر میں ان مصائب و آفات اور ان فتنوں اور اس کی خرابیوں سے محفوظ رہنے کا طریقہ احادیث و آثار سلف صالحین سے نقل کرتا ہوں تاکہ اس پر عمل کر کے دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی، ایمان کی خرابی، دین سے دوری، شرک و کفر و ارتداد سے محفوظ ہو سکیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ بدکاری کے ارتکاب میں تمام اعضاء حصہ دار بنتے ہیں اس لئے زنا کی نسبت ان کی طرف بھی کی گئی ہے اور ان میں سے سرفہرست آنکھ ہے جس سے غیر محرم کو دیکھا اور پسند کیا جاتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لا تتبع النظرة النظرة فانها لك الأولى وليست لك الآخرة) [ترمذی: ۲۷۷۷- مسند احمد: ص ۵/۳۵۳، ۳۵۷]

"اے علی! ایک بار نظر پڑ جانے کے بعد دوسری بار مت دیکھو کیونکہ تمہارے لئے پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں۔" جس سے معلوم ہوا کہ راہ چلتے اچانک کسی نامحرم پر نظر پڑ جائے تو دوسری بار اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں چہ جائیکہ ٹکٹکی لگا کر دیکھتا رہے۔ (اعاذنا الله منه)

پہلی بار اچانک نظر پڑ جائے تو بھی فوراً نگاہ پھیر لینی چاہئے یوں نہیں کہ انسان خواہش نفس کا شکار ہو کر رہ جائے۔ چنانچہ جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: سألت رسول الله ﷺ عن نظر الفجأة فقال ~~اصرف~~ بصرك [مسلم ۲۱۵۹- ابوداؤد ~~۲۱۴۸~~ ترمذی ۲/ ۱۲۸] "میں نے رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نگاہ پھیر لو'' اس لئے چاہئے کہ جب کبھی نظر اچانک کسی غیر محرم پر پڑ جائے تو اس کی طرف سے فی الفور نگاہ بدل لیں۔

پہلی نظر تو معاف ہے اس کے بعد لذت نظر کے لئے یہ حرکت گناہ اور قابل گرفت ہے۔ غیر محرم بالغہ عورت کو دیکھنا تو کجا، امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو ابھی کمسن ہیں اور انہیں ابھی حیض نہیں آیا ان کی طرف دیکھنے سے بھی اجتناب کیا جائے۔ اسی طرح امام عطاء بن ابی رباح فرماتے کہ وہ لونڈیاں جو مکہ مکرمہ میں فروخت کے لئے لائی جاتی ہیں ان کو خرید نے کا ارادہ نہ ہو تو انہیں دیکھنا بھی حرام ہے۔ (بخاری مع الفتح: ص ۱۱۱/۷) اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ اس مسئلے میں کس قدر محتاط تھے، مگر آج ہم کتنے بے حجاب ثابت ہوئے ہیں۔ امام علاء بن زیاد بصری رحمہ اللہ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، نہایت عابد وزاہد تھے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے انہیں کان ربانیا تقیا قانتاً للہ بکل من خشیة اللہ کے القاب سے یاد کیا ہے۔ [السیر، ص: ۲۰۲ جلد ۴] امام عبد اللہ بن احمد نے انہیں کا یہ قول ذکر کیا ہے لاتبتع بصرك رداء المرأةِ فان النظر یجعل شهوة فی القلب [کتاب الزہد ص: ۲۵۵۔ حلیة الأولیاء ص: ۲۴۴ جلد ۲]

اپنی نگاہ عورت کی چادر پر مت ڈالو کیونکہ یہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔ زمانہ خیر القرون میں نہ بے حجابی کا دور دورہ تھا نہ ہی زیب وزینت کی نمائش کا رجحان تھا مگر اس کے باوجود امام علاء بن زیاد رحمہ اللہ کا فرمان باعث عبرت ہے۔ مگر آج کے پُرفتن دور میں جبکہ عریانی وفحاشی پورے عروج پر ہے، ان حالات میں عورتوں کا زرق برق لباس پہن کر گھر سے باہر آنا، مردوں کا ان کی طرف دیکھنا جس قدر برے انجام کا سبب بنا ہوا ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ جس سے شیخ علاء رحمہ اللہ کے قول کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ بعض حضرات بڑی بے تکلفی سے کہتے ہیں اصل معاملہ دل کا ہے آنکھ کا نہیں۔ یوں وہ بڑی ہوشیاری سے اپنی پارسائی کا اظہار کرتے ہیں مگر یہ محض شیطانی جھانسہ ہے۔ راقم ایک مرتبہ حیدرآباد سے میرپور بذریعہ ٹرین جمعہ پڑھانے بعض دوستوں کے ساتھ جا رہا تھا۔ ٹرین میں سیٹ پر بیٹھے تھے کہ دو عورتیں بھی آ کر سامنے بیٹھ گئیں۔ ایک نے برقعہ اوڑھ رکھا تھا جبکہ دوسری نے چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اس دوران پردہ کے موضوع پر بات چل نکلی تو چادر والی عورت جس کا چہرہ کھلا تھا اس نے فوراً کہا پردہ تو دل اور آنکھ کا ہوتا ہے چہرہ کا نہیں۔ میں نے (ظاہری) فوراً جواب دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر دل اور آنکھ کا ہی پردہ ہے تو پھر کپڑے بھی اتار دینے چاہئیں، اس پر وہ بہت زیادہ شرمندہ ہوئی۔ برقعہ والی نے بھی پہلے نقاب اتار رکھا تھا، پہن لیا، یہ بھی شرما گئی اور فوراً پردہ کر لیا۔ (الحمد للہ علی ذلك)

شیخ الطائفہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے ایسے ہی کٹ حجت کے بارے میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایماندار کو نگاہ نیچی رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور اسی کو ان کے لئے زیادہ پاکیزگی اور زیادہ صفائی کا باعث قرار دیا ہے مگر اس کے برعکس جو یہ کہتا ہے کہ نظر پاک صاف ہے تو وہ قرآن پاک کی تکذیب کرتا ہے۔ [غنیة الطالبین ص ۳۶ جلد ۱]

اس لئے یہ محض شیطانی وسوسہ ہے جو انسان کو لذت نظر میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ انہیں خرابیوں کو دور کرنے کے لئے اسلام نے نگاہ کی حفاظت کی تاکید کی ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے کہا تھا: امش وراء الأسد والأسود ولا تمش وراء إمراة [ذم الھویٰ ص: ۸۱] کہ شیر اور سانپ کے پیچھے چلو مگر عورت کے پیچھے مت چلو کیونکہ شیر کے حملے اور سانپ کے ڈسنے سے جان جاتی ہے لیکن عورت کا پیچھا کرنے سے ایمان بھی جاتا ہے۔ جس طرح لکڑیوں کو آگ کا معمولی شعلہ جلا کر راکھ کر دیتا ہے اسی طرح نظر کا فتنہ دولت ایمان کو بھسم کر دیتا ہے۔ حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ اسی دوران میں اس کی نگاہ ایک خوب صورت عورت پر پڑی تو نقد دل ہار بیٹھا اور عین بیت اللہ میں چلا اٹھا:

ما كنت احسب ان الحب يعرض لى ۔۔۔ عند الطواف ببيت الله ذى الستر
متى ابتليت فصار القلب مختبلا ۔۔۔ من حب جارية حوراء كالقمر
ياليتنى لم أكن عاينت صورتها ۔۔۔ لله ما ذا توخانى به بصرى

میرے وہم و گمان میں نہ تھا کہ غلاف والے بیت اللہ کے طواف کے دوران مجھے محبت سے سابقہ پیش آجائے گا یہاں تک کہ میں محبت میں مبتلا ہو گیا اور دل ایک چاند جیسی خوبصورت لڑکی کی محبت میں دیوانہ ہو گیا۔ کاش میں نے اس کی صورت نہ دیکھی ہوتی، خدارا دیکھو میری نگاہ نے کیا چیز میری مطلوب و مقصود بنا دی ہے۔

اَمرد کو دیکھنا:

نظر کے فتنے سے بچنے کے لئے غیر محرم عورت کو دیکھنا ہی ناجائز نہیں ہے بلکہ اَمرد کو دیکھنا بھی خطرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خالی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف نے اس کی طرف دیکھنے سے بھی منع کیا ہے۔ اَمرد اس خوب صورت لڑکے کو کہتے ہیں جس کی ابھی داڑھی نہ نکلی ہو۔ عورت کی طرح اَمرد بھی فتنے کی جڑ ہے۔ لوط علیہ السلام کی قوم اس فتنے میں مبتلا ہوئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالا۔ نبی ﷺ نے بھی متلذز بالمثل کے بارے میں فرمایا فاعل ومفعول دونوں کو قتل کردو۔(۱) [ترمذی، ابوداؤد، ابن حبان، مسند امام احمد ص ۱/۳۰۰] نیز آپ نے فرمایا یہ بدعمل کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ [مسند احمد] حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لوطی کے قتل پر متفق ہیں۔ تابعین کرام کے علاوہ امام احمد، امام شافعی، امام مالک، امام اسحاق، امام اَوزاعی رحمہم اللہ وغیرہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ [الداء والدواء ص: ۲۴۶-۲۴۹]۔

اَمرد کے اسی فتنے سے بچنے کے لیے سلف نے اس کی طرف دیکھنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے بلکہ حافظ محمد بن ناصر نے امام شعبی سے مرسلاً یہ روایت بیان کی ہے کہ قبیلہ عبد قیس کا وفد جب اسلام لانے کے لئے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو ان میں ایک اَمرد بھی تھا، آپ ﷺ نے اسے اپنے پیچھے بٹھانے کا حکم دیا اور فرمایا کان خطیئة من مضی النظر پہلے جو گزر گئے ہیں ان کا گناہ یہی نظر تھا۔ [روضة المحبین ص: ۱۱۵] مگر یہ روایت مرسل ضعیف ہے۔ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۲) نے (ذم الھوی، ص: ۹۰) میں اسے مجالد بن سعید عن الشعبی کی سند سے ذکر کیا ہے اور مجالد ضعیف اور سلسلۂ سند مجہول ہے۔ نیز دیکھئے [الفوائد المجموعة: ص ۲۰۶ للشوکانی]

اَمرد کو مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت پر حضرت انس اور ابوھریرۃ رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایات بھی مروی ہیں مگر ان کی اسناد ضعیف ہیں جیسا کہ العلل المتناھیة ص ۲۸۴ جلد ۲ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

(۱) ہمارے شیخ علامہ سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر مستقل کتاب لکھی ہے اور اس میں حدیث کے تمام طرق جمع کردیئے ہیں۔

(۲) حافظ ابن الجوزی کثیر الخطاء تھے اور اس کا سبب کثرت تالیف اور قلت مراجعت وتصحیح تھا یہی وجہ ہے کہ ان سے اپنی کتب میں بہت سے اوہامات واخطاء صادر ہوئی ہیں اور رطب ویابس بھی محض اس بنیاد پر جمع کردیئے تھے کہ وہ ان کے موضوع سے متعلق ہوتا تھا۔ (ابومحمد السندی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے ہم نے انہیں قلم زد کر دیا ہے(۱)۔ البتہ بعض صحابہ وتابعین کرام اور دیگر اہل علم سے اس کی ممانعت منقول ہے۔ چنانچہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ کسی اُمرد کی طرف نظر جما کر دیکھ رہا ہے تو اسے برے عمل سے متہم سمجھو۔ امام ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کانوا یکرھون مجالسة أبناء الملوك وقال مجالستهم فتنه وانما هم بمنزله نساء [ذم الھویٰ ص: ۹۲۔ روضة المحبین ص: ۱۱۵]

کہ وہ بادشاہوں کے بیٹوں کی مجلس میں بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان کے پاس بیٹھنا فتنہ کا باعث ہے کیونکہ وہ عورتوں کے قائم مقام ہیں۔

امام ابراہیم نخعی جب کانوا یکرھون یا کانوا یفعلون جیسے الفاظ بولتے ہیں تو اس سے مراد ان کے شیوخ یعنی عبداللہ بن مسعود اور علی رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہوتے تھے۔ [الصارم المنکی ص ۴۴۲ لابن عبد الھادی]۔ معلوم ہوا کہ علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تلامذہ اُمرد کی صحبت کو مکروہ سمجھتے تھے۔ بلکہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انہوں نے فرمایا: ما أتی علی العالم سبع ضار أخوف علیه من غلام امرد [تلبیس ابلیس، ص: ۲۶۵ لابن الجوزی]

”مجھے کسی عالم پر ایذا رساں درندے کا اس قدر خوف نہیں جتنا کہ امرد لڑکے کی طرف سے ہے۔“

اب ہم آخر میں اپنے اسلاف کے نظر کی حفاظت کے متعلق چند ایک واقعات نقل کر کے اس بحث کو ختم کر رہے ہیں کیونکہ نظر ہی اول وآخر اس فتنہ کا باعث ہے۔ اگر انسان اس پر قابو پالے تو ان شاءاللہ تعالیٰ اس فتنہ سے یقینی طور پر محفوظ رہ سکتا ہے۔ تمام تر بحث اور دلائل میں یہی بات واضح ہوتی ہے کہ اصل سبب نظر کا فتنہ ہے باقی تمام اسباب اس کی فرع ہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنے اسلاف کی اقتداء کرنی چاہئے نیز ان کی تعلیمات اور سیرت وسوانح سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اس فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

۱۔ عبداللہ بن ابی الھذیل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے رفقاء کے ہمراہ ایک مریض کی

---

(۱) افسوس کہ حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ نے خود اپنی روایات کو ذم الھویٰ اور تلبیس ابلیس میں بلانکیر نقل کر دیا ہے غالباً وہ انہیں موضوع نہیں بلکہ ضعیف سمجھتے ہیں۔ الترغیب والترہیب کے باب میں تساہل سے کام لیا ہے۔ واللہ اعلم (ظاھری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیادت کے لئے تشریف لے گئے وہاں ان کے مصاحبوں میں سے ایک صاحب خاتون خانہ کی طرف دیکھنے لگے تو انہوں نے فرمایا: تفقأت عيناك كان خيرا لك [ألادب المفرد للبخاری، ص: ۳۳۳] کہ اس عورت کو دیکھنے کی بجائے تیری آنکھیں پھوٹ جاتیں تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوتا۔

۲۔ شیخ الاسلام امام یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ صحیح مسلم کے شارح اور شرح المہذب کے مصنف سے کون واقف نہیں ان کے بارے میں انہی کے تلمیذ یحییٰ بن علی الصالحی کا بیان ہے کہ میں ابھی امرد تھا کہ میرے والد مجھے امام نووی رحمہ اللہ کی مجلس میں لے گئے تاکہ ان سے علم حاصل کروں۔ انہوں نے فرمایا: ''اني أرى أنّ النظر في الأمرد حرام مطلقا'' میں اَمرد کو دیکھنا مطلقاً حرام سمجھتا ہوں (اس لئے آپ کے بیٹے کو پڑھا نہیں سکتا)۔ [الدرر الکامنه لابن حجر عسقلانی، ص: ۴۲۲، جلد ۲]

۳۔ فقیہ ابو العباس محمد بن عبد الرحمن حمام میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ ننگے نہا رہے ہیں، انہوں نے یہ ماجرا دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر لیں تو ان میں سے ایک نے کہا آپ کب سے نابینا ہو گئے؟ انہوں نے برجستہ جواب دیا جب سے تم بے شرم ہو گئے ہو۔ [شعب الایمان للبیهقی، ص: ۱۶۳ ج ۶]

آج جس قدر بھی اغواء اور گینگ ریپ ہو رہے ہیں ان میں بنیادی سبب نظر کا فتنہ اور عورتوں کا بے حجاب بن ٹھن، زیب و زینت، میک اپ کر کے نیم برہنہ لباس میں گھروں سے باہر نکلنا ہے۔ اگر عورتیں شرعی پردہ شروع کر دیں اور ایسا برقع یا چادر اوڑھیں جس سے جسم کے خدوخال ظاہر نہ ہوں تو یقینی طور پر یہ فتنہ ختم ہو سکتا ہے۔ رہی سہی کسر موبائل اور نیٹ نے نکال دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم اور موجودہ و آنے والی نسل کو اس برائی اور فتنہ سے محفوظ رکھے اور باحیا بنائے۔ آمین

۴۔ شیخ محمد بن عمر بن الفتوح التلمسانی بڑے خوبصورت نوجوان تھے۔ ایک روز ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری تو یہ اس کی طرف دیکھنے لگے۔ اس عورت نے یہ حرکت دیکھی تو کہا: اِتق الله يا بن الفتوح يعلم خائنة الأعين وما تخفي الصدور۔ ''اے فتوح کے بیٹے اللہ سے ڈر، وہ آنکھ کی خیانت اور سینے کے بھید تک جانتا ہے۔'' [نیل الابتهاج علی هامش الدیباج، ص: ۲۹۲] کہتے ہیں کہ یہی بات ان کے زہد کا باعث بنی۔ گھر کو خیر آباد کہا اور علم و عمل کی زندگی اختیار کر لی۔ ویران مسجد کو تلاوت قرآن پاک سے آباد کرتے۔ ۸۱۸ء میں بخاری شریف پڑھ رہے تھے کہ طاعون کا حملہ ہوا اور اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصہ پارینہ کو جانے دیجئے برصغیر میں شہیدین یعنی سید احمد شہید اور سید محمد اسماعیل شہید رحمہا اللہ سے کون واقف نہیں۔ احیاء سنت اور استیصال بدعت کے ساتھ ساتھ عملاً جہاد اور نفاذ اسلام کے سلسلہ میں ان کی مساعی جمیلہ سے کون بے خبر ہے۔ عملی زندگی کا جو صور انہوں نے پھونکا اس سے قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ مولانا غلام رسول مہر نے لکھا ہے:۔

۵۔ نمازیوں کے زہد و تقویٰ سے ہر شخص متاثر تھا، ایک مرتبہ ملا کلیم اخوندزادہ نے خود گاؤں کی عورتوں کو آپس میں باتیں کرتے سنا کہ سید صاحب کے ساتھی تو خلقاً خواہشات نفس سے محروم ہیں یا اولیاء ہیں۔ پن چکیوں پر آٹا پسوانے آتے ہیں لیکن کیا مجال آج تک کسی غازی کی نگاہ عورت کی طرف اٹھی ہو۔
[سید احمد شہید، ص: ۴۴۳]

۶۔ ابھی کل کی بات ہے مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ کے علم وفضل سے سبھی واقف ہیں۔ مولانا محمد عبداللہ آف بورے والا (گورداسپوری) نے ایک بار ذکر کیا کہ جھنگ شہر کی جامع مسجد اہل حدیث میں سالانہ تبلیغی کانفرنس تھی، مولانا سیالکوٹی رحمہ اللہ بھی مدعو تھے، تقریر کے لئے سٹیج پر تشریف لائے تو خطبہ کے دوران سامنے برآمدے کی چھت پر عورتوں کو دیکھ کر پگڑی کے ایک بند کو آنکھ پر ڈال لیا اور یوں ہی پوری تقریر کی۔ تقریر سے فارغ ہو کر انتظامیہ کے ساتھ جب مجلس میں بیٹھے تو فرمایا میں جلسہ کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا، اس وقت عورتوں کو وہاں سے اٹھانے کا کہتا تو آپ کے لئے مشکلات کا باعث ہوتا اس کا انتظام میں نے خود ہی کر لیا۔ آئندہ عورتوں کو کہیں اور مناسب جگہ پر بٹھانے کا انتظام ہونا چاہئے۔ ان واقعات سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آنکھ کی بے حجابی سے ہمارے اسلاف کس قدر خائف تھے اور اس بارے میں وہ کتنے محتاط تھے۔ **اللھم اجعلنا منھم**۔ یہ اقتباسات محقق عالم دین محدث شہیر مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی کتاب "آفاتِ نظر اور ان کا علاج" سے نقل کئے گئے ہیں۔

۷۔ میں پچھلے دنوں اپریل ہی کے مہینہ میں عارف والا میں ایک تبلیغی پروگرام کے لئے گیا تو وہاں مولانا عبدالقیوم حفظہ اللہ بن حافظ علم دین رحمہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ یہ ملاقات لوجہ اللہ ان سے کی گئی اور تقریباً ۲۸ سال بعد ہوئی۔ دوران گفتگو ہمارے استاذ و مربی، محبی و محبوبی شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ کا ذکر خیر چل نکلا تو انہوں نے اپنے قیام برطانیہ کے ذکر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوران بتایا کہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نظر پر بہت کنٹرول کرنے والے اور اس کی حفاظت کرنے والے تھے۔ بتایا کہ جب وہ دورۂ برطانیہ پر تشریف لائے تو میں بھی موجود تھا۔ بارہا میں نے مشاہدہ کیا کہ اپنی نظر کو جھکا کر رکھتے اور اگر ایسا معاملہ اچانک پیش آجاتا تو فوراً نظریں پھیر لیتے۔ موصوف عبدالقیوم صاحب بھی بہت متقی و پرہیزگار انسان ہیں۔ جن لوگوں کو اسلاف کی یادگار کہا جا سکتا ہے، ان میں سے ایک ہیں۔ برطانیہ کی شہریت حاصل کرنے کے لئے لوگ ایمان تک بیچ دیتے ہیں، داڑھی منڈوا دیتے ہیں۔ بعض لوگ یورپ کی شہریت کے لئے قادیانی بن گئے اور اسی حال میں ان کی موت واقع ہوئی جیسا کہ قصور کے ایک نوجوان کا واقعہ ہے۔

موصوف نے شہرت حاصل کرنا تو درکنار وہاں مستقل قیام کرنا بھی گوارا نہ کیا حالانکہ وہاں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے، اس ماحول کو خیر باد کہہ دیا آج ایک مسجد کے مکان میں رہائش پذیر ہیں اور نہایت خوش اور مطمئن ہیں۔

۸۔ ایک شخصیت ابھی زندہ وحیات ہے انہوں نے خود اپنا واقعہ سنایا کہ ایام شباب میں ایک گلی سے گزر رہا تھا کہ سامنے سے ایک انتہائی خوبصورت عورت نظر آئی، میں نے اس پر اپنی نظر جما دی۔ اچانک مجھے اس گناہ کا خیال آیا تو میں نے اپنی نظریں جھکا لیں اور استغفار کیا تو اس خوشی سے کہ میں نے اپنے آپ کو گناہ سے بچا لیا، میرا دل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ اس وقت مجھے خوف الٰہی سے جو لذت واطمینان اور خوشی حاصل ہوئی اسے میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس دن کے بعد آج تک میں نے کسی غیر محرم عورت کو نہیں دیکھا۔ (۱)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی شریعت، تعلیمات اور احکامات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

---

(۱) یہاں میں اپنا تجربہ بھی share کرتا چلوں امید ہے قارئین استفادہ کریں گے، ان شاء اللہ۔ میں مولانا محمد حسین ظاہری حفظہ اللہ کا یہ مضمون (پروف ریڈنگ کے لئے) پڑھ رہا تھا اور مجھے یہ خیال بار بار آرہا تھا کہ ہم لوگوں کو شیطان کس طرح قرآن و حدیث سے دور لے جاتا ہے اور ہم، لوگوں کے ساتھ اپنا موازنہ کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ہم بہت پارسا ہیں۔ مجھے نظر اٹھنے والے گناہ کا احساس اس شدت سے کبھی نہ ہوا تھا جتنا ظاہری صاحب کا مضمون پڑھنے کے بعد ہوا۔ اللہ تعالیٰ ظاہری صاحب کو جزائے خیر دے اور ان کے علم میں برکت عطا کرے کہ انہوں نے نہایت خوبصورتی سے اس انتہائی تواتر سے ہونے والے گناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بے نقاب کیا ہے۔ ”دل سے جو آہ نکلتی ہے اثر رکھتی ہے“ اللہ تعالیٰ سب کو تائب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قارئین! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ م بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۞ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ..... ۞ (النور: ۳۰۔۳۱) ”مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت رکھیں۔۔۔ مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔۔۔“ قارئین! فانی ہستیوں کی طرف ناجائز نظر ڈالنے کے بجائے لافانی ہستی کی طرف دیکھئے۔ واللہ ہوس کی نظر سے انکار پر آپ کو ایمان کی حرارت محسوس ہوگی اور شخصیت و کردار میں نکھار کے علاوہ دین و دنیا کی عزت آپ کا مقدر بنے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل: ۳۶) ”۔۔۔ کان اور آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔“

تمام مسلمان بہن بھائیوں سے التماس ہے کہ اپنی نظر کی حفاظت کریں کہ اسی میں بھلائی کا راز مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ آسانی فرمائے اور عمل کی توفیق دے۔ آمین

(مدیر مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابُو محمد

امجد السلفی السندھی

*خطیب جامع مسجد مروہ اہلحدیث، مسلم ٹاؤن، راولپنڈی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جذبات محبت و عشق

انسان نفسیاتی طور پر منفی و مثبت جذبات کا مرکب ہے جیسے محبت و نفرت، لیکن کبھی محبت منفی ہوتی ہے اور نفرت مثبت، مثلاً جیسے مسلمانوں سے محبت کی بجائے نفرت اور کفار سے نفرت کی جگہ محبت کی جائے۔ محبت اعتدال و احترام جیسے ملے جلے جذبات کا نام ہے۔ اسے ہر زمانے میں قابل تحسین نظروں سے دیکھا گیا ہے۔ لیکن اگر محبت میں غلو کا ارتکاب کیا جائے تو یہ عشق کی سرحدوں میں داخل ہو جاتی ہے جسے میدانِ علمی میں پذیرائی حاصل نہیں، البتہ جہلاء و شعراء کے نزدیک اسے سرمایۂ حیات قرار دیا جاتا ہے۔ یہ فرق بھی واضح رہے کہ جن ثقہ شعراء کے اشعار میں عشق کا تذکرہ ملتا ہے وہ گہری محبت سے کنایہ ہے نہ کہ عشق متداول کی غمازی کرتا ہے۔ جیسے ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ جیسے بلند پایہ، بیدار مغز، اُمت کے درد میں مبتلا عظیم شاعرِ اسلام کی شاعری میں لفظ ''عشق'' جسے جہلاء نے اپنے ''مخصوص معانی'' میں استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً

؎ قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے　　　دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

قوت عشق سے مراد شدید محبت ہے جیسا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اہل ایمان کے بارے میں فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرة:١٦٥)

''اور جو اہل ایمان ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بہت شدید محبت رکھتے ہیں''۔

اسی طرح قوت عشق سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شدت محبت سے تعلق جو اتباع شریعت و سنت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کے ایمان کی نفی فرمائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری محبت نہ رکھے۔ ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

(وفی روایة) مِنْ نَفْسِهٖ (متفق علیه)

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے نزدیک اپنی جان، ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترویج عشق کا سبب

بدقسمتی سے جہلاء اور غیر محتاط علماء کی تحریروں کی وجہ سے عوام میں محبت کے حقیقی تصور، جو کہ اطاعت وتابعداری کا نام ہے، کی جگہ عشق کی بھونڈی اصطلاح رائج ہوگئی جس کے تحت محض زبانی جمع خرچ پر ہی اکتفاء کرتے ہوئے عوام الناس غلو آمیز نظریات باطلہ میں مبتلا ہو گئے اور جنہیں وہ اپنی دانست میں ''عشق'' قرار دینے لگے جبکہ یہ سب کارفرمائی نری جہالت پر مبنی تھی۔

عشق کا لغوی مفہوم

✿ ابن منظور رحمہ اللہ لسان العرب ج ۱۰ ص: ۲۵۱ پر لکھتے ہیں:

اَلْعِشْقُ: فَرْطُ الْحُبِّ..... التَعَشُّقُ: تَكَلُّفُ الْعِشْقِ

یعنی محبت میں تجاوز یا تکلف اختیار کرنا عشق کہلاتا ہے۔

امام ابوالعباس أحمد بن یحییٰ رحمہ اللہ سے محبت وعشق کے متعلق پوچھا گیا کہ ان میں کون ساجذبہ زیادہ قابل تعریف ہے تو فرمایا: محبت کیونکہ عشق میں حد سے تجاوز (غلو) پایا جاتا ہے اور یہ عمل کرنے والا عاشق اسی لئے کہلاتا ہے کیونکہ وہ خواہش پرستی میں اندھا ہو جاتا ہے۔ جیسے "العشقة" یعنی سرسبز ٹہنی کو جب کاٹ ڈالیں تو وہ سوکھ کر زرد اور چور چور ہوجاتی ہے (یعنی عاشق بھی اسی طرح برباد ہوجاتا ہے)۔

✿ أبو عمرو فرماتے ہیں کہ جب اونٹنی شدت سے چلاتی دوڑتی ہے تو وہ گر پڑتی اور ہلاک ہوجاتی ہے اور یہ عمل عشق وأبلس اور اونٹنی مبلاس کہلاتی ہے۔ (لسان العرب ملخصاً ۱۰: ۲۵۲)

محبت کا لغوی مفہوم

جبکہ محبت ان پاکیزہ جذبات کا نام ہے جو محبت کو حد اعتدال کے دائرے میں رکھنے کا باعث ہیں چنانچہ اہل علم نے محبت کے جو معنی بیان کئے ہیں ان کا جاننا بے حد ضروری ہے۔ راغب اصفہانی رحمہ اللہ ''مفردات القرآن'' میں لکھتے ہیں: محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو انسان کے اپنے گمان کے مطابق اسے ہر بھلائی کی طرف جھکا دیتا ہے۔ (الذریعة الی مکارم الشریعة: ۳۶۳)

ابن منظور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محبت نفرت کی ضد ہے اور اسے توڑ دیتی ہے۔ محبت کرنے والا محب کہلاتا ہے۔ (لسان العرب: ۱/۲۸۹۔ ۲۹۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محبت محبوب کی موافقت کی طرف میلان ہے بعض دفعہ اپنے حواس کے ذریعے حسن صورت یا محبوب کے فعل و ذات اور سبب فضل و کمال کے کی جاتی ہے۔ (فتح الباری ۱/۷۴)

اللہ تعالیٰ اور دنیا سے محبت کا فرق

بندے کا اللہ تعالیٰ، اس کے رسول سے اور شریعت سے محبت اسے قوی ترین جبکہ دنیا اور اس کے فوائد وخواہشات سے محبت اسے کمزور ترین بنادیتی ہے۔ محبت طبعی واختیاری ہوتی ہے جیسے ماں باپ کو اولاد سے اور اولاد کو ماں باپ سے طبعی محبت ہوتی ہے اور اختیاری محبت سے مراد یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کو اختیار کیا جائے اور اہل ایمان سے اسی بنیاد پر محبت ہو۔

اختیاری محبت کی مذموم شکلوں میں سے شہوت ومنفعت دنیوی یا فرقوں اور ان سے متعلقہ افراد سے محبت ہے اور طبعی محبت کی مذموم شکل یہ ہے کہ اولاد و ماں باپ کا محبت میں دینی احکام کو ترک کرنا یا اہمیت نہ دینا، انفاق فی سبیل اللہ، نماز اور جہاد سے جی چرانا وغیرہ۔

عشق کی مذموم صورتیں

محبت کی محمود و مذموم صورتیں ہیں البتہ عشق کی محمود صورت مفقود ہے جبکہ اس کی مذموم صورتیں بہت زیادہ ہیں۔ دنیا سے عشق، عورتوں وامردوں سے عشق یا عیش وعشرت اور آسائشوں مثلاً کوٹھی بنگلہ کار وغیرہ سے عشق اور ان کے حصول کے لئے ہی جائز و ناجائز سرگرداں رہنا اور اصل مقصد حیات کو فراموش کر دینا۔

فضیلت محبت

✡ محبت کی فضیلت بہت سی آیات واحادیث سے ثابت ہے جبکہ عشق کی فضیلت میں نہ کوئی آیت ہے اور نہ ہی حدیث البتہ جو حدیث عشق کی فضیلت میں ذکر کی جاتی ہے یعنی مَنْ عَشِقَ فَکَتَمَ وَعَفَّ وَصَبَرَ فَمَاتَ فَھُوَ شَھِیْدٌ ”جس نے عشق کیا پھر اسے چھپایا اور پاکدامنی وصبر پر قائم رہا اور (وصال سے پہلے ہی) اسے موت آگئی تو وہ شہید ہے۔“

اسے ابن حبان رحمہ اللہ نے ”المجروحین“ (۳۴۹/۱) اور خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے ”تاریخ بغداد“ (۱۵۶/۵-۲۶۲) اور ابن عدی رحمہ اللہ نے ”الکامل“ میں روایت کیا۔ سند کے شدید ضعف کی بناء پر علامہ ناصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین الالبانی رحمہ اللہ نے اسے ''سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ'' ۱/۴۰۲ میں ذکر کر کے موضوع یعنی من گھڑت قرار دیا۔ (رقم الحدیث ۴۰۹)

شیخ الاسلام امام ابن قیم رحمہ اللہ (۶۹۱ھ ۔ ۷۵۱ھ) اس روایت کے طرق نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قطعی طور پر باطل منسوب ہے، یہ آپ کے کلام کے مشابہہ ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی صحیح حدیث میں چھ قسم کے لوگوں کو شہید قرار دیا گیا ہے۔ ان میں ''قتیل عشق'' شامل نہیں اور یہ ممکن ہی نہیں کہ عشق کی خاطر قتل ہونے والے کو شہید قرار دیا جائے جبکہ ایسی موت مرنے والا تو مستحق عقوبت (سزا) ہے (روضۃ المحبین ونزھۃ المشتاقین: ۲۶۹)۔

عشق کی رسوائیاں

عاشق عشق میں ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے اور نہ ہونے سے ڈرتا ہے جیسا کہ ان لوگوں کا مشاہدہ کرنے والا یا ان کی تاریخ سے واقف شخص جانتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ) ''بندے کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ خود کو ذلیل کر دے۔'' (احمد: ۵/۴۰۵۔ ترمذی: ۲۲۵۴، ابن ماجہ: ۴۰۱۶)۔ اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔

ثمرات محبت

محبت اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کرے تو یہ بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا انعام جبکہ بندہ اللہ تعالیٰ سے کرے تو یہ اس کے تقرب کا ذریعہ ہے، جبکہ نہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے عشق کرنا ذکر کیا ہے اور نہ ہی اپنے بندوں کو ہی اس صفت میں ''مبتلا'' ہونا بیان فرمایا ہے۔

بندے کی اللہ تعالیٰ سے محبت یہ ہے کہ وہ اپنی جان و مال اللہ کی راہ میں قربان کرنے سے دریغ نہ کرے، اپنے عزم وارادے افعال وافکار صرف اللہ تعالیٰ کی رضا پانے میں صرف کرے، اپنے اوقات و صلاحتیں، عطاء ومنع صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو اور یہ تمام تقربات صرف جذبۂ محبت سے مربوط ہیں نہ کہ عشق سے کہ جس کا لغوی معنی ہی غلو واطراء اور افراط وتعدّی ہے۔

امور سیاست چلانے کا فارمولہ

راغب اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محبت اور عدل دو بنیادی اسباب ہیں جو لوگوں کے امور چلانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اہم ترین ہیں۔ اگر لوگ ایک دوسرے سے محبت سے ہی پیش آتے رہیں تو عدل سے مستغنی ہو سکتے ہیں کیونکہ محبت جامع الصفات محمودہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل علم یہ بھی کہتے ہیں کہ عدل وانصاف محبت کے پیچھے وجود میں آتے ہیں اور عدل وہیں مستعمل ہوتا ہے جہاں محبت نہ پائی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہل ملّت کے درمیان محبت کو بطور احسان وقوع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ۝ (مریم:۹۶)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو عنقریب ان کے لئے رحمان (یعنی اللہ عزوجل) محبت کو (دلوں میں) جمادے گا۔'' (الذَّرِیعةُ اِلیٰ مَکَارِمِ الشَّرِیعَة:۳۶۴)

محبت کے منافی جذبات

محبت کے منافی جذبات کو بغض وجفاء، قساوت قلبی، ہجر (جدائی)، بداخلاقی، منہ پھیرنا یعنی اعراض کرنا وغیرہ سے ملقب کیا جاتا ہے جبکہ عشق کے متضاد اعمال میں ان کا ذکر مفقود ہے۔ ائمہ اللّغة نے عشق کے اضداد بیان نہیں کئے۔

کتاب وسنّت میں ذکر محبت

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے بارہا محبت کا تذکرہ فرمایا۔ مثلاً

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (البقرة:۱۹۵)(المائدة:۱۳)

وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (آل عمران:۱۳۴)(المائدہ:۹۳)

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ (التوبة:۴)(آل عمران:۷۶)(التوبة:۷)

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (المائدہ:۴۲)(الممتحنة:۷)

لیکن کتاب وسنت میں کہیں بھی لفظ عشق وارد نہیں ہوا اور ہر ذی عقل پر یہ عیاں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جو الفاظ ادا فرمائے ہیں وہ بہت زیادہ معنی خیز، دوررس، دقیقہ نظری، حکمتوں، مصلحتوں، آداب وارشاد (ہدایت) پر مشتمل ہیں۔ پھر بھی جہلاء، کم علم وعقل گمراہ ملا اسی غیر سنجیدہ وغیر مہذب لفظ پر محض اسی وجہ سے اصرار کرتے نظر آتے ہیں کہ یہ ان کے حق میں شکم پروری کا وسیلہ ٹھہرا ہے اور ان کا روزگار اسی سے وابستہ رہ گیا ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو نام نہاد شیوخ الاسلام اور اپنے ہی منہ سے مزعومہ غزالی دوراں، پیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقت وشریعت اور فضول القابات کے ملبے تلے دبے جاہ وشہرت کے بھوکے ''حریص فقیروں'' کی تقریر و تحریر اور ان کے طرز واردات کو دیکھ لیں، آشکار ہو جائے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کبھی انبیاء سے محبت کا مژدہ سناتا ہے۔(طٰہٰ:۲۹)

کبھی احسان کرنے والوں سے (البقرۃ:۱۹۵) کبھی متقین کے لئے (آل عمران:۷۶)

تو کبھی مقسطین (انصاف کرنے والوں) کے لئے (المائدۃ:۴۲) کبھی متطہرین (پاک صاف رہنے والوں) کے لئے تو کبھی صبر کرنے والوں کے لئے (البقرۃ:۲۲۲، آل عمران:۱۴۸)۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ارشادات میں ''جذبۂ محبت'' بکثرت بکھرا ہوا ہے۔فرمایا:

(آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ) (بخاری:۳۷۸۴، مسلم:۷۵)

ایمان کی (ایک) علامت انصار (مدینہ) سے محبت کرنا (بھی) ہے۔

(إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا عَسَّلَهُ: فَقِيلَ: وَمَا عَسَّلُهُ: قَالَ: يُوَفِّقُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيْ أَجَلِهِ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ جِيرَانُهُ. أَوْ. مَنْ حَوْلَهُ) (أحمد و ابن حبان صححه الحاكم و وافقه الذهبي)

''اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے میٹھا کر دیتا ہے پوچھا گیا اس سے مراد کیا ہے تو فرمایا کہ اسے اپنی موت سے قبل عمل صالح کی توفیق دے دیتا ہے حتیٰ کہ اس کے اردگرد و پڑوس کے لوگ بھی اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔''

✿ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے (إِنِّي أُحِبُّكَ) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں (عشق عربی زبان کا ہی لفظ ہے لیکن اس میں جو قباحت ہے وہی صحابہ کرام کے جملوں میں ہی اسے استعمال کرنے سے مانع ہے)۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اِسْتَعِدَّ لِلْفَاقَةِ) ''خود کو فقر وفاقہ کے لئے تیار کر لو۔'' (رواہ البزار فی مسندہ وقال الھیثمی رجالہ رجال الصحیح فی مجمع الزوائد ۲۷۴/۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک صحابی تشریف لائے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو نے قیامت کے دن کی کیا تیاری کر رکھی ہے؟ تو وہ بولے میں نے تیاری میں کوئی بڑی کثرت سے (نفلی) نمازیں، روزے اور صدقات تو جمع نہیں کر رکھے (وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ) ''البتہ میں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کرتا ہوں۔'' آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا: (أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ) ''تم انہی کے ساتھ ہوگے جن سے تم محبت کرتے ہو۔'' (صحیح بخاری: ۱۷/۱: ۶۱؛ مسلم: ۲۶۳۹)۔ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

(إِنَّ اللهَ لَيَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤمِنَ مِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَافُونَ عَلَيْهِ) ''اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتا ہے جیسے تم اپنے مریض کو کھانے پینے سے اس ڈر سے بچاتے ہو (کہ بیماری کو بڑھا نہ دے)۔'' (أخرجه الحاکم فی المستدرک ۴/۲۰۸ وصححه ووافقه الذهبی)

آپ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ (ترمذی: ۲۸۱۹: وقال حسن هذا حدیث)۔

''اللہ تعالیٰ یہ بات پسند کرتا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھے۔''

✿ ایک دیہاتی نے بلند آواز سے آکر پوچھا اے محمد (ﷺ)! بتاؤ کہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے اور ان (کے درجے) تک پہنچ نہیں پاتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ) (ترمذی: ۲۳۸۷ وقال: حسن صحیح) ''بندہ انہی کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔''

مومن کے ہتھیار

✿ اس موضوع سے متعلقہ احادیث بہت کثرت سے ہیں، چند مثالیں ہی کفایت کرنے والی ہیں۔

شیخ الاسلام أحمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱ھ۔ ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں: مَا حُفِظَتْ حُدُودُ اللهِ.... الخ اللہ تعالیٰ کی حدود و محارمہ کی حفاظت و پرواہ... جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے ملاقات حالت ایمان میں خوف و امید اور محبت کے ذریعے سب سے بڑھ کر ممکن ہے یہ تینوں یعنی محبت، خوف و امید ہی وہ ہتھیار ہیں جن سے لیس ہو کر ایک مومن اپنی زندگی کو سب سے بڑھ کر خوشحال کر سکتا ہے۔ یہ اس کے لئے سب سے نافع ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سلوک کی بنیاد ہیں اور یہی عبودیت کی چکی کا پاٹ ہیں جس کا محور خوف و امید اور حب ہیں۔ انہی پر اعمال کی چکی کا دارومدار ہے جب دل ان تینوں سے خالی ہو جاتا ہے تو ایسا فساد واقع ہوتا ہے جس کی اصلاح تقریباً ناممکن ہے۔ ان تینوں میں جیسے جیسے ضعف آتا جاتا ہے اسی مناسبت سے ایمان بھی کمزور ہوتا چلا جاتا ہے (مجموع الفتاوی ج ۱۵۔ ۱ ـــ مدارج السالکین ۱۳۳/۳)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیاۃ القلوب

شیخ الاسلام امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اَلْمُحَبَّةُ هِيَ حَيَاةُ الْقُلُوب.... ''محبت دلوں کی حیات اور اَرواح کی غذا ہے۔'' دل میں بلامحبت کوئی لذت نہیں نہ ہی نعمتوں کا تصور وفلاح اور نہ ہی زندگی بغیر محبت ممکن ہے۔ جب دل سے محبت مفقود ہو جائے تو اس کا درد اس آنکھ کے درد سے بڑھ کر ہوتا ہے جو اپنی روشنی کھو دے اور اس کان کے درد سے بڑھ کر جو سماعت سے محروم ہو جائے اور اس ناک سے جو سونگھنے کی صلاحیت کھو بیٹھے اور اس زبان سے بڑھ کر جو چکھنے کے قابل نہ رہے بلکہ فساد قلب ان سب سے بڑھ کر ہے جبکہ اس میں سے اپنے خالق و پروردگار کی محبت نکل جائے اور یہ فساد جسم کی بلا روح حالت سے بڑھ کر مفسد ہے۔ (الجواب الكافي: ۲۸۲۔۲۸۳)۔

مذمت عشق

عشق تجربہ کار، سن رسیدہ، پختہ عمر کے لوگوں میں مفقود جبکہ حدیث السِّن (نوجوانی) میں عموماً ہوتا ہے اور اس کا بنیادی سبب اس عمر کی کم عقلی ہوتی ہے۔ اگر عشق کی کوئی تکریم وتشریف ہوتی تو ایسی ناپختہ عقول میں اس کا زیادہ ظہور نہ ہوتا۔ اگر عشق کسی شرعی دلیل ونص سے متدل ہوتا تو پختہ عمر، کامل العقل لوگوں میں ہی یہ وبا پائی جاتی اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ پختگی عقل کا تعلق پختگی دین سے ہے اور اتمام عقل اتمام دین پر موتوف ولازم ہے۔ جیسا کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: (لَا يُتِمُّ دِيْنُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُتِمَّ عَقْلُه) (ذم الهوى: ص:۹ كتاب العقل لابن أبي الدنيا: ص:۱۷۔۔ ابن حبان في روضة العقلاء ص: ۱۹۔۔ بهجة المجالس: ۱/۵۴۳۔۔ العقدالفريد ۲/۲۴۷۔۔ روضة المحبين لابن القيم: ۱۶) ''بندے کا دین اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی عقل مکمل نہ ہو جائے۔'' یعنی شریعت عقلمندوں پر مطلق ہے نہ کہ اس کا اطلاق دیوانوں پر ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ، عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلٰى عَقْلِهٖ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ) (سنن الدارقطنی (۳۲۶۷) ۴/۱۶۴)

''تین (قسم کے) لوگوں پر سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ ایسے دیوانے سے جس کی عقل پر دیوانگی غالب ہو، سویا ہوا حتیٰ کہ جاگ اٹھے اور بچے پر سے حتیٰ کہ بالغ ہو جائے۔'' (سنن الكبرى للبيهقي:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۳۰۷) ۴/۴۴۸) (صحیح ابن حبان (۱۴۲) (۱/۳۵۵) وسندہ صحیح) اور نوجوانوں میں عشق جیسا پست جذبہ اس وجہ سے بھی زیادہ پایا جاتا ہے کہ جوانی کو دیوانگی کی ایک شاخ قرار دیا گیا ہے اور ایسا تغلیباً ہے نہ کہ اس کا اطلاق ہر جوان پر ہو۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (الشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ) (مصنف ابن ابی شیبۃ (۳۴۵۲) جلد ۷/۱۰۶) (بیہقی فی دلائل النبوۃ وسندہ ضعیف ضَعَّفَهُ الألبانی فی "ضعیف الجامع الصغیر (۱۲۳۹) ۱/۱۷۸) "جوانی دیوانگی کی ایک شاخ ہے"۔ البتہ احادیث میں عالم جوانی میں عبادت گزاری پر فضیلت وارد ہوئی ہے (شَابٌ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللهِ) (صحیح بخاری: ۶۶۰: صحیح مسلم: ۱۰۳۱) "عرش کے سائے یوم محشر جو سات قسم کے خوش نصیب ہوں گے ان میں وہ نوجوان (بھی ہیں) جن کی پرورش اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئی۔"

عشق و محبت میں فرق

محبت عقل کے تابع جبکہ عشق جنون کے تابع رہتا ہے اور عشق کے خرافات ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ شوہر کو بیوی سے محبت ہوتی ہے اور یہ محبت اسے عبادت، طلب معاش، ماں، باپ، بہن بھائیوں سے حسن سلوک و تعلق سے نہیں روکتی بلکہ وہ تمام احساسات و جذبات اور رشتوں کا احترام کرتے ہوئے زندگی گزارتا رہتا ہے۔ جبکہ عشق کے "خبط" میں مبتلا کے نزدیک نہ قرابت پدری و مادری کی کوئی حیثیت اور نہ ان کے حقوق کی پاسداری ہوتی ہے نہ عبادت و ریاضت نہ طلب معاش و معاشرت نہ اخوت و برادری سے کوئی تعلق باقی رہ جاتا ہے بس ایک ہی دھن سوار ہوتی ہے جو اس کے عقل و خرد کو ڈھانپ کر اسے مجنوں بنا دیتی ہے۔ ایسا شخص عقل سے خالی برتن ہوتا ہے اور یہ اس کی بربادی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (قَدْ أَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ اللهُ لَهُ عَقْلًا) (ذم الهوى: روضة المحبين: ۱۳)

"وہ شخص فلاح پا گیا جسے اللہ تعالیٰ نے عقل سے نواز دیا۔"

عاشق خیر و شر کی تمیز کھو بیٹھتا ہے جبکہ محب صاحب تمیز ہی رہتا ہے، بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (لَيْسَ الْعَاقِلُ الَّذِيْ يَعْرِفُ الْخَيْرَ مِنَ الشَّرِّ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَعْرِفُ خَيْرَ الشَّرَّيْنِ) (العقد الفريد ۲/۲۴۶) ذم الهوى: ۷) عيون الأخبار لابن قتيبة: (۱/۲۸۰) ابن ابی الدنیا فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب العقل (۲۷-۲۸) حلیۃ الأولیاء: (۸/۳۳۹) ''عقلمند وہ نہیں جو شر کے مقابل خیر کو پہچان لے بلکہ وہ ہے جو دو (۲) شروں میں سے بہتر (چھوٹی برائی) کو پہچان لے۔''

محبت فطری واختیاری جبکہ عشق غیر فطری واضطراری ہوتا ہے اور عاشق اپنے نفس پر بے اختیار ہوتا ہے جبکہ محبت کرنے والا مکمل ہوش وحواس رکھتے ہوئے بااختیار رہتا ہے۔

رشتۂ ازواج۔رشتۂ محبت

اسلام میں مرد وعورت کے درمیان بھی ''رشتہ عشق'' استوار کرنے کی اجازت نہیں کیونکہ شریعت میں رشتہ محبت کی ترغیب وترویج ہے جو چوری چھپے ملاپ کی بجائے علانیہ نکاح کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: (وَلَا مُتَّخِذِیٓ اَخۡدَانٍ) (المائدۃ: ۵) ''چوری چھپے آشنائی نہ پکڑو۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (لَمۡ یَرَ لِلۡمُتَحَابِّیۡنَ مِثۡلُ النِّکَاحِ) ''دو محبت کرنے والوں کے بیچ (ملاپ کے لئے) نکاح کے سوا اور کوئی سبیل نہیں۔''

اور ایسا تبھی ممکن ہے جب کہ نکاح جیسے مقدس بندھن میں اولیاء (سرپرستوں) کی اجازت ومطلع ہونا واضح وضروری ہے۔ جب میاں بیوی کے فطری تعلق محبت ومودت جس کے دواعی شہوت ورغبت ہیں، ان میں بھی تعلق عشق پسندیدہ نہیں۔ نبی ﷺ نے شادی شدہ جوڑے کے آپس میں تعلق کو بھی محبت جیسے پاکیزہ لفظ سے ذکر فرمایا ہے۔تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ عشق جیسے ناپسندیدہ لفظ کو رسول کریم ﷺ کی ذاتِ مطہرہ کے ساتھ منسوب کیا جائے اور عاشقِ رسول ہونے کے دعوے ومقابلے شروع ہو جائیں۔

مغالات عشق کی ایک مثال

عشق کے مغالات سے تعلق کی ایک دلیل یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر مصر کی زنان شہوت پرست کا اپنے ہاتھ کاٹ ڈالنا بھی ہے اور ظاہر ہے کہ اگر انہیں صرف محبت ہوتی تو ایسا خلافِ شرع عمل نہ کرتیں یعنی خود کو ایذا پہنچانا جو کہ عقل ونقل (شریعت) کے خلاف تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عاشق حالت سُکر (نشہ) میں ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور انہیں اس بات کا احساس تک نہ ہوا۔ یہی ''سُکر عشق'' ہے جو ممنوع وحرام ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہل ایمان میں فحاشی پھیلانے والوں کی مذمت کی ہے: اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ﴾ (النور:١٩)

''جولوگ اہل ایمان میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

عاشق بدکاری کی راہ پر

اور فحاشی سے مراد بدکاری ہے جو عموماً خفیہ آشنائی اور عشق معشوقی پر منتج ہوتی ہے اور اس کے برخلاف محبت جیسے پاکیزہ جذبے میں زیادہ سے زیادہ کسی عورت سے نکاح کرنے سے پہلے اسے دیکھنا ہے جو دواعی نکاح میں سے ہے اور یہ عمل بھی تنہائی میں نہیں بلکہ دونوں اطراف کے سرپرستوں کی موجودگی میں ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ خِطْبَةَ إِمْرَأَةٍ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَا يَدْعُوهُ إِلٰى نِكَاحِهَا فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَهُمَا) (أحمد: ٣/ ٣٣٤ـ ٣٦٠) (أبوداود: ٢٠٨٢) (حاکم فی ''المستدرک'' ٢/ ١٦٥) والبیہقی فی ''السنن الکبریٰ'' ٧/ ٨٤) وسندہ حسن)

''جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو منگنی کا پیغام بھیجے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے دیکھ لے جو کہ نکاح کی رغبت اور آپس کی ہمیشہ محبت کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔''

اور مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم اس کی دلیل ہے کہ مرد وعورت آزادانہ میل جول نہ رکھتے ہوں اور اسلامی معاشرے میں نہ ہی اختلاط مرد وزن کی اجازت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ خصوصی طور پر نکاح سے پہلے مخطوبہ کو دیکھ لینے کی اجازت وحکم ہے۔

عشق کے نام پر غلو آمیز طرز اعمال

عقل وخرد اور تقاضائے شریعت معیار محبت پر منطبق ہوتے ہیں نہ کہ غلبہ عشق وجنون پر اور جب ایسا ہے تو شارع علیہ السلام سے تعلق عشق کیونکر ممکن ہے اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ دائرہ عشق وسیع تر کرتے ہوئے ہر کس وناکس کے حق میں لازم ٹھہرالیا جاتا ہے اور عشق کی ''آڑ'' میں ہر قسم کی ماورائے شریعت ''جہالت'' کو محض ''عشق'' کی تصویر قرار دیا جاتا ہے اور جن ہستیوں سے یہ غالی جذبہ مربوط ہوتا ہے ان کے بارے میں غلو آمیز عقائد گھڑ لیے جاتے ہیں جن کی شرعی طور پر غبارِ مشت جیسی حیثیت بھی نہیں ہوتی چہ جائیکہ ان عقائد وخرافات کو ''سرمایۂ افتخار'' اور جانے کون کون سے ''القابات'' سے نوازا جاتا ہے اور اس آتش ضلالت کو بھڑکانے کا زیادہ سامان جاہل شعراء، غالی مُلّا، متعصب صوفی اور منہ پھٹ قوال، نعت گو کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کی ساری کارگزاریاں سادہ لوح بیوقوف عوام کو حق کے راستے سے دور ہی رکھتی ہیں کیونکہ یہ تمام لوگ شیطانی مزامیر سے لیس ہو کر جب جہلاء کے عقائد پر حملہ آور ہوتے ہیں تو یہ علم سے کورے عوام عشق کے نام پر گمراہی وضلالت کے خریدار بن جاتے ہیں۔

(أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ) ۞ (البقرة ١٦)

''یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے بدلے گمراہی خریدتے ہیں۔''

یعنی شریعت جو علم اتباع اور محبت الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے، کو چھوڑ کر ضلالت و جہالت وابتداع اور عشق خرافی کو اختیار کر لیتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں سچی اتباع اور محبت شریعت مرحمت فرمائے۔ (آمین)

۞۞۞

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریحان معظم قریشی ہاشمی

* خطیب اہلحدیث، بہاولپور زون
* مدیر العام الہاشمی وقف الخیریہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر کیا وجہ ہے کہ بیٹا ماں سے کبھی یہ نہیں کہتا کہ اماں مجھے تجھ سے عشق ہو گیا ہے۔ ایسے ہی بھائی بہن سے، بھتیجا پھوپھی سے، بھانجا خالہ سے کبھی نہیں کہتا کہ میں تمہارا عاشق ہوں۔ آخر کیوں ....؟ کیوں....؟ کیا وجہ ہے؟ ذرا دماغ پر زور ڈالنے سے بات سمجھ آتی ہے کہ عشق کا لفظ Bad Sense میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے پاکیزہ رشتہ کے لئے لفظ ''عشق'' نہیں بولا جاتا۔ اور حقیقت یہی ہے۔ الجنون فنون والعشق فن منهم یعنی دیوانگی کی کئی اقسام ہیں اور عشق ان میں سے ایک قسم ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب "العبودية" میں لفظ عشق کے لئے اشعار لائے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ کن معنی میں مستعمل ہے۔

سکران سکر هوى وسکر مدامة　　　متى افاقه من له سکران

''میری مستی کا سبب دو نشے ہیں ایک نشہ عشق اور دوسرا نشہ شراب'' اور ایسے شخص کو کیسے افاقہ ہو سکتا ہے جسے دوہرا نشہ ہو۔

قالوا جننت بمن تهوى فقلت لهم　　　العشق اعظم مما بالمجانين

لوگوں نے کہا تو اپنے محبوب کی وجہ سے پاگل ہو گیا ہے۔ میں نے کہا جو کچھ پاگلوں کو ہوتا ہے عشق اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

العشق لا يستفيق الدهر صاحبه　　　وانما يصرع المجنون فى حين

عشق وہ آفت ہے کہ اس کے بیمار کو کبھی افاقہ نہیں ہوتا جب کہ پاگل پر گھڑی بھر کے لئے دورہ پڑتا ہے پھر وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یا اللہ کے دیگر نیک بندوں کے لئے یہ بازاری اور غیر پاکیزہ لفظ ''عشق'' استعمال کریں اور خود اپنے کو عاشق رسول کہیں۔ جبکہ اپنے محرم رشتوں کے لئے یہ لفظ بولنا ہم اسی رشتے کی تذلیل سمجھتے ہیں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پاکیزہ تعلق کے لئے پاکیزہ لفظ محبت ہی بیان فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۞(البقرة:۱۶۵)

''اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دوسروں کو اللہ کا شریک بنا کر ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہئے اور ایمان والے، اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔ کاش ان ظالموں (مشرکوں) کو آج وہ بات سمجھ میں آ جائے جو انہیں اللہ کے عذاب کو دیکھ کر آئے گی کہ واقعی تمام طاقت صرف اللہ کے پاس ہے اور یقیناً اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

فرمان الٰہی ہے: فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ۞(المائدۃ: ۵۴) ''اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگ لائے گا جو اس سے محبت کریں گے اور وہ ان سے محبت کرے گا۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۞(التوبة:۲۴)

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے خاندان، تمہارے کمائے ہوئے مال، وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ سب تمہیں اللہ، اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

حدیث قدسی میں پاکیزہ تعلق کے لئے لفظ "محبت" کا استعمال

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ (ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبرئیل فقال: انی احب فلانا فاحبہ. قال: فیحبہ جبرئیل، ثم ینا دی فی السماء فیقول: ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ. فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض اذا بغض عبدا دعا جبرئیل فیقول: انی ابغض فلانا بغضہ. قال: فیبغضہ جبرئیل،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم ینادی فی اھل السماء: ان اللہ یبغض فلانا فابغضوہ۔ قال فیبغضونہ۔ ثم یوضع لہ البغضاء فی الارض) (رواہ مسلم ۲۶۳۷/۱۵۷)

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: ''بے شک میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، فرمایا: جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں: بے شک اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے۔ لہٰذا تم اس سے محبت کرو، پس آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت پیدا کر دی جاتی ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: بے شک میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو، جبریل علیہ السلام اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو، فرمایا: وہ اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر زمین والوں کے دلوں میں اس کے لیے بغض پیدا کر دیا جاتا ہے۔''

دوسری حدیث قدسی: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: (ان اللہ یقول یوم القیمۃ: این المتحابون بجلالی؟ الیوم اظلھم فی ظلی یوم لاظل الا ظلی) (رواہ مسلم ۲۵۶۶/۳۷)

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ روز قیامت فرمائے گا: ''میری عظمت و تعظیم کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں آج ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا، اس دن میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔''

پاکیزہ تعلق کے لئے اللہ تعالیٰ، بندے اور فرشتے کا لفظ محبت استعمال کرنا:

عن ابی ھریرۃ: عن النبی ﷺ: ((ان رجلا اخا لہ فی قریۃ اخری، فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا قال: این ترید؟ قال ارید اخا لی فی ھذہ القریۃ، قال: ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا؟ قال: لا، غیر انی احببتہ فی اللہ۔ قال: فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أحبك كما احببته فيه)) (رواه مسلم ٢٥٦٧/٣٨)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لئے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا جو اس کے انتظار میں تھا، (جب وہ اس فرشتے کے پاس سے گزرا تو) اس نے کہا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس آدمی نے کہا: میں اس بستی میں اپنے ایک (مسلمان) بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ اس نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کا بدلہ تم چکانے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ اس (فرشتے) نے کہا: میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس پیغام لے کر آیا ہوں کہ جس طرح تم اللہ کی خاطر اس شخص سے محبت کرتے ہو ویسے ہی اللہ تم سے محبت کرتا ہے۔

مزید احادیث ملاحظہ فرمائیں:

عن انس رضی الله عنه أن رجلا من اهل البادية أتى النبى ﷺ فقال: يا رسول الله! متى الساعة قائمة؟ قال ((ويلك! وما اعددت لها؟)) قال: ما اعددت لها إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ. قال: ((انت مع من احببت)) قال انس رضى الله عنه: فما رأيت المسلمين فرحوا بشي بعد الاسلام فرحهم بها. متفق عليه (رواه البخارى (٦١٦٧) مسلم (٢٦٣٩/١٦١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میری تیاری صرف یہی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد اس بات سے زیادہ کسی اور چیز سے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((قال الله تعالىٰ: وجبت محبتى للمتحابين فى، والمتجالسين فى، والمتزاورين فى، والمتباذلين فى)) رواه مالك وفى رواية الترمذى قال: ((يقول الله تعالىٰ: المتحابون فى جلالى لهم منابر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من نور یغبطھم النبیون والشھداء)) صحیح، رواہ مالک فی الموطا (۹۵۳-۹۵۴ ح ۱۹۸۴۳) والترمذی (۲۳۹۰ وقال: حسن صحیح)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ان لوگوں کے لئے جو میری خاطر باہم محبت کرتے ہیں، میری خاطر باہم ملاقاتیں کرتے ہیں اور میری خاطر ہی ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، میری محبت واجب ہوگئی۔'' مالک اور ترمذی کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میری جلالت وعظمت کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہیں، ان پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔''

اللہ تعالیٰ کی شریعت کی وجہ سے باہمی تعلق کی شان اور اس کے لئے بھی لفظ محبت کا استعمال ہونا:

عن عمر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ ((ان من عبد اللہ لا ناسا ماھم بانبیاء ولا شھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیمة بمکانھم من اللہ)) قالو: یا رسول اللہ ﷺ! تخبرنا من ھم؟ قال: ((ھم قوم تحابوا بروح اللہ، علی غیر أرحام بینھم، ولا اموال یتعاطونھا، فواللہ! ان وجوھم لنور، وانھم لعلیٰ نور، لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس)) وقرأھذہ الایة: (الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۝ (یونس:۶۲) (صحیح)، رواہ ابو داؤد (۳۵۲۷)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ شہداء لیکن روز قیامت اللہ کے ہاں ان کے مقام ومرتبہ پر انبیاء اور شہدا رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جو آپس میں نہ کسی رشتے ناتے کی وجہ سے محبت کرتے ہیں نہ کسی مالی شراکت کی بناء پر بلکہ وہ محض اللہ کے حکم اور قرآنی اتباع میں باہم محبت کرتے اور لین دین کرتے ہیں، اللہ کی قسم! ان کے چہرے چمکتے ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں) پر ہوں گے، اور جب دیگر لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے تو وہ خوف زدہ نہیں ہوں گے اور جب دیگر لوگ غم کا شکار ہوں گے تو وہ غم زدہ نہیں ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: سن لو! بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ نے کسی سے پاکیزہ تعلق پر لفظ محبت بیان فرمایا:

عن المقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: ((اذا احب الرجل اخاه فلیخبرہ انہ یحبہ)) اسنادہ صحیح رواہ ابو داؤد (۵۱۲۴)، والترمذی (۲۳۹۲) صححہ أحمد شاکر

سیدنا مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے (مسلمان) بھائی سے محبت کرے تو وہ اسے بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

عن ابی امامة رضی الله عنه : قال رسول اللهﷺ ((ما احب عبداً لله إلا أكرم ربه عزو جل)) اسناد حسن ، رواه احمد (۵/۲۵۹ ح ۲۲۵۸۲، نسخه محققة: ۲۲۲۲۹)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنے رب عزوجل کی تکریم کرتا ہے۔

عن سعد رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ :((ان یحب العبد التقی الغنی الخفی)) راوه مسلم (۱۱/۲۹۶۵)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ایسے پرہیزگار سے محبت کرتا ہے جو لوگوں سے بے پرواہ ہو، گمنام ہو۔

عن عمر و بن العاص رضی الله عنه ان النبیﷺ بعثه علی جیش ذات السلاسل، قال فاتیته، فقلت ای الناس احب الیك ؟ قال : ((عائشة)) قلت: من الرجال ؟ قال: (ابوها) قلت: ثم من ؟ قال: ((عمر)) فعد رجالا، فسکت مخافة ان یجعلنی فی اخرهم متفق علیه۔ (رواہ البخاری (۳۶۵۹) ومسلم (۱۰/۲۳۸۶)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں غزوہ ذات السلاسل میں ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ ﷺ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے۔ میں نے عرض کیا: مردوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے، میں نے عرض کیا: پھر کس سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ) سے۔ آپ ﷺ نے کئی آدمی گنے (کہ اس کے بعد فلاں، پھر فلاں ......) پھر میں اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ مجھے ان میں سے سب سے آخر میں نہ لے جائیں، میں خاموش ہو گیا۔

عن عمر رضی اللہ عنہ قال: ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدنا و خیرنا و احبنا الی رسول اللہ ﷺ صحیح، رواہ الترمذی (٣٦٥٦) (و اصلہ البخاری (٣٦٦٨)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں، ہم سے بہتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

عن زر بن حبیش قال: قال علی رضی اللہ عنہ والذی فلق الحبۃ وبراء النسمۃ! انہ لعھد النبی الامی ﷺ إلیّ: أن لا یحبنی الا مومن، ولا یبغضنی الا منافق۔ رواہ مسلم (٧٨/١٣١)

سیدنا زر بن حُبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو اگایا اور ہر ذی روح کو پیدا فرمایا! نبی اُمّی ﷺ نے مجھے عہد دیا کہ مومن شخص ہی مجھ سے محبت کرے گا اور صرف منافق شخص ہی مجھ سے دشمنی رکھے گا۔

عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال یوم خیبر: ((لا عطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ، یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ و رسولہ)) فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ ﷺ کلھم یرجعون یعطاھا فقال: ((این علی بن ابی طالب؟)) فقالوا۔ ھو یا رسول اللہ ﷺ! یشتکی عینیہ، قال ((فار سلوا الیہ))۔ فاتی بہ فبصق رسول اللہ ﷺ فی عینیہ خبرأ حتی کأن لّم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی: یا رسول اللہ ﷺ! اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا؟ قال: ((انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ فو اللہ لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم۔ (متفق علیہ، رواہ البخاری (٣٠٠٩) و مسلم (٣٤/٢٤٠٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا: میں کل ایک ایسے شخص کو علمِ جہاد عطا کروں گا کہ جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے، وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے محبوب رکھتے ہیں۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ سب پر امید تھے کہ وہ (جھنڈا) انہیں عطا کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) ابن طالب کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں بلاؤ، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک لگایا تو وہ ایسے شفایاب ہوئے کہ گویا انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم انہیں عطا فرمایا تو علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں ان سے لڑتا رہوں حتیٰ کہ وہ ہمارے جیسے (یعنی مسلمان) ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یونہی چلتے رہو حتیٰ کہ تم ان کے میدان میں اترو، پھر انہیں اسلام کی دعوت پیش کرو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے کیا حقوق ان پر واجب ہیں، اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ کسی ایک آدمی کو ہدایت عطا فرما دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: خرجت مع رسول الله ﷺ فی طائفة من النهار حتیٰ اتی خباء فاطمة فقال: (اثم لكع اثم لكع؟) يعنی حسنا فلم يلبث ان جاء يسعیٰ، حتیٰ اعتنق كل واحد منهما صاحبه. فقال رسول الله ﷺ ((اللهم انی احبه فاحبه، واحب من يحبه)) (متفق علیه رواه البخاری (٢١٢٢) ومسلم (٥٧/٢٤٢١)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دن کے کسی حصے میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے کیا یہاں چھوٹا بچہ حسن ہے؟ تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے، حتیٰ کہ ان دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے اور اس سے محبت رکھنے والے سے محبت فرما۔''

~~عن~~ اسامة بن زيد رضی الله عنه النبی ﷺ ~~انه~~ كان ياخذه والحسن، فيقول:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اللهم احبهما فانی احبهما)) رواه البخاری (۳۷۳۵) والروایة الثانیة، رواها البخاری (۳۷۴۷)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مجھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر فرماتے: اے اللہ! ان سے محبت فرما کیونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔

عن عبد الله بن عمر رضی الله ان رسول بعث بعثا وامر علیهم اسامة بن زید فطعن بعض الناس فی إمارته. فقال رسول الله ﷺ: ((ان کنتم تطعنون فی امارته فقد کنتم تطعنون فی إمارة ابیه من قبل وأیم الله! ان کان لخلیقًا للإمارة وان کان لمن احب الناس إلیّ وان هذا لمن احب الناس الی بعده)) متفق علیه۔ رواة البخاری (۶۶۲۷) ومسلم (۶۳/۲۴۲۶)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو اس پر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت کے بارے میں بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ وہ امارت کے زیادہ لائق تھا اور وہ تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ بھی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔

عن اسامة بن زید رضی الله عنه قال: طرقت النبی ﷺ ذات لیلة فی بعض الحاجة مخرج النبی ﷺ وهو مشتمل علی شیء لا ادری ماهو. فلما فرغت من حاجتی قلت: ماهذا الذی انت مشتمل علیه فکشفه فاذا الحسن والحسین علی ورکیه. فقال: ((هذا ابنائی وابنا بنتی اللهم انی احبهما فاحبهما واحب من یحبهما)) صحیح، رواة الترمذی (۳۷۶۹) وسنده حسن وللحدیث شواهد۔

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک رات کسی ضرورت کے تحت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو چھپائے ہوئے تھے، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا چیز چھپا رکھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے محبت رکھنے والے سے بھی محبت فرما۔

عن عمر رضی اللہ عنہ انہ فرض لاسامۃ فی ثلاثہ الاف و خمس مائۃ وفرض لعبد اللہ بن عمر فی ثلاثہ الاف.فقال عبد اللہ بن عمر لابیہ : لم فضلت اسامۃ علی؟ فواللہ! ماسبقنی الہ مشھد. قال : لان زیدا کان احب الی رسول اللہ ﷺ من ابیك و کان اسامۃ احب الی رسول اللہ ﷺ منك. فاثرت حب رسول اللہ ﷺ علی حبی۔ حسن، رواۃ الترمذی (۳۸۱۳)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لئے ساڑھے تین ہزار وظیفہ مقرر کیا، اور اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے تین ہزار وظیفہ مقرر فرمایا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے اسامہ کو مجھ پر کیوں فوقیت دی ہے؟ اللہ کی قسم! انہوں نے کسی معرکے میں مجھ سے سبقت حاصل نہیں کی۔ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے والد سے زیادہ محبوب تھے اور اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ محبوب تھے لہٰذا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔

عن عائشہ رضی اللہ عنہ قلت: أراد النبی ﷺ مخاط اسامۃ۔ قالت عائشہ: دعنی حتی انا الذی افعل قال: ((یا عائشہ ! حبیہ فانی احبہ)) اسنادہ حسن ، رواہ الترمذی (۳۸۱۸)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنا چاہی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے اجازت فرمائیں میں صاف کر دیتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! اس سے محبت کیا کرو کیونکہ اس سے میں محبت کرتا ہوں۔

عن اسامۃ رضی اللہ عنہ قال: کنت جالسا، اذا ء علی والعباس یستاذنان، فقالا لاسامۃ: استاذن لنا علی رسول اللہ ﷺ فقلت: یارسول اللہ ﷺ! علی والعباس یستاذنان. فقال: ((اتدری ماجاء بھما؟)) قلت۔ لا. قال: ((لکنی ادری ائذن لھما)) فد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاء فقالا : یا رسول اللهﷺ! جئناك نسالك ای اهلك احب الیك؟ قال ((فاطمة بنت محمد)) قالا: ما جئناك نسالك عن اهلك، قال : ((احب اهلی الی من قد انعم الله علیه وانعمت علیه: اسامة بن زید)) قالا: ثم من ؟ قال : ((ثم علی بن ابی طالب)) فقال العباس: یا رسول اللهﷺ ! جعلت عمك اخرهم؟ قال ((ان علیا سبقك بالهجرة)) اسناده حسن، رواه الترمذی (ن ۳۸۱۹)

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں (باب رسالت پر) بیٹھا ہوا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اجازت طلب کرنے کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں اجازت لے دیں، میں نے اندر جا کر عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! علی (رضی اللہ عنہ) اور عباس (رضی اللہ عنہ) اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں ان دونوں کو اجازت دے دو۔ وہ دونوں اندر آئے تو عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل خانہ میں سے کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ انہوں نے عرض کیا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کے متعلق پوچھنے نہیں آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل (یعنی مردوں) میں سے وہ شخص مجھے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب۔ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو ان سے موخر کر دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے آپ (رضی اللہ عنہ) سے پہلے ہجرت کی ہے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ ((احبو الله لما یغذو کم من نعمة واحبو نی لحب الله واحبو اهل بیتی لحبی)) اسناد حسن ، رواة الترمذی (۳۷۸۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کہ اس نے تمہیں نعمتوں سے نوازا ہے اور اللہ کی محبت کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی خاطر میرے اہل بیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محبت کرو۔

عن عائشه رضی الله عنها قالت: ان الناس كانوا يتحرون بهدايا هم يوم عائشة رضی الله عنها يبتغون بذالك مرضاة رسول الله ﷺ وقالت: ان نساء رسول الله ﷺ كن حزبين، فحزب فيه عائشة، وحفصة وصفية و سودة والحزب الاخر ام سلمة وسائر نساء رسول الله ﷺ فكلم حزب ام سلمة فقلن لها، كلمي رسول الله ﷺ يكلم الناس فيقول: من ارادا بهدى الى رسول الله ﷺ فليهده اليه حيث كان فكلمه فقال لها: (لا توذيني في عايشة، فان الوحي لم ياتيني و انا في ثوب امراة الا عايشة) قالت: اتوب الى الله من اذاك يا رسول الله ﷺ ! ثم انهن دعون فاطمة فارسلن الى رسول الله ﷺ فكلمة، فقال: (يابنية! الا تحبين ما احب؟) قالت: بلى! قال: (فاحبي هذه) متفق عليه، رواه البخاری (۲۵۸۱) ومسلم (۸۳/۲۴۴۲)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اپنے تحائف پیش کرنے کے لئے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تلاش کیا کرتے تھے اور وہ اس کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی حاصل کرنا چاہتے تھے اور انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے، ایک گروہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا، حفصہ رضی اللہ عنہا، صفیہ رضی اللہ عنہا اور سودہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے مشورہ کیا اور انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے فرما دیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجنا چاہے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہیں ہدیہ بھیجے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوں۔ انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے علاوہ کسی زوجہ محترمہ کے کمرے میں مجھ پر وحی نہیں آتی۔ انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے میں اللہ کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ پھر انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹی! کیا تم وہ چیز پسند نہیں کرتی ہو جو میں پسند کرتا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں ضرور (پسند) کرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کرو۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ. قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((اللھم حبب عبیدك ھذا)). یعنی اباھریرۃ رضی اللہ عنہ (وامه الی عبادك المومنین، وحبب الیھم المومنین)). رواہ مسلم (۲۴۹۱/۱۸۵)

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اپنے اس بندے (یعنی ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ) اوران کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنادے اور مومنوں کو ان کا محبوب بنادے۔

عن البراء رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: ((الانصار لا یحبھم الا مومن، ولا یبغضھم الا منافق فمن احبھم احبه اللہ ومن ابغضھم ابغضه اللہ) متفق علیه، البخاری (۳۷۸۳) مسلم (۷۵/۱۲۹)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''انصار سے صرف مومن شخص ہی محبت کرتا ہے جب کہ انصار سے صرف منافق شخص ہی عداوت رکھتا ہے چنانچہ جس نے ان سے محبت کی تو اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس نے ان سے عداوت کی تو اللہ اس سے عداوت کرے گا۔''

عن بریدہ رضی اللہ عنہ: قال رسول اللہ ﷺ: ((ان اللہ تبارك و تعالیٰ امرنی بحب اربعة واخبرنی انه یحبھم واخبرنی انه یحبھم)) قیل: یا رسول اللہ ﷺ سمھم لنا قال: ((علی منھم)): یقول ذالك ثلثا: ((و ابوزر رضی اللہ عنه، والمقداد رضی اللہ عنه، وسلمان رضی اللہ عنه، امرنی بحبھم واخبرنی انه یحبھم) رواہ الترمذی (۳۷۱۸) وابن ماجه (۱۴۹) سندہ ضعیف

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار اشخاص سے محبت کرنے کا مجھے حکم فرمایا ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ان کے نام بتادیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ ان میں سے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ان کا نام لیا، (باقی) ابوذر رضی اللہ عنہ مقداد رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ ہیں، اس نے مجھے ان سے محبت کرنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم فرمایا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد والے مومنوں کے لئے اپنے بارے میں ان کے آپ ﷺ سے پاکیزہ تعلق کو محبت سے ہی موسوم کرنا:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال: ((ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدھم لو رانی باھلہ ومالہ)) رواہ مسلم (١٢/٢٨٣٢)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان میں ہر ایک یہ خواہش رکھے گا کہ کاش کہ اپنے اہل وعیال اور اپنے سارے مال کے بدلے میں وہ مجھے دیکھ لے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((ان اللہ تعالی: قال من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وماتقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ ومایزال عبدی یتقرب إلی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وان سألنی لأعطینہ ولئن إستعاذنی لاعیذنہ وماترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس المومن یکرہ الموت وانا کرہ مسائتہ ولا بدلہ منہ)) (رواہ البخاری (٦٥٠٢)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے فرمایا: جو شخص میرے کسی دوست سے دشمنی رکھے گا تو میرا اس سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے وہ عبادت مجھے بہت محبوب ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اسے عطا کر دیتا ہوں اگر مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے پناہ دے دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس کے کرنے میں مجھے کبھی اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کسی مومن کی جان قبض کرتے وقت تردد ہوتا ہے وہ موت کو ناگوار جانتا ہے اور میں اس کی ایذا کو ناگوار جانتا ہوں حالانکہ وہ (موت) تو اسے ضرور آنی ہے۔

عن ابی یرهرۃ رضی اللہ عنه قال:قال رسول اللہﷺ: ((ان للہ تعالیٰ تسعة وتسعین اسما مائة الا واحدا من احصاها دخل اجنة)) وفی روایة: ((وهو وتر یحب الوتر)) متفق علیه رواہ البخاری (۶۴۱۰، ۷۳۹۲) ومسلم (۶/۲۶۷۷)

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں جو انہیں یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا اور ایک دوسری روایت میں ہے: وہ وتر (یکتا) ہے اور وتر سے محبت کرتا ہے۔

عن ابی هریرۃ: قال رسول اللہﷺ ((کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن: سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم))۔ متفق علیه رواہ البخاری (۶۶۸۲) ومسلم (۳۱/۲۶۹۴)

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے: (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم) زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمن کو محبوب ہیں۔

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہﷺ کان من دعاء داود یقول ((اللهم انی اسالك حبك وحب من یحبك والعمل الذی یبلغنی حبك اللهم جعل حبك احب الی من نفسی ومالی واهلی ومن الماء البارد)) قال و کان رسول اللہﷺ اذا ذکر داود یحدیث عنه یقول: ((کان أعبَدُ البشر) اسنا ده حسن، رواہ الترمذی (۳۴۹۰) والبیهقی فی "الدعوات الکبیر" (۲۷۶) ۱/۳۶۴

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داوٗد علیہ السلام کی یہ دعا تھی: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا، اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، اے اللہ! تو اپنی محبت، مجھے میری جان، میرے اہل وعیال، مال اور ٹھنڈے پانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ محبوب بنادے۔ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے: وہ تمام انسانوں سے زیادہ عبادات گزر اتھے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ ((لم یر للمتحابین مثل النکاح))۔فی الزوائد اسناده صحیح و رجاله ثقات اسناد حسن، رواه ابن ماجه(۱۸۴۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے نکاح (یعنی خاوند و بیوی) کی مثل دو باہم محبت کرنے والے نہیں دیکھے ہوں گے۔

عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: ((من احب ان يحلق حبيبه حلقة من نار فليحلقه حلقة من ذهب ومن احب ان يطوق حبيبه طوقا من نار فليطوقه طوقا من ذهب ومن احب ان يسور حبيبه سوارا من نار فليسوره سواراً من ذهب ولكن عليكم بالفضة فالعبوابها)) اسناده حسن رواه ابو داؤد(۴۲۳۶)

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے دوست کو آگ کا چھلا پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا چھلا پہنادے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کا طوق پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا طوق پہنادے۔ جو شخص اپنے دوست کو آگ کے کنگن پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کے کنگن پہنادے۔لیکن تم چاندی کو لازم پکڑو اور اس کے زیور بناؤ۔

ظاہرداری اورسچی محبت میں فرق اتباع/تابعداری سے ہوتا ہے

عن صفوان بن عسال قال يهودي لصاحبه: إذهب بنا لى هذا النبي فقال له صاحبه: لا تقل نبي انه لو سمعك لكان اربع اعين . فاتيا رسول الله ﷺ: ((لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرفوا ولا تزنوا ولا تقتلو النفس التي حرم الله الا بالحق ولا تمشوا ببرىء الى ذى سلطان ليقتله ولا تسحروا ولا تأكلوا الربأ ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا للفرار يوم الزحف وعليكم خاصة اليهود ان لا تعتدوا فى السبت)) قال،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقبلا یدیه ورجلیه وقالا نشهد انك نبی قال: ((فما یمنعكم ان تتبعونی؟)). قال: ان داؤد علیه السلام دعا ربه ان لا یزال من ذریته نبی وانا نخاف ان تبعناك ان تقتلنا الیهود۔ رواہ ابو داؤد (۲۵۳۲)

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: ہمیں اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لے چلو، تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا: تم نبی نہ کہو، کیونکہ اگر اس نے تمہاری بات سن لی تو وہ بہت خوش ہوگا۔ پس وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے واضح نشانیوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، اور چوری نہ کرو، نہ زنا کرو، نہ کسی ایسی جان کو مارو جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور نہ کسی بے گناہ شخص کو کسی صاحب اقتدار کے پاس لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کر دے، جادو کرو نہ سود کھاؤ، پاک دامن عورت پر تہمت لگاؤ نہ معرکہ کے دن میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگو، اور بالخصوص یہود پر لازم ہے کہ تم ہفتے کے دن کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں، ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر کون سی چیز تمہیں میری اتباع نہیں کرنے دیتی؟ انہوں نے عرض کیا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ نبوت کا سلسلہ اس کی اولاد میں جاری رہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر لی تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے۔

اس حدیث میں یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ اور پاؤں چوم رہے ہیں (۱) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرما رہے ہیں کہ میری تابعداری سے کون سی چیز مانع ہے؟ یعنی سچی محبت، احترام وادب، تابعداری

(۱) پیری فقیری کے اس پرفتن دور میں عوام الناس ایسی بے شمار خرافات میں مبتلا ہوگئی ہے جو شرعی اعتبار سے حرام ہیں۔ ان میں سے ایک اپنے پیر یا بزرگ کے آگے سجدہ ریز ہونا یا اُس کے ہاتھ پاؤں چومنے کے لئے جھکنا ہے۔ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ اس بارہ میں بیان کرتے ہیں: ''......یہ بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے مصافحہ والا۔ مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہئے یا دو ہاتھ سے؟ دونوں طرح سے صحیح ہے۔ ایک ہاتھ سے بھی کرنا صحیح ہے اور دو ہاتھ سے کرنا بھی صحیح ہے۔ ہاتھ یا منہ آدمی چوم بھی سکتا ہے بشرطیکہ شہوت (کا عنصر شامل) نہ ہو۔ ماں یا کوئی بزرگ ہے (اس کا ہاتھ چوما جا سکتا ہے) یہ حدیث سے ثابت ہے مثال کے طور پر میرا استاد ہے سو سالہ بوڑھا، اس کا ہاتھ ماتھا چومنا جائز ہے اور یہ حدیث سے ثابت ہے۔ لیکن جہاں شرک ہو رہا ہے، جس کو لوگ معبود سمجھیں، اس کے آگے جا کر جھکنا، اس کے ہاتھ پاؤں چومنا، یہ صحیح نہیں ہے یہ حرام ہے۔'' (محدث عصر الشیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مشروط ہے۔ لان المحب لمن یحب مطیع کیونکہ سچا محب جس سے محبت کرتا ہے اس کی اطاعت کرتا ہے۔ آج کل اکثر و بیشتر بے خبر مسلمان نبی کریم ﷺ کے نام پر اپنے انگوٹھے چوم کر مطمئن ہیں اور نبی ﷺ کی معاملات میں اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہیں اس حدیث سے اپنا جائزہ لینا چاہئے اور نبی کریم ﷺ کے نام پر ﷺ کہنا چاہئے نہ کہ انگوٹھے چومنے چاہئیں اور نبی کریم ﷺ کی احادیث، سنت، طریقہ، نمونہ اور اسوہ کو دل سے قبول کرنا چاہئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ، آئمہ کرام اور محدثین عظام ہم سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والے تھے لیکن انہوں نے کبھی بھی آپ ﷺ کا نام آنے پر اپنے ہی انگوٹھے نہیں چومے۔

عن ابن عباس رضی الله عنهما ، ومعاذبن جبل رضی الله عنه وزادفیه: قال: ((یا محمد! هل تدری فیما یختصم الملأ الأعلی؟ قلت: نعم، فی الکفارات، والکفارات: المکث فی المساجد بعد الصلوات، والمشی علی الاقدام إلی الجماعات، وابلاغ الوضوء فی المکاره فمن فعل ذلك عاش بخیر، ومات بخیر، وکان من خطیئته کیوم ولدته امه، وقال: یا محمد! اذا صلیت فقل: اللهم انی اسئلك فعل الخیرات، وترك المنکرات، وحب المساکین، فاذاأردت بعبادك فتنة فاقبضنی الیك غیر مفتون)) قال ((والدرجات: افشاء السلام، واطعام اطعام، والصلاة باللیل والناس نیام)) رواه الترمذی فی سننه (٣٢٣٣) وسنده صحیح

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ترمذی میں یہ زائد ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! کیا آپ (ﷺ) جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں گناہ ختم کرنے والے اعمال کے بارے میں بحث کر رہے ہیں اور گناہ ختم کرنے والے اعمال یہ ہیں: نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا، باجماعت نماز پڑھنے کے لئے پیدل چل کر جانا اور ناگواری کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا، پس جو یہ کرے گا وہ بہتر زندگی بسر کرے گا اور اس کی موت بھی اچھی ہوگی اور وہ گناہوں سے پاک ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو اور فرمایا: اے محمد (ﷺ)! جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہو جائیں تو یہ دعا کیا کریں: اے اللہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھ سے نیک کام بجالانے، برے کام چھوڑ دینے اور مساکین سے محبت کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی آزمائش و فتنے سے دوچار کرنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے اس سے دوچار کئے بغیر اپنی طرف اٹھا لینا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلندیٔ درجات والے اعمال یہ ہیں: سلام عام کرنا، کھانا کھلانا اور رات، جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز (تہجد) پڑھنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ مقصود احمد حفظہ اللہ

* خطیب جامع مسجد شاہ اسماعیل شہید اہلحدیث، اسلام آباد

* امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث، اسلام آباد

* رئیس اعلیٰ مجلہ دعوۃ التوحید، اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی توہین رسالت ہے

مہذب لوگوں کی مجلس میں انسان اخلاق سے گری ہوئی گفتگو کی جرأت نہیں کرتا۔ اگر کسی بڑی شخصیت سے ملاقات کا موقع میسر آئے تو انسان اس کے مقام و مرتبہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایک ایک لفظ تول کر بولتا ہے، بلکہ ادب و احترام میں نہایت تکلف سے کام لیتا ہے۔ لیکن وہ شخصیت جن کا ادب و احترام دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر ہے ان کے متعلق کچھ لوگ اپنی جہالت اور کم بختی کی وجہ سے ایسے ایسے کلمات کہہ جاتے ہیں جو کسی بھی مقدس رشتے کے لئے استعمال نہیں کئے جا سکتے۔ جن کلمات سے شرم و حیا کو گھن آتی ہے ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے حبیب، امام الانبیاء، رسول رحمت ﷺ کی طرف کرنا کتنی بڑی جسارت اور جہالت ہے۔ ان میں سے ایک لفظ "عشق" ہے۔ یہ لفظ اگرچہ محبت کے معنی میں آتا ہے لیکن استعمال کے اعتبار سے یہ لفظ بڑا بدنام ہے کہ کسی بھی مقدس رشتے کے لئے اس کا استعمال نہیں کیا جا سکتا، مثلاً والدین، بہن، بھائی، اولاد اور دیگر رشتہ داروں سے محبت کا اظہار کرنے کے لئے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ مجھے آپ سے "عشق" ہے، بلکہ محبت کے وہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جن میں خلوص ہوتا ہے۔ لفظ عشق کیوں بدنام ہے؟ اس لئے کہ اس میں خلوص نہیں بلکہ خواہشات کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ اور علامہ ابوالعز الحنفی نے محبت کے دس درجات ذکر کئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ العلاقة: یعنی دل کا محبوب سے تعلق پیدا ہونا۔

۲۔ الارادة: دل میں محبوب کی طرف میلان کا پیدا ہونا۔

۳۔ الصبابة: دل کا وارفتگی کے ساتھ محبوب کی طرف مائل ہونا، جس طرح پانی اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔

۴۔ الغرام: کسی کی محبت کا دل سے چمٹ جانا کہ وہ اس سے الگ نہ ہونے پائے۔ جیسے مقروض سے قرض چمٹا ہوا ہوتا ہے اور قرض خواہ ہمیشہ قرض کا مطالبہ کرتا رہتا ہے۔

۵۔ المودة: سچی اور شفاف محبت، یہ لفظ محبت کے معنی میں قرآن و سنت میں متعدد بار استعمال ہوا ہے۔

۶۔ الشغف: کسی کی محبت کا دل کی تہہ میں جاگزیں ہو جانا۔ قرآن مجید میں ہے: "قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا" (سورۃ یوسف: ۳۰) اس کے دل میں (یوسف علیہ السلام کی) محبت جاگزیں ہو گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ العشق: وهو الحب المفرط الذی یخاف علی صاحبه منه، ولکن لا یوصف به الرب تعالیٰ ولا العبد فی محبة ربه، وان کان قد أطلقه بعضهم، واختلف فی سبب المنع، فقیل عدم التوقیف وقیل غیر ذلك ولعل امتناع اطلاقه: ان العشق محبة مع شهوة (شرح الطحاویة صفحه: ۱۲۴) ''عشق اس بے لگام محبت کو کہتے ہیں جس میں عشق کرنے والے کی جان کا خطرہ ہو، یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں ہے، نہ بندے کی اللہ تعالیٰ سے محبت لفظ استعمال کرنا جائز ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے (جیسا کہ آج کل کے جہلاء میں) اسے استعمال کیا ہے۔ اس لفظ کے ممنوع ہونے کا سبب کیا ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ سے محبت کے لئے کتاب وسنت میں کہیں بھی استعمال نہیں ہوا۔ بعض نے اور وجوہات بیان کی ہیں لیکن اس کے ممنوع ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ عشق اس محبت کو کہتے ہیں جس میں شہوت ہو۔''

۸۔ القیم: یہ وہ محبت ہے جس میں آدمی اپنے محبوب کا غلام بن کر رہ جائے۔

۹۔ التعبد: ایسی غلامی کہ محبوب کو معبود بنالیا جائے۔

۱۰۔ الخلة: وہ محبت جو محبت کرنے والے کے دل اور روح میں سرایت کر جائے اور محبوب کے لئے اپنی قیمتی سے قیمتی چیز قربان کرنے کو تیار ہو جائے۔ اسی سے لفظ ''خلیل'' ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا'' (النسا: ۱۲۵)۔ ''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا خلیل بنا لیا۔''

کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت کا اظہار

آج کل بہت سارے لوگ رسول اکرم ﷺ سے محبت کا اظہار کرنے کے لئے اکثر عشقِ رسول کا لفظ بولتے ہیں، اسی طرح عاشقان رسول کا لفظ بڑی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ الفاظ رسول اکرم ﷺ کے لئے استعمال کرنا صریحاً گستاخی ہے۔ ان لوگوں کو فوراً توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسے نازیبا الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ رومی، جامی، علامہ اقبال اور دیگر شعراء یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں لہٰذا ان میں کوئی حرج نہیں، تو یہ سراسر غلط ہے۔ شعرا کے محاورے ہمارے لئے حجت نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ شعراء کے متعلق فرماتے ہیں: ''اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ۝ (الشعراء: ۲۲۵)'' کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے نہیں دیکھا کہ شعرا ہر وادی میں آوارہ گردی کرتے پھرتے ہیں۔" علامہ اقبال بھی ایک شاعر تھے صحابی نہیں تھے، نہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے بڑھ کر محبت تھی۔ سب سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے صحابہ کرام نے جب یہ لفظ استعمال نہیں کیا، (جبکہ یہ لفظ عربی زبان کا ہی ہے اور محبت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے) تو کوئی دوسرا کیسے حجت ہو سکتا ہے۔ چونکہ یہ لفظ پاکیزہ محبت کے لئے استعمال نہیں ہوتا اور مومن کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پاکیزہ محبت ہے، لہٰذا انہوں نے اخلاقیات سے گرا ہوا لفظ بھی استعمال نہیں کیا۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو محبت کرنے کا حکم دیا، جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت ہے: "لا یؤمن احدکم حتی أکون احب الیه من والدہ ولدہ والناس اجمعین" (بخاری کتاب الایمان) "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک وہ مجھ سے اپنے والد، اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ کرے۔" اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلیل کا لفظ بھی استعمال کیا، جیسا کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: "اوصانی خلیلی بثلاث، لا أدعهن فی سفر ولا فی حضر، رکعتی الضحی وصوم ثلاثه ایام من الشهر وان لا انام الا علی وتر" (سنن ابو داؤد، کتاب الوتر) "مجھ کو میرے خلیل (سب سے زیادہ محبوب) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی کہ انہیں سفر وحضر میں نہ چھوڑوں۔ چاشت کی دو رکعات، ہر ماہ تین روزے اور سونے سے پہلے وتر کی ادائیگی۔" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنے والے صرف محبت کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ آپ کی اطاعت وفرمانبرداری اختیار کر کے عملی محبت کا مظاہرہ کرتے ہیں، نہ ہی محبت کے اظہار کے لئے گستاخانہ الفاظ اور نازیبا کلمات (جیسا کہ لفظ عشق ہے) استعمال کرتے ہیں۔ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے اہلحدیث کو عطا فرمائی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے لئے وہ انداز اپناتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا تھا۔ اہلحدیث نہ شعراء کے کلام سے حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ نہ معاشرے میں پھیلی ہوئی رسومات اور خرافات کو درخور اعتناء سمجھتے ہیں۔ ان کا اوڑھنا بچھونا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صرف اور صرف کتاب وسنت ہے۔ ذلك فضل به یؤتیه من یشاء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا طاہر رفیق

*خریج: جامعہ محمدیہ، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

* مدیر مرکز اہلحدیث، ملتان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی سے اپنی عقیدت کو ظاہر کرنے کے لئے ہمارے ہاں زیادہ تر لفظ **عشق** استعمال کیا جاتا ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ لفظ ہماری محبت اور عقیدت کو بالکل صحیح انداز سے واضح کر دیتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عشق و محبت اور عقیدت میں بہت فرق ہے۔

آیئے اس فرق کو جاننے کے لئے مستند عربی لغات کی طرف چلتے ہیں تاکہ حق معلوم ہونے کے بعد ہم اپنی سابقہ غلطیوں سے رجوع کر کے صحیح بات کی طرف پلٹیں۔

محبت کا معنی: امام اللغۃ مجدالدین أبو طاہر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی (المتوفی: ۸۱۷ھ) اپنی کتاب ''القاموس المحیط'' میں تحریر فرماتے ہیں: [الْحُبُّ: الْوِدَادُ. كالحِبابِ والحِبِّ، بكسرهما، والمَحَبَّةِ والحُبابِ بالضم] 'حب' کا مطلب ہے محبت۔ حِبابِ، المَحَبَّةِ، الحُبابِ کے بھی یہی معنی ہیں۔ جس سے محبت کی جائے اسے محبوب کہتے ہیں۔ (القاموس المحیط للفیروز آبادی، ج:۱، ص:۷۰، طبع مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر و التوزیع، بیروت۔لبنان)

محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل، جمال الدین ابن منظور الأنصاری الافریقی (المتوفی: ۷۱۱ھ) اپنی کتاب ''لسان العرب'' میں رقم طراز ہیں: ''حُبّ کا متضاد بغض ہے۔ حُبّ کو حَبّ بھی کہتے ہیں۔ محبت کرنے والے کو مُحِبّ کہا جاتا ہے۔ جس سے محبت کی جائے اسے محبوب یا مُحَبّ کہتے ہیں۔'' (لسان العرب لابن منظور الافریقی، ج:۱، ص:۲۸۹، طبع: دار صادر۔بیروت)

أبو نصر اسماعیل بن حماد الجوھری الفارابی (المتوفی: ۳۹۳ھ) نے بھی اپنی کتاب الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ میں ایسی ہی بات لکھی ہے۔ (دیکھیئے الصحاح للجوھری، ج:۱، ص:۱۰۵، طبع: دار العلم للملایین۔بیروت)

امام أبو القاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب الاصفہانی (المتوفی: ۵۰۲ھ) اپنی کتاب المفردات فی غریب القرآن میں محبت کی تعریف یوں کرتے ہیں: "المحبۃ: ارادہ ما تراہ او تظنہ خیرا" کسی چیز کو اچھا اور مفید سمجھ کر اس کا ارادہ کرنا، اسے چاہنا، محبت ہے۔ (ج:۱، ص:۲۱۴، طبع: دار القلم، الدار الشامیۃ۔دمشق، بیروت)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق کا مفہوم: آیئے اب لفظ عشق کا معنی ومطلب دیکھتے ہیں: امام فیروز آبادی لکھتے ہیں: "عُجْبُ المُحِبِّ بِمَحْبوبه، أو افراطُ الحُبِّ، و يكونُ في عَفَافٍ و في دَعارَةٍ، أو عَمَى الحِسّ عن ادْراكِ عُيوبِه، او مَرَضٌ وسْواسِيٌ يَجْلُبُه الى نَفْسه بتَسْليطِ فِكْرِهِ على اسْتِحْسَانِ بعض الصُّوَرِ۔" محب کا اپنے محبوب کو بہت زیادہ پسند کرنا، یا محبت میں غلو کرنا، یہ محبت پاک بازی کی حدود میں بھی ہوسکتی ہے اور بدکاری میں بھی۔ یا پھر عشق کہتے ہیں؛ محبوب کے عیوب دیکھنے کی حس سے محروم ہوجانا یا پھر عشق ایک مرض ہے جو عاشق کو خیالوں کی وادی میں دھکیل دیتا ہے کہ بعض صورتیں اس کو اچھی لگنے لگتی ہیں۔

(القاموس المحيط للفيروزآبادی، ج:۱، ص:۹۰۹)

لسان العرب میں بھی تقریباً یہی مفہوم موجود ہے۔ (لسان العرب لابن منظور، ج:۱۰، ص: ۲۵۱) اور یہی مفہوم امام جوہری کی الصحاح میں ہے۔ (ج:۴، ص:۱۵۲۵)

امام ابن فارس اپنی کتاب مقاییس اللغة میں لکھتے ہیں: عشق محبت کی حدود کو پھلا نگنے کا نام ہے۔

(مقاييس اللغة لابن فارس، ج:۴، ص:۳۲۱، طبع: دار الفكر)

امام ابن ابی العز شرح عقیدہ طحاویہ میں فرماتے ہیں کہ عشق اس بڑھی ہوئی محبت کو کہتے ہیں جس میں عاشق کی ہلاکت کا خطرہ ہوتا ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ عشق ایسی محبت کو کہتے ہیں جس میں شہوت ہوتی ہے۔

محبت اور عشق میں فرق: محبت اور عشق میں جو فرق ہے اسے امام أبو هلال الحسن بن عبد الله بن سہل بن سعید بن یحییٰ بن مہران العسکری (المتوفی: قریباً ۳۹۵ھ) یوں بیان کرتے ہیں: "ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ عشق کہتے ہیں معشوق سے اپنی مراد ومطلوب حاصل کرنے کی خواہش۔ اسی لئے اچھا کھانے کی چاہت کو عشق سے تعبیر نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح عشق اس خواہش کو بھی کہا جاتا ہے جو حد سے بڑھ جائے اور عاشق اگر اسے پورا نہ کر سکے تو وہ خواہش اسے مار ڈالتی ہے۔" (الفروق اللغوية للعسكری، ج:۱، ص:۱۲۲، طبع: دار العلم والثقافة للنشر والتوزيع، القاهرہ۔ مصر)

محبت اور عشق میں فرق اس انداز سے بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ محبوب محبوب ہی رہتا ہے، کوئی محب ہو یا نہ ہو، جبکہ معشوق معشوق نہیں ہوتا جب تک کوئی عاشق نہ ہو۔

محبت کی نسبت رب تعالی، رسول اللہ ﷺ اور ہر ایک کی طرف کی جاسکتی ہے جبکہ عشق کا تعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف معشوق سے ہوتا ہے۔ محب ساری دنیا کے لئے سکون کا طلب گار ہوتا ہے جبکہ عاشق صرف اپنی جنسی تسکین چاہتا ہے۔ (ملخصاً از ''میں محبت کس سے کروں'' از الشیخ عظیم حاصل پوری، ص: ۲۳)۔ معلوم ہوا کہ عشق ایک مذموم فعل ہے جبکہ محبت ایک پسندیدہ عمل ہے۔

عشق کی شرعی حیثیت: قرآن وحدیث میں عقیدت والفت کو ظاہر کرنے کے لئے لفظ محبت ہی استعمال ہوا ہے۔ لفظ عشق کا استعمال ہمیں کہیں نظر نہیں آتا۔ امراۃ العزیز (عزیز مصر کی بیوی) کو یوسف علیہ السلام سے جو تعلق پیدا ہو گیا تھا، وہ ہر لحاظ سے عشق ہی تھا، لیکن قرآن مجید میں اس موقع پر بھی عشق کا لفظ لانے کی بجائے 'حُب' کا لفظ ہی استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ کس قدر ناپسندیدہ ہے۔

ایک اشکال: بعض لوگ عشق کے ثبوت میں ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "من عشق، فعف، و کتم، و صبر، ثم مات کان شهيداً'' جس نے عشق کیا، پھر پاک دامن رہا، اسے چھپایا اور صبر کیا، پھر مر گیا تو وہ شہید ہوگا۔''

ازالہ: یہ روایت موضوع یعنی من گھڑت ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سلسلة الضعيفة للألباني رحمہ اللہ، (ص ۴۰۹)۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان عُشّاق بروزن فُسّاق نے احادیث کو بھی معاف نہیں کیا اور اپنے پاگل پن کا ثبوت دینے کے لئے نبی ﷺ پر جھوٹ بولنے سے بھی پرہیز نہیں کیا اور یوں نبی ﷺ کی اس حدیث کا مصداق بنے کہ: "وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ'' ''جس نے مجھ پر جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔'' (صحيح البخاری: ۳۴۶۱)

عشق عقلی میزان میں: عشق ایک دیوانگی ہے جو عاشق سے عقل وشعور کو ختم کر کے اسے پاگل پن میں مبتلا کر دیتا ہے جس کے بعد اسے کسی قسم کے نفع ونقصان کی تمیز نہیں رہتی، بس اپنی خواہش کو پورا کرنے اور معشوق کو حاصل کرنے کا خیال اس پر ہر وقت حاوی رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہر قسم کے کام سے عاجز ہو کر بے کار بن کر معاشرے میں عضو معطل بلکہ ایک بوجھ بن کر رہ جاتا ہے۔ مثال درکار ہو تو لیلیٰ کے مجنوں کو دیکھ لیجئے، سسی کے پنُّوں کا جائزہ لیجئے، ہیر کے رانجھے کی داستان پڑھیے۔ اگر پھر بھی سمجھ نہ آئے تو اپنے اردگرد پھرتے، آہیں بھرتے، تصیح کرتے، ہر شے سے بے خبر، بس اک معشوق میں مگن کسی نوجوان کو دیکھ لیجئے جو آپ کو عین انہی صفات کا حامل نظر آئے گا جو اوپر درج کی گئی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبِ رسول یا عاشق رسول؟: اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مومن و مسلمان کو سب سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہونی چاہئے جیسا کہ قرآن کی آیات اور احادیث اس کی وضاحت کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر محبت الٰہی کے بارے میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتے ہیں: (وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ) [البقرة:۱۶۵] "ایمان والے اللہ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔" اور محبت رسول ﷺ کے بارے میں پیارے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: (لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ) [صحيح بخاری:۱۵] "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے یہ بات قسم اٹھا کر بھی فرمائی ہے۔ [صحيح بخاری:۱۴]

سوال یہ ہے کہ کیا اس شدید اور سب سے زیادہ محبت کو ظاہر کرنے کے لئے لفظ عشق کا استعمال صحیح ہے؟ تو اس کا صاف، سیدھا، واضح اور دوٹوک جواب یہی ہے کہ 'نہیں'۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ مثلاً:

۱۔ لفظ عشق کا معنی اور مفہوم اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کے اظہار کے لئے استعمال کیا جائے کیونکہ عشق میں جو محبت ہوتی ہے وہ شہوت سے پُر ہوتی ہے۔

۲۔ اگر اس معنی سے صرف نظر کر لیا جائے اور کوئی زبردستی اپنے آپ کو عاشق کہلوا بھی لے تو کیا خواتین کے لئے اس لفظ کو استعمال کرنے کی اجازت ہوگی کہ وہ بھی عاشقان رسول کہلوا لیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا خواتین کے لئے الگ اسلام ہے اور مردوں کے لئے الگ؟

۳۔ اہل بیت سے محبت، عقیدت اور ان کی عزت کا خیال رکھنے کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ (صحيح مسلم:۲۴۰۸) اہل بیت میں ازواج مطہرات اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن بھی شامل ہیں، کیا ان کے لئے بھی یہی لفظ استعمال کیا جائے گا؟ جو لوگ ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج سمجھتے ہیں اور پنجتن پاک کا نعرہ لگاتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمیں پنجتن پاک سے عشق ہے، کیا وہ ان پنجتن کے ایک ایک فرد کا نام لے کر عاشق ہونے کا اظہار کر سکتے ہیں؟ مثلاً عاشق رسول، عاشق علی، عاشق حسن، عاشق حسین تو ہر کوئی کہلوانے کو تیار ہو جاتا ہے لیکن لوگ عاشق فاطمہ نہیں کہلواتے۔ کیوں؟ وجہ ظاہر ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ لفظ عشق کا استعمال مقدس خواتین ہستیوں کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں تو یہی لفظ مقدس حضرات کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے جائز ہو گیا؟

۴۔ ہر شخص یہ بات کہتا ہے کہ مجھے اپنے اہل خانہ سے محبت ہے۔ مجھے اپنے والدین سے محبت ہے۔ مجھے اپنی بہنوں سے محبت ہے۔ کیا کوئی شخص اس بات کو زبان پر لا سکتا ہے کہ میں اپنی والدہ یا بہن یا بیٹی کا عاشق ہوں؟ اگر نہیں تو کیا اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی ہی توہین کرنی ہے کہ لوگ اپنے آپ کو عشق الٰہی میں غرق اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہلوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں؟

عشق کا جواز اقبال سے: بعض لوگ جب کوئی اور چارہ نہیں دیکھتے تو فوراً کہتے ہیں کہ دیکھو جی! علامہ اقبال رحمہ اللہ نے بھی تو اپنی شاعری میں لفظ عشق کو استعمال کیا ہے اور بے تحاشا کیا ہے۔ کیا وہ بھی غلط تھے؟

اشکال کا حل: اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ اقبال رحمہ اللہ ہوں یا کوئی اور صاحب علم و دانش، ہمارے لئے اصل دلیل قرآن و حدیث ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ علامہ صاحب نے اسے اس کے مروجہ معانی و مفاہیم سے نکال کر ایک نئے معنی یعنی جوش اور انجام کی طرف دھیان دیئے بغیر کام کر جانا وغیرہ میں استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتے ہیں:

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق

عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

مذکورہ بالا شعر میں وہ لفظ عشق کو عقل کے مقابلے میں لے کر آئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عقل انسان کو آگ میں چھلانگ لگانے سے روکتی ہے، لیکن یہ ابراہیم علیہ السلام کا جذبہ ایمانی ہی تھا جس نے عقل کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے رب کی خاطر آگ میں کود جانے پر آمادہ کیا۔

معلوم ہوا کہ علامہ صاحب کے طرز عمل سے استدلال غلط ہے اور صحیح بات وہی ہے کہ اس لفظ کا استعمال عموماً اور اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے استعمال کرنا خصوصاً غلط اور ناجائز ہے۔

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہر عاشق کے گھر تشریف لانا: ہمارے ہاں اکثر گلیوں بازاروں میں دیواروں پر اور دکانوں اور گھروں میں کیلنڈرز وغیرہ پر یہ لکھا ہوا نظر آتا ہے کہ:

سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں

ہمارے گھر میں بھی ہو چراغاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شعر کو دلیل بنا کر عقیدہ رکھنا بالکل غلط ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سنی سنائی بات ہے، کوئی پختہ اور مضبوط بات نہیں جیسا کہ 'شاعر' موصوف کا ذاتی بیان ہے۔ اور سنی سنائی بات کا شریعت میں جو مقام ہے وہ اس حدیث سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ (كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ) [صحیح مسلم: ۵] ''کسی بھی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔''

پھر یہ سنی سنائی بات قرآن وحدیث کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تذکرہ کیا ہے۔ اور احادیث ہمیں بتاتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ اور وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام جنت ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ایک لمبی روایت موجود ہے کہ دو فرشتوں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چند ایک مقامات کی سیر کروائی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ذرا اوپر نظر اٹھا کر دیکھئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو ایک محل نظر آیا جو سفید بادلوں جیسا تھا۔ فرشتوں نے جب یہ بتایا کہ یہ آپ کا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'مجھے اس میں جانے دو'۔ اس پر فرشتوں نے جواب دیا: (إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ) ابھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر کے کچھ سال باقی ہیں۔ جب وہ پورے ہو جائیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس محل میں تشریف لے جا سکیں گے۔ [صحیح بخاری: ۱۳۸۶]

معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات دنیوی پوری کرنے کے بعد جنت میں اپنے محل میں تشریف فرما ہیں۔ اور جنت کی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کے قید خانے میں کون آنا چاہے گا؟؟ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ) [صحیح المسلم: ۲۹۵۶] ''دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔''

اسی طرح رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: (مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ . لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ . يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا . وَ أَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا . إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ . فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا . فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى [صحیح البخاری: ۲۷۹۵] مرنے کے بعد جس بندے کے لئے اللہ کے ہاں خیر و بھلائی ہوگی، وہ کبھی بھی دنیا میں لوٹنا پسند نہیں کرے گا چاہے اس کے لئے ساری دنیا ہی کیوں نہ وقف کر دی جائے سوائے شہید کے اور وہ بھی اس وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کہ اس نے شہادت کی جو فضیلت دیکھی تھی، وہ اسے آمادہ کرے گی کہ وہ دنیا میں لوٹ آئے اور دوبارہ اللہ کے راستے میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کردے۔ (شہید کی یہ آرزو پوری نہ کی جائے گی)

ان احادیث کے پیش نظر یہ کہنا کہ "سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں" بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے تو کبھی یہ بات نہ کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے بعد تشریف لاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو تقریباً پندرہ سو سال ہونے کو ہیں، اس ڈیڑھ ہزار سال کے عرصہ میں اہل مدینہ میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر تشریف لاتے ہیں جبکہ برصغیر میں ہر کس و ناکس یہ دعویٰ کر دیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک غلط بات منسوب کرتے ہوئے اللہ سے ڈرنا چاہیے کہ: اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ "بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔" [البروج: ۱۲]

اللہ تعالیٰ سمجھ اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''متلاشیانِ حق کے لئے صراطِ مستقیم کو واضح کرنے، حق و باطل میں فرق کرنے اور طریقت و تصوف کی تاریک و پر پیچ راہوں میں بھٹکتے 'سالکین' کی راہنمائی کے لئے شریعت مطہرہ (قرآن و سنت) کے نور سے منور انمول و منفرد تحریروں کا اک مجموعۂ انتخاب''

؎ صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

[عطاء المومن]